سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(جمعتہ المبارک 21، سوموار 24، منگل 25۔ فروری 2020)

(یوم الجمع 26، یوم الاثنین 29، یوم الثلاثہ 30۔ جمادی الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : انیسواں اجلاس

جلد 19 : شمارہ جات : 1 تا 3

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،21۔فروری2020

جلد 19 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
7۔	جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ -----------	15
	سوموار،24۔فروری2020	
	جلد 19 : شمارہ 2	
8۔	ایجنڈا -----------	45
9۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	47
10۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	48
	تعزیت	
11۔	سابق معزز ممبر ملک عطا محمد خان (مرحوم) اور سابق معزز ممبر جناب شیر علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت-----------	49
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ (---جاری) -----------	50
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	56
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	78
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	106

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس		
16۔	لاہور: تھانہ آر اے بازار کینٹ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات	-----------	119
17۔	قصور: الٰہ آباد تلونڈی میں چوری	-----------	121
	تحاریک التوائے کار		
18۔	گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین کے لئے سستے داموں زمین خرید کر مہنگے داموں فروخت کرنے کا انکشاف	-----------	124
	پوائنٹ آف آرڈر		
19۔	عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	-----------	127
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)		
20۔	صحافی کالونی ہربنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش	-----------	128
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
21۔	پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث	-----------	135
	منگل، 25۔فروری 2020		
	جلد 19 : شمارہ 3		
22۔	ایجنڈا	-----------	155
23۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	159
24۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	-----------	160

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
25۔	معزز ممبر جناب لیاقت علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	161
	پوائنٹ آف آرڈر		
26۔	پنجاب کابینہ کا میاں محمد نواز شریف کو واپس لانے کے فیصلے پر اپوزیشن کا اظہار خیال	------------	161
	سوالات (محکمہ اطلاعات وثقافت)		
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	178
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	180
29۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	188
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
30۔	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک	------------	198
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
31۔	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020	------------	199
32۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	199
	قرارداد		
33۔	پاکستان کی کبڈی ٹیم کو عالمی کپ جیتنے پر مبارکباد پیش کیا جانا	------------	200
34۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	205
35۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(56)/2020/2198. Dated: 17th February, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,

I, Parvez Elahi, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 21st February 2020 at 9:00 am** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
17th February, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔فروری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز / اطلاعات

6

5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نار کو ٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	ملک اسد علی	:	وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

7

23۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
25۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
26۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
27۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
32۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
33۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔ چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔ جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔ ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔ راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔ جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔ میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔ چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت وسرمایہ کاری
9۔ جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔ جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12۔ جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
13۔ جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔ جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
15۔ جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائرایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندرپال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 21۔فروری 2020

(یوم الجمع، 26۔جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ
الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ
کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ
وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰﴾

سورۃ الجُمُعَۃ آیات 9تا10

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ کامیاب ہو جاؤ (10)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کیڈا سوہنا نام محمدؐ دا اِس ناں دیاں ریساں کون کرے
دو جگ تے سایہ رحمت دا ایہدی چھاں دیاں ریساں کون کرے
جو ہجر نبیؐ وچ روندیاں نیں بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے ہنجواں دیاں ریساں کون کرے
ہر ذرہ نور خزِینہ اے شہراں چوں شہر مدینہ اے
جتھے روضہ کملی والے دا اُس تھاں دیاں ریساں کون کرے
ویکھو بھاگ حلیمہؓ دائی دا مِلیا محبُوب خدائی دا
جِدی گود ءچ والی کوثر دا اُس ماں دیاں ریساں کون کرے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں پہلے سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کر دیں۔ شاہ صاحب! اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3) سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی۔296
4) محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر
جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی
تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ پچھلے سیشن میں جناب سپیکر نے breach of privilege کے حوالے سے معزز ہاؤس میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ وہ کسی ایک شخص کا breach of privilege نہیں ہوا تھا بلکہ اس ہاؤس کے

کسٹوڈین کا ہوا تھا جس پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ آئے دن اس ہاؤس کے کسی نہ کسی معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور وہ اس ممبر یا فرد واحد کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا بلکہ اس معزز ممبر کی پوری constituency کے ان تمام لوگوں کا اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! سپیکر صاحب کی جو رولنگ ہوتی ہے اور جو سپیکر صاحب کے احکامات ہوتے ہیں ان پر بھی جب عملدرآمد نہیں ہوتا تو انتہائی افسوس اور دکھ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومتی بنچز اور اپنے اپوزیشن بنچز سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ آپ کسی بھی ادارے میں چلے جائیں، اگر کسی آفیسر کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اس کی پوری کمیونٹی اس کے پیچھے کھڑی ہوتی ہے جو اس کو defend بھی کر رہے ہوتے ہیں، ان کے لئے بات بھی کر رہے ہوتے ہیں اور شاید یہ لفظ صحیح نہ ہو کہ بدمعاشی کے level تک وہ اس کی سپورٹ کر رہے ہوتے ہیں لیکن ایک ہماری کمیونٹی ہے جس میں، میں بیٹھا ہوں تو میں دوسرے کی پگڑی اچھال رہا ہوں اور وہ میری پگڑی اچھال رہا ہے۔ہم talk shows کی زینت بنتے ہیں، talk shows میں ایک دوسرے پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگا کر ہم ان کی rating بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ ایک معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوتا ہے جو کہ اس ہاؤس میں اپنی تحریک استحقاق لاتا ہے جس پر ہمارے ہی ممبر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہوتے ہیں کہ "بہہ جاؤ جی اے کہڑا اے جی فلاں اے"۔

جناب سپیکر! یہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہم پاکستان کے باعزت شہری ہیں اور ہم اس ملک کو ٹیکس دیتے ہیں، ہم اس ملک میں عزت سے جینا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح ایک عام شہری کی عزت ہے پارلیمنٹیرین کی بھی ویسے ہی عزت ہونی چاہئے۔ یہ کون سا طریقہ ہے کہ ہم کسی افسر کے دفتر میں جائیں "ساڈیاں گڈیاں دیاں ڈِگیاں خراب ہو گئیاں نیں، ساڈے بونٹ خراب ہو گئے نیں تلاشیاں دے دے کے" کون سا یہ معاشرہ ہے جس میں سپاہی بھی گاڑی کو کالے شیشے لگا کر چلا سکتا ہے اور اگر کسی معزز ممبر اسمبلی کی گاڑی کے شیشے کالے ہیں تو وہ اتار لیں گے اور کہیں گے کہ "پرمٹ ہے تہاڈے کول۔"

جناب سپیکر! کبھی کسی نے آئی جی سے پوچھا ہے کہ تمہاری گاڑی کے شیشے کالے کیوں ہیں اور اس کی اتھارٹی تمہیں کس نے دی ہے اور کبھی کسی نے ایس پی، ڈی ایس پی یا تھانیدار سے پوچھا ہے؟

جناب سپیکر! آئے دن تھانیدار اور سپاہی ہمارے معزز ممبران اسمبلی اور اس قوم کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اس ہاؤس میں میری بڑیhumble گزارش ہے کہ یہاں پر پہلے اُس کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جائے وگرنہ یہ سارے سوالات اور جوابات اور یہ سارے کام بے سود اور بے معنی ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی آدمی اپنے آپ کو اس ہاؤس کا جواب دہ ہی نہیں سمجھتا، کوئی آدمی اس ہاؤس کی اہمیت ہی نہیں سمجھتا، اس ہاؤس کیsupremacyہی تسلیم نہیں کرتا اور sovereigntyہی تسلیم نہیں کرتا تو پھر ہم نے کس کے مسائل حل کرنے ہیں؟ ہم سے ہمارے حلقوں میں لوگ سوالات کرتے ہیں کہ یار ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! کس کس کو میں جا کر کہوں کہ یار میں اپوزیشن میں بیٹھا ہوں اور میری بات نہیں سنی جاتی۔ کس کو میں جا کر کہوں کہ یہ میرے حلقے کی سڑکیں ٹوٹی ہوئی کیوں ہیں؟ کیا میں ٹیکس ادا نہیں کرتا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نہیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر!اب بھی آپ نے سنا ہو گا کہ دوسری طرف سے ایک جواب آیا ہے کہ "نہیں" میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کا استحقاق اور اس کی حیثیت کو پامال کیا جائے اور نہ ہی اس کو بے توقیر کیا جائے اور اس کی بے توقیری کے خلاف اگر کوئی بات کر رہا ہے تو اسے سنو تو سہی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہم یہاں پر عزت کے لئے ممبر بن کر آتے ہیں ہمیں کوئی تنخواہ کی ضرورت نہیں، کوئی یہاں سے استحقاقات کی ضرورت نہیں، ہم عزت کے لئے آتے ہیں، ہم اپنی عزت کروائیں گے اور کروانا چاہیں گے۔ جس طرح میں آئی جی کے آفس تلاشی دے کے جاتا ہوں اور اگر آئی جی بھی پنجاب اسمبلی میں آئیں تو اس کی گیٹ پر تلاشی لیں۔ کیوں نہیں تلاشی لی جاتی؟

ان کو پروٹوکول کے ساتھ اندر لایا جاتا ہے اور ہمیں کہہ دیا جاتا ہے کہ جاؤ اور بھاگو۔ اندر سے کوئی فون آئے گا تو تمہیں اندر جانے دیں گے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر 80 فیصد لوگ دیہاتی ہیں اور 80 فیصد لوگوں سے میں آج سوال کرتا ہوں کہ ایک تحصیلدار آجائے جو -/500 روپے رشوت لیتا ہے جس کے لئے ہم کھڑے ہو کر اس کا استقبال کرتے ہیں "جناب بسم اللہ، السلام علیکم، تشریف رکھو، سائیں کتھوں آئے او، کیویں تھکے ہوئے او، پانی پی سو، چائے پے سو"۔ ادھر ہم ایک تھانیدار کے پاس چلے جائیں تو وہ اپنی کرسی سے اٹھنا پسند نہیں کرتا۔ کیا message دیتا ہے وہ اس عوامی اور جمہوری ایوان کو جو کہ پنجاب کا سب سے بڑا جمہوری ایوان ہے۔ اس کی یہ توقیر ہے؟

جناب سپیکر! ہم بے توقیر ہونا نہیں چاہتے۔ میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ یہاں پہلے اس کمیٹی کا جواب آئے کہ اس کمیٹی میں کیا فیصلہ ہوا ہے اور اس پر کیا عملدرآمد ہوا ہے پھر اس کے بعد اجلاس کی کارروائی چلائی جائے وگرنہ میں اس کارروائی کا حصہ نہیں بنوں گا۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! یقیناً ایک کمیٹی بنی تھی جس کا حصہ آپ بھی تھے اور سپیکر صاحب نے آپ کو directions دیں کہ آپ اس پر فوری طور پر ایکشن لیں لیکن افسوسناک بات ہے کہ ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور بات وہیں کی وہیں کھڑی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ پوری پارلیمنٹ کی یہ بات ہے صرف ایک ممبر کی بات نہیں ہے جیسے کہ سید حسن مرتضٰی نے کہا ہے۔ اس پر آپ respond کریں۔ جب تک اس کا فیصلہ نہیں آتا ہم اس سیشن کو چلاتے رہیں گے اور اس کا فیصلہ جلد از جلد ہونا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بے شمار ایسی چیزیں ہیں، حقائق جو آپ کے نوٹس میں بھی ہیں اور معزز ممبران کے نوٹس میں بھی ہیں کہ آج سے چند دن پہلے اس ہاؤس میں جو کارروائی ہوئی تھی جس کے نتیجے میں Chair کی طرف سے observations دی گئیں تو اس پر کیا عملدرآمد ہوا۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمام معزز ممبران کے نوٹس میں بھی ہے اور جناب کے نوٹس میں بھی ہے۔

جناب سپیکر!سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا تحریری طور پر جواب نہیں دیا گیا۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ تحریری طور پر جواب تب دیا جاتا ہے جب آپ تحریری طور پر کسی کمیٹی کو notify کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب سپیکر کی رولنگ تھی اور ان کے احکامات تھے وہ میں بعد میں عرض کروں گا کہ اس پر ہم نے کیا کارروائی کی لیکن as such in writing reply نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ in writing مجھے ابھی تک اس وقت تک بھی کوئی چیز convey نہیں کی گئی۔ So اگر in writing مجھے کچھ convey ہی نہیں کیا گیا تو میں in writing اس کا جواب کیسے دے سکتا ہوں؟

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر کا یہاں پر یہ فرمان تھا اور انہوں نے اس معاملے کو حل کرنے کے لئے یہ رولنگ دی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پہلی چیز یہ تھی کہ آئی جی کو یہاں پر بلایا جائے۔ آپ نے دیکھا کہ جس دن یہ معاملہ take up ہوا تھا تو اس دن آئی جی اسلام آباد میں تھے لیکن The very next day جب وہ واپس لاہور آئے تو باقاعدہ پنجاب اسمبلی میں آئے۔ آپ بھی موجود تھے اور آپ کی موجودگی میں جناب سپیکر سے ان کی ملاقات ہوئی اور اس ملاقات میں آئی جی نے اپنی پوزیشن میں، میں ان کی اپنی ذات کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے اپنی ذاتی پوزیشن کو clarify کیا اور بتایا کہ اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور باقاعدہ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ اس سلسلے میں کسی بھی پولیس اہلکار۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر!جناب محمد بشارت راجہ رپورٹ پیش کریں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!وزیر قانون بات کر رہے تھے وہی بات مکمل کریں۔ وزیر قانون بیٹھ گئے ہیں وہ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!(شور وغل)

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر!وزیر قانون بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ تشریف رکھیں، جناب محمد بشارت راجہ کو اپنی بات مکمل کرنے دیں پھر آپ بات کر لینا۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ صحافی دوستوں نے۔۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں وہ میڈیا کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ Order in the House.

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہاں سے صحافی دوست بائیکاٹ کر کے گئے ہیں اور ان کے بائیکاٹ کی وجہ یہ ہے کہ سندھ کے اندر عزیز میمن نامی جو محراب پور پریس کلب کا صدر ہے اس کا 16۔فروری کو قتل ہو گیا ہے۔۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں. Order in the House. جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! عزیز میمن جو سندھ کا صحافی تھا، respectable صحافی تھا اور محراب پور ضلع نوشہرہ فیروز پریس کلب کا صدر تھا اس کا چار دن پہلے 16۔فروری 2020 کو قتل ہو گیا ہے۔ اس کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ آج سے کچھ ماہ پہلے جب جناب بلاول بھٹو زرداری نے ٹرین مارچ کیا تھا تو اس نے ٹرین مارچ میں coverage کی تھی۔ وہاں کے شرکاء میں سے کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ ہمیں -/200، -/200، -/400، -/400 روپے کرائے پر یہاں لایا گیا ہے۔ جب وہ ویڈیو کلپ وائرل ہوئی اور اس وائرل ہونے کی بنیاد پر عزیز میمن کو وہاں کے مقامی ایم این اے کی جانب سے دھمکیاں مل رہی تھیں۔ وہ بے چارہ پورے

پاکستان کے اندر گھومتا پھرتا رہا، وہ حامد میر صاحب کے پروگرام میں بھی آیا، اس نے میرے ساتھ بھی پندرہ دن پہلے فون پر بات کی تھی کہ میری زندگی کو خطرہ ہے مجھے اور میرے پورے خاندان کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ سندھ کے حکومتی اہلکاران اور ایم این ایز مجھے قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج سے چار دن پہلے اس کا قتل ہو گیا ہے۔ سندھ حکومت اور سندھ پولیس نے اس کے قتل کی چار دن تک ایف آئی آر نہیں کاٹی۔ اس وجہ سے صحافی دوست یہاں سے بائیکاٹ کر کے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ آپ میرے ساتھ چودھری ظہیر الدین کو بھیجیں تاکہ ہم ان کو منا کر لائیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آئی جی آپ کا ہے، آپ نے ایف آئی آر نہیں کاٹنے دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب فیاض الحسن چوہان اور چودھری ظہیر الدین کو request کروں گا کہ آپ صحافیوں کو منانے کے لئے تشریف لے جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ یہاں پر آئی جی صاحب آئے اور انہوں نے اپنی پوزیشن explain کی۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! ہمیں آواز نہیں آ رہی۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کی توجہ چاہوں گا کہ ابھی چند لمحے پہلے وہ ممبران کی عزت کی بات کر رہے تھے۔ انہوں نے categorically فرمایا تھا کہ اس معزز ایوان میں جو ہمارا ایک دوسرے سے متعلق رویہ ہوتا ہے وہ خود ہمیں دوسروں کی نظر میں نیچا کرتا ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ جب ہمارے معزز منسٹر صاحب کھڑے ہوئے تھے تو ان کے ساتھ کیا روّیہ اختیار کیا گیا۔۔۔ (شور و غل)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ اجتماعی روّیوں کی بات ہے ہمیں اپنے اجتماعی روّیے درست کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس واقعہ سے متعلق گزارش کر رہا تھا کہ اس سلسلے میں آپ کا حکم ابھی آیا ہے کہ اس کی تحریری رپورٹ دی جائے تو میں چوبیس گھنٹے کے اندر وہ رپورٹ جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اِس وقت تک رپورٹ پیش نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ مجھے in writing کہا نہیں گیا اس لئے میں نے in writing جواب نہیں دیا مجھے ابھی آپ کا حکم آیا میں اس کی تعمیل میں within 24 hours in writing report پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جہاں تک آپ بات کر رہے ہیں اگر آپ کو یاد ہو تو اس سلسلے میں Chair کی ایک direction تھی۔ چودھری صاحب Chair کر رہے تھے اور یہ Chair کی direction تھی لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اسی direction کے نتیجے میں آئی جی صاحب کو طلب کیا گیا تھا، وہ یہاں پر آئے اور انہوں نے آکر اپنی پوزیشن کی وضاحت کی۔ اس کے علاوہ جو دو اہلکاران اس میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی وہ میں تحریری طور پر آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ ہم نے پہلے بھی بات کی تھی کہ مسئلہ آپ کی ذات کا نہیں ہے بلکہ اس Chair کا ہے اور اس Chair کے مسئلے پر جب یہ ہاؤس convene ہوا تھا، مجھے تو آج جناب محمد بشارت راجہ کی بات سن کر بڑی حیرت ہوئی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ تیسری بار وزیر قانون بنے ہیں۔

جناب سپیکر!یہ کہہ رہے ہیں کہ مجھے in writing نہیں دیا گیا تھا۔ جب ہاؤس کی sense آگئی تھی اور ہاؤس کے اندر یہ decision ہو گیا تھا کہ اس وقت تک کارروائی نہیں چلے گی جب تک آئی جی صاحب اسمبلی میں آکر معافی نہیں مانگیں گے۔ اس پر اپوزیشن کی جانب سے اور حکومت کی جانب سے نمائندے select ہوئے۔ اس میں آپ، سپیکر صاحب اور وزیر قانون بھی تھے۔

جناب سپیکر!میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ لوگ اس مسئلے پر اکٹھے بیٹھے تھے تو اس پر تو فوری طور پر فیصلہ آنا چاہئے تھا۔ جن لوگوں کو یہاں آج defend کیا جا رہا ہے وہ اپنی تنخواہ draw نہیں کر سکتے جب تک یہ ہاؤس approval نہ دے۔

جناب سپیکر!آج اس ہاؤس کو لالی پاپ دیئے جا رہے ہیں اور یہ کہا جا رہا ہے کہ اس ہاؤس نے لکھ کر نہیں دیا تھا حالانکہ اس ہاؤس نے اپنی sense دے دی تھی۔ اس ہاؤس نے on record اپنی sense دے دی تھی کیونکہ یہ ہاؤس کے تقدس کا مسئلہ تھا۔ کہا گیا تھا کہ اس وقت تک کوئی اسمبلی کی کارروائی نہیں چلے گی جب تک ہاؤس کو بتایا نہیں جائے گا اور یہاں حکومت نے commit کیا تھا کہ وہ کارروائی کرکے ہاؤس کو بتائے گی۔

جناب سپیکر!آج مجھے یہ سن کر حیرت ہو رہی ہے کہ ہاؤس کو یہ کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر آپ نے لکھ کر نہیں دیا تھا۔ پھر اس کا مطلب ہے کہ ماضی کے اندر یہ ہاؤس جو کچھ بھی کرتا رہا یہ لوگ اس کو negate کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ ریکارڈ کو نکالیں اور یہ ریکارڈ آپ کے پاس امانت ہے۔ اسے دیکھیں کہ یہاں پر طے کیا ہوا تھا؟ اس ہاؤس میں جو بات consensus کے ساتھ طے ہوئی تھی آج اس کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ آج ہمارا یہی issue ہے اور حکومت کی گورننس پر سب سے بڑا issue بھی یہ ہے کہ یہ صرف باتیں کرتے ہیں کام نہیں کرتے اور وعدے پورے نہیں کرتے۔ ایک چائنا کو نہ کرونا وائرس لے گیا اور دوسرا اس ملک کو نہ کرونا وائرس لے گیا۔ یہاں کام چل ہی نہیں رہا ہے اور معیشت چل ہی نہیں رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اب اس ہاؤس کی sense آچکی ہے لہٰذا اس پر فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ کہوں گا کہ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ وزیر قانون بات کر رہے ہوں اور درمیان میں کوئی دوسرا منسٹر کھڑا ہو کر ان کو ٹوکے ان کو بٹھا کر اپنی بات کرنا شروع کر دے۔ آج اس ہاؤس کے اقتدار کے خلاف جایا جا رہا ہے لہٰذا اس پر بھی توجہ دی جائے کیونکہ یہ Chair کی ذمہ داری ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے بھائی نے یہ کہا کہ جو ہاؤس میں ایک sense develop ہوئی تھی اس کے نتیجے میں کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسی کے نتیجے میں یہاں آئی جی صاحب آئے اور انہوں نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کی۔ اگر آپ کو یاد ہو تو سپیکر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ یہ ہاؤس اس وقت تک چلے گا جب تک آئی جی یہاں اسمبلی میں نہیں آتے۔ وہ یہاں پر آئے اور انہوں نے اپنی پوزیشن واضح کی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس سلسلے میں کیا کارروائی ہوئی تو میں پہلے ہی گزارش کر چکا ہوں کہ آپ کو چوبیس گھنٹے میں تحریری طور پر بھی اس کارروائی کے متعلق آگاہ کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آگاہ تو کر دیا جائے گا لیکن ایکشن تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایکشن سے ہی آگاہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! Very unfortunate آپ کو بھی ان لوگوں اور افسروں کا پتا ہے you know it, you may be convinced and he has been upgraded. ان کو ایک اچھی جگہ پر بھیجا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر!میں دوبارہ یہ عرض کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب محمد بشارت راجہ! This is unfortunate آپ ان کو غلط طریقے سے defend کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر! آپ نے ایک حکم دیا ہے لیکن یہاں جو ماحول ہے اور اگر یہ اسی طرح رہے گا تو پھر میں بات نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ!یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے اور آپ کو اس بارے میں علم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر! جب میں ایک وضاحت دے رہا ہوں مجھے سن تو لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ):جناب سپیکر!میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ جس افسر کے متعلق آپ اشارتاً فرما رہے ہیں وہ اس چیز میں ملوث نہیں تھا اور انکوائری کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔جو ذمہ دار ہیں ان کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس سے بھی آگاہ کیا جائے گا۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر:وزیر قانون!آپ سوموار کو رپورٹ پیش کر دیں اور جو ذمہ دار تھے ان کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لینا چاہئے۔یہ پورے ایوان کی collective آواز ہے۔

He should be penalized.

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے ایک ہی فقرہ کہنا ہے کہ جناب محمد بشارت راجہ نے آپ کو مخاطب کر کے یہ فرمایا ہے کہ آپ نے اشارتاً، جس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ ملوث ہیں یا وہ ذمہ دار ہیں، جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا ہے کہ وہ ذمہ دار نہیں ہیں اور انہوں نے اپنیopinion دے دی ہے تو اس کے بعد تحقیقات کس طرح کی ہوں گی؟یعنی جس کو آپ ذمہ دار سمجھتے ہیں تو جناب محمد بشارت راجہ اس کو ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ اب یہ آپ کے سمجھنے کی بات نہیں ہے۔ اس دن آپ کے پیچھے، درحقیقت آپ کے پیچھے نہیں بلکہ اسChair کے پیچھے پورا ہاؤس کھڑا تھا اور آج جناب محمد بشارت راجہ پورے ہاؤس کے خلاف کھڑے ہیں چونکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نےcategorically ایکassurance دی ہے لیکن اگر اس طرحcriticize کیا جائے گا اور گورنمنٹ کوmalign کرنے کی کوشش کی جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ آنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم گورنمنٹ کو اس طرحmalign نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو اس طرح سے دھمکی ہے کہ ہم گورنمنٹ کوmalign نہیں کرنے دیں گے، ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کوmalign کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ خود اپنے وزن سے گر رہی ہے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ان کو ایک منٹ بات کرنے دیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ جس دن آپ چیف منسٹر آفس کے گیٹ پر تشریف لے گئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .No, cross talk جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جس دن آپ چیف منسٹر آفس کے گیٹ پر تشریف لے گئے وہاں پر جو آپ کے ساتھ ہوا۔ وہ میں جناب محمد بشارت راجہ کو مخاطب ہو کر کہہ رہا ہوں کہ وہ ہم نے کیا، وہ malign ہم نے کیا؟ وہ ہمارا قصور تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please order in the House.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ کہتے ہیں کہ malign نہیں کرنے دیں گے یعنی پھر ایسی حرکتیں نہ کریں جس سے پنجاب حکومت malign ہو۔ آپ کے ساتھ جو حرکت کی وہ سید حسن مرتضیٰ نے کی ہے، وہ یہاں پر آپ کے ساتھ رانا محمد اقبال خان نے کی؟ malign تو آپ نے خود ڈپٹی سپیکر کو کیا ہے اور اشارہ ہماری طرف کر رہے ہیں کہ یہاں کسی کو malign نہیں کرنے دیں گے پھر واضح طور پر جس کو آپ ذمہ دار سمجھ رہے ہیں بلکہ آپ نہیں سمجھ رہے یہ پورا ہاؤس جس کو ذمہ دار سمجھ رہا ہے تو جناب محمد بشارت راجہ کہتے ہیں کہ میری نظر میں وہ ذمہ دار نہیں ہے تو اس کے بعد تحقیقات کی ضرورت کیا رہ گئی؟ معاملہ تو سارا سامنے آ گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی رولنگ کے بعد، آپ نے فرمایا ہے کہ سوموار کو رپورٹ پیش کی جائے تو باقی ان باتوں کا کوئی جواز نہیں رہتا لیکن اگر آپ اس کو debate کے لئے open کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی صوابدید ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں Chair کے conduct کے متعلق یا اس کے احترام کے خلاف باتیں ہو رہی ہیں۔ کون شخص یہاں پر کہتا ہے جس کی نظر میں آپ کا احترام نہ ہو، کس دل میں آپ کا احترام نہیں؟

جناب سپیکر! آپ یہ کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کی عزت کے خلاف بات کرے تو اس کے خلاف کارروائی نہ کی جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ماحول اس وقت create کیا جا رہا ہے یہ انتہائی افسوسناک ہے اور اس سے جتنا اجتناب کیا جائے وہ بہتر ہے۔

(اس مرحلہ پر صحافی صاحبان بائیکاٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے حکم صادر فرمایا کہ آپ جائیں اور ہمارے صحافی بھائیوں کو وہاں سے منا کر لے آئیں۔

جناب سپیکر! میں اور جناب فیاض الحسن چوہان ان کے پاس گئے تو وہ تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ٹوکن واک آؤٹ کیا تھا اور ہم آرہے ہیں لیکن آپ ہماری بات اندر جا کر کریں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ ہمارے جو صحافی ہیں جن میڈیا ہاؤسز کے وہ ملازم ہوتے ہیں اور بعد میں جب وہ ان کا کام کرتے ہوئے ٹارگٹ ہو جاتے ہیں تو میڈیا ہاؤسز political parties کے ساتھ hand in glove ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ان کا یہ کہنا ہے کہ جو وہاں پر عزیز میمن کا قتل ہوا ہے تو وہاں کے ایک ایم این اے اس میں involve ہیں اور ان کی پارٹی لیڈر شپ کی طرف سے ان کو قتل کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ یہ ان کا کہنا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق یہ بات ہے تو اب وہ ہماری بات مان کر اندر آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب دوسری بات جو جناب سمیع اللہ خان یہاں فرما رہے تھے کہ یہ ایسی حرکتیں نہ کریں کہ ان کو malign کیا جائے۔ یہ حرکتوں پر مت جائیں، یہ جو حرکتیں ہیں وہ بڑی بڑی جگہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر ایک کو اپنی حرکت پر نظر رکھنی چاہئے

اگر حرکتوں پر بات آگئی ہے تو پھر حرکتوں پر قابو رکھیں ورنہ دوسری ماضی کی حرکتیں بھی سامنے آجائیں گی۔ یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے دیکھیں کہ آپ اپنی حرکتوں پر نظر رکھیں، آپ حرکتیں ہی ایسی نہ کریں تو حرکتیں آپ کی طرف سے بھی ہوتی ہیں اور حرکتیں ہر قسم کی ہو چکی ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ذاتیات پر مت آئیں، ذاتیات پر نہیں آنا چاہئے اور کسی صورت میں نہیں آنا چاہئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ لوگ تشریف رکھیں۔جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سارے process میں Rules of Procedure کے against ساری کارروائی چل رہی ہے۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Order in the House جناب فیاض الحسن چوہان! وہ بات کر رہے ہیں۔جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا initiate یہ کروں گا کہ آپ اس دن تشریف لائے، آپ نے تحریک استحقاق دی اور سپیکر صاحب نے آپ کو out of turn allow کیا۔ آپ نے وہ تحریک استحقاق پڑھی اور اس تحریک استحقاق پر سپیکر صاحب نے ایک سپیشل کمیٹی بنادی اور آج جناب محمد بشارت راجہ کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ سپیشل کمیٹی notify ہی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! اب اس کے دو procedures ہیں ایک procedure تو یہ ہے کہ یہ آپ کا معاملہ نہیں ہے اور یہ اس Chair کا معاملہ ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ آج آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں جو کہ جناب محمد بشارت راجہ نے on the floor of the House کہا ہے کہ ابھی مجھے in writing کچھ نہیں ملا۔

جناب سپیکر! نمبر 1 آپ سپیشل کمیٹی constitute کریں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کی جو استحقاق کمیٹی چل رہی ہے اس کو یہ معاملہ refer ہو اور اسے وہاں ascertain ہونا چاہئے۔ جناب محمد بشارت راجہ جو رپورٹ پیش کرنے جا رہے ہیں یہ رپورٹ اس اسمبلی کو نہیں

چاہئے۔ آپ سپیشل کمیٹیconstitute کریں اور جو بھیresponsible ہے وہ اس کو بلائے اس دن اس نے ہمارے سپیکر کوdisgrace کیا ہے۔ یہ آپ کا معاملہ نہیں، اب یہ معاملہ اس طریقے سے ختم نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ سپیشل کمیٹی بنائیں، وہconstitute کریں اور وہ کمیٹی سب کو بلائے۔ وہ آئی جی صاحب کو بلائے یا ڈی آئی جی کو بلائے یا جو ان کے SOPs ہیں ان کو دیکھے۔ یہ ایک لیگل طریقہ ہے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جناب محمد بشارت راجہ کہہ دیں کہ میں سوموار کو رپورٹ پیش کر دوں گا اور سوموار کو ہمارے ہاؤس کی یہ اور بے عزتی کریں گے اور یہ کہیں گے کہ ابھی کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہacceptable نہیں ہے۔ آپ کے پاسRules of Procedure موجود ہیں اور آپRules of Procedure کے مطابق چلیں۔

جناب سپیکر!Rules of Procedure یہ کہتے ہیں کہ اگر پہلے یہ کمیٹی نہیں بنی تو آپ کسی بھی وقت کمیٹیconstitute کریں اور اس کیRules of Procedure provision میں موجود ہے۔ شکریہ

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! ایک منٹ ان کی بات سن لیں وہ باہر صحافیوں کو منانے گئے تھے۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہم ابھی صحافی دوستوں سے مل کر آئے ہیں اور چودھری ظہیر الدین نے کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھی ہیں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو ان کا پرزور اسرار بھی ہے اور مطالبہ بھی ہے چونکہ بنیادی طور پر بلاول زرداری کے ٹرین مارچ پر انہوں نے جو وڈیو بنائی تھی اس پر ان کی جان کے درپے ہوئے تھے اور اس نے سرے عام حامد میر کے پروگرام کے اندر بھی اور میرے ساتھ بھی جو فون پرdiscussion کی تھی۔

جناب سپیکر! اس نے کہا تھا کہ مجھے پیپلز پارٹی کی قیادت سے جان کو خطرہ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے اور میں نے ابھی میڈیا ٹاک میں بھی یہ بات رکھی ہے کہ عزیز میمن صحافی کی قتل کی جو تفتیش ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مطالبہ ہے کہ اس میں مقامی ایم این اے کو بھی شامل کیا جائے اور جناب بلاول بھٹو زرداری کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ یہ ان کا مطالبہ ہے اور ہم اس کو endorse کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میں سب سے پہلے تو اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کرتا ہوں اور جو صحافی بھائی عزیز میمن قتل ہوا ہے میں اُس قتل کی بھی مذمت کرتا ہوں، اُن کے دُکھ میں بھی برابر کا شریک ہوں اور اُن کے خاندان سے بھی اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس پر چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری نے بڑی وضاحت کے ساتھ گزارش کی کہ اگر متاثرہ خاندان چاہے تو جوڈیشل انکوائری کروالیں، اگر وہ کوئی جوڈیشل کمیشن کہیں تو وہ بنواتے ہیں، اگر وہ اپنی مرضی سے کوئی ایسا ایماندار آفیسر سمجھتے ہیں اُس کا بتائیں ہم اُس کو انکوائری کے لئے نامزد کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی اور اُس کی قیادت نے ہمیشہ آزادی اظہار رائے کے لئے قربانیاں بھی دی ہیں اُن کی کاوشیں بھی موجود ہیں اور ہم نے کبھی بھی صحافیوں کو تنہا نہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی چھوڑیں گے کیونکہ صحافی ہمیشہ ہماری ہر تحریک کا ہراول دستہ رہے ہیں اور سینکڑوں صحافی بھائی ان تحریکوں میں جو آمریت کے خلاف تھیں، جو dictatorship کے خلاف تھیں اُن میں وہ ہراول دستہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اُن کی قربانیاں ہیں ہم اُن کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔صحافی بھائی جس کو کہیں، اُن کا متاثرہ خاندان جس طرح کی شفاف انکوائری چاہتا ہو ہم سارے حاضر ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اُس کی تہہ تک بھی پہنچیں گے کڑی سے کڑی ملانے سے ہی قاتل پکڑے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!ابھی میرے بھائی جناب فیاض الحسن چوہان وزیر اطلاعات وکالونیز نے بڑی اچھی بات کی کہ صحافی کی آخری ملاقات میرے ساتھ ہے ان کو بھی شامل تفتیش کرنا چاہئے کیونکہ آخری ملاقات بھی ان کے ساتھ ہے بات بھی ان کے ساتھ ہوئی ہے تو ان کو بھی شامل تفتیش کرنا چاہئے اور یہیں سے قتل کی کڑیاں ملتے ہوئے آگے چلیں اور جو بھی ذمہ داران ہیں میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ پاکستان پیپلزپارٹی اُن کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وقفہ سوالات ہے۔

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!میں ایک چیزclear کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان!آپ تشریف رکھیں۔وقفہ سوالات ہے۔

رانامشہود احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!میرے بھائی سید حسن مرتضٰی نے بڑی اچھی بات کی مجھے یاد ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو جب پاکستان واپس آرہی تھیں تو انہوں نے ایکprediction کی تھی اور حامد میر نے۔۔۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات وکالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): سید حسن مرتضٰی!آپ بیٹھ جائیں، آپ درمیان میں نہ ٹوکیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں انہاں نوں جان داہاں۔ منسٹر صاحب ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں، تُسی کوئی نہ کوئی ایسی متنازعہ گل کرنی اے فیر میں گل کراں گا۔ کدی اچھی گل وی کر لیا کرو۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر بیٹھ جائیں، ہاؤس دا ماحول خراب نہیں ہو رہا پہلے میری بات سن لیں بیٹھ جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے۔۔۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان سے کہیں آپ بھی بیٹھ جائیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ اگر میرا قتل ہوا تو اس کے ذمہ دار سابق صدر جناب پرویز مشرف ہوں گے۔ ساری دنیا جانتی ہے اُسی statement پر پھر سابق صدر جناب پرویز مشرف کے خلاف کچھ کارروائیاں ہوئیں۔

جناب سپیکر! پچھلے تین ماہ سے صحافی عزیز میمن ویڈیو کلپ، ویڈیو پروگرام کے ذریعے سے بڑے leading TV channels پر leading anchors کے پروگرام کے اندر بیٹھ کر openly اور bluntly وہ یہ بات کہہ رہا ہے کہ مجھے پیپلز پارٹی سندھ کی قیادت، مجھے پیپلز پارٹی کی مرکزی قیادت، مجھے پیپلز پارٹی کی نوشہرو فیروز کی قیادت اور پیپلز پارٹی کے مقامی ایم این اے کی طرف سے جان سے مارنے کی دھمکیاں مجھے اور میری بیوی بچوں کو مل رہی ہیں۔ اُس کے بعد اُس کا قتل ہو جاتا ہے، اُس کی شہادت ہو جاتی ہے تو اگر پرویز مشرف کے اوپر کیس چل سکتا ہے تو پھر جناب بلاول بھٹو زرداری اور سید ابرار علی شاہ جو وہاں کا ایم این اے ہے اُس کے اوپر بھی کیس چل سکتا ہے۔ صحافیوں کی ڈیمانڈ ہے کہ جناب بلاول بھٹو زرداری کو بھی اور سید ابرار علی شاہ جو ان کا ایم این اے ہے اور جو پیپلز پارٹی کی قیادت ہے اس کے خلاف بھی کیس ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ان کے دو چہرے ہیں پیپلز پارٹی سندھ کے لوگ specially ایک تو یہ چہرہ اسمبلی کے on the floor of the House لے کر آتے ہیں پارلیمنٹ میں آ کر بڑی شُستہ، شُستہ باتیں کرتے ہیں، آزادی اظہار رائے، آزادی جمہوریت، سیکولر ازم اور لبرل ازم کی بڑی بڑی باتیں یورپ اور امریکہ بلکہ ویسٹ کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اندرون سندھ کے اندر چلیں جائیں اور کراچی کے پچھلے بیس سال دیکھ لیں مخالفین کو ان کی قیادت کے

سامنے بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ جاگیر دار اور وڈیروں کی پارٹی اپنے ورکرز کو پاؤں کی ٹھوکر کے اوپر رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب بلاول بھٹو زرداری اور پیپلز پارٹی نوشہرو فیروز کے سید ابرار علی شاہ ایم این اے کے خلاف بھی ایف آئی آر ہونی چاہئے انہیں شامل تفتیش کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی کا مؤقف رکھنا چاہتا ہوں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان! بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: سید حسن مرتضٰی صرف ایک منٹ مجھے بات کر لینے دیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جو issue اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے کہ ایک جرنلسٹ جس کا قتل ہوتا ہے اور مسلم لیگ ہمیشہ جہاں پر عدلیہ کی آزادی کی بات کرتی رہی، میڈیا پر جو پابندیاں ہیں اُن کے خلاف لڑتی رہی اور اب ہماری پارٹی کا اس پر مؤقف بہت clear ہے کہ اس پر واقعی ایک کمیشن بننا چاہئے جو اس کی تحقیق کرے اور جن پر قتل ثابت ہوتا ہے اُن کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے کیونکہ میڈیا کی پابندی کے خلاف ہم آواز اُٹھاتے رہیں گے اور وہ دوست اور ساتھی جو میڈیا پر حق اور سچ بات کو سامنے لاتے ہیں اُن کو جب تک پروٹیکشن نہیں ہوگی تب تک میڈیا آزادی سے اپنا کام نہیں کر سکے گا اور یہاں پر اب وزیر اطلاعات و کالونیز جناب فیاض الحسن چوہان یہ بات کر رہے ہیں آج جو الزامات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا صرف ایک سوال ہے کس حکومت میں میڈیا کے اوپر پابندیاں لگی ہیں اور وہ کون سی حکومت ہے جو سوشل میڈیا کو بند کرنے کی بات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر! آپ کے سامنے دیکھیں، یہ کیا ہو رہا ہے؟ آج تک ہاؤس کے اندر اس طرح سے نہیں ہوا۔

(اس مرحلہ پر چند معزز ممبران گیلری آفیسرز سے محو گفتگو ہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگر معزز ممبران نے باتیں کرنی ہیں تو ہاؤس سے باہر چلیں جائیں وہاں جا کر باتیں کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہاؤس کا ایک decorum ہوتا ہے۔اس ہاؤس کا decorum ہے اور نہ ہی اس گورنمنٹ کے پاس کوئی رٹ رہ گئی ہے اور دوسری بات یہ سندھ کی بات کر رہے تھے آج آٹھواں سال ہے خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت ہے کیا وہاں پر ریپ کے واقعات میں جو ہوش رُبا اضافہ ہوا ہے انہوں نے اُس کے متعلق کیا کارروائی کی ہے، جو بی آر ٹی کے اوپر پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ ہوا ہے اُس پر انہوں نے کون سی کارروائی کی ہے اور جو مالم جبہ کیس ہے اُس کیس کے اوپر انہوں نے کون سی انکوائری کی ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ آٹا چوروں اور چینی چوروں کو ساتھ بٹھا کر یہ پاکستان کے اندر mafias کو protect کر رہے ہیں پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں پھر کسی کی طرف انگلی اُٹھائیں بہت شکریہ (شور وغل)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں میں نہ تو کوئی پرانا واقعہ دُہرا کر اس صحافی کے قتل پر کوئی پردہ ڈالنے کی کوشش چاہ رہا ہوں۔میں اس ہاؤس میں بات کر رہا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ relevant گفتگو ہو irrelevant گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔اس قتل کے حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی چاہتی ہے کہ یہ کیس اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور جو ذمہ داران ہیں اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اُنہیں نمونہ بنا دیا جائے۔جہاں تک انہوں نے کہا یہ pose کرتے ہیں اور ہاؤس میں آ کر بڑی چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور امریکہ کو خوش کرنے کی بات ہوئی۔

جناب سپیکر !امریکہ کو خوش ہم نے کبھی نہیں کیا، کیا صحافیوں کی جو downsizing ہوئی ہے وہ پاکستان پیپلزپارٹی کے دور میں ہوئی ہے، جو صحافیوں کو نوکریوں سے نکالا گیا اور اُن کی جو چھانٹیاں ہوئی ہیں کیا اُس کی پاکستان پیپلزپارٹی ذمہ دار ہے ؟ جو سوشل میڈیا کی پارٹی تھے جن کو سوشل میڈیا اوپر لے کر آیا تھا۔ کیا اس سوشل میڈیا کے اوپر پابندیاں پاکستان پیپلزپارٹی لگا رہی ہے ؟ پاکستان پیپلزپارٹی کے بارے میں میرے صحافی بھائی بھی اس بات کو endorse کریں گے کہ پاکستان پیپلزپارٹی نے وہ تنقید بھی برداشت کی ہے جو آج تک کوئی پارٹی برداشت نہیں کر سکی۔ ہم نے ایک صحافی کے خلاف آج تک کوئی تادیبی کارروائی کی ہوئی ہو تو پاکستان پیپلزپارٹی کا یہ ادنیٰ سا کارکن ذمہ دار ہو گا۔ اس معاملہ کو politicize نہ کیا جائے جو بات میرے بھائی نے کہی ہے اُس کی تفتیش کسی پولیس آفیسر نے کرنی ہے یا کسی کمیشن نے کرنی ہے یا جوڈیشل کمیشن نے کرنی ہے۔ یہ کس طرح ہو کہ ایک information minister on the floor of the House کھڑا ہو کر کہے کہ فلاں آدمی کو قتل کر دو اور اُس کو کر دیا جائے۔

جناب سپیکر !ہر چیز آئین اور قانون کے اندر رہ کر ہم کر سکتے ہیں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ کروائیں گے بھی اور اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ بھی کھڑے ہیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر !میری ابھی بات مکمل نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب !سید حسن مرتضیٰ کو ابھی اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر !یہ کون سا طریقہ ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان !آپ ابھی تشریف رکھیں پہلے سید حسن مرتضیٰ کو بات کر لینے دیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ Order in the House. Order in the House. اگر کسی نے بات کرنی ہے تو وہ ہاؤس سے باہر جا کر بات کرے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات complete کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! پہلے جناب فیاض الحسن چوہان نے ہاؤس میں کھڑے ہو کر قتل، اس کے بعد جناب پرویز مشرف اور ایک traitor کے حوالے سے irrelevant بات کی تو یہ کن کی باتیں کرتے ہیں؟ اس جناب پرویز مشرف کا یہ ذکر کر رہے ہیں جن کے بارے میں ان کے لیڈر نے کون کون سی زبان استعمال کی تھی اور پھر جب یوٹرن لیا اور بڑا لیڈر بنا تو پھر جو باتیں اس وقت کی تھیں وہ ان کو یاد نہیں رہیں۔

جناب سپیکر! میں بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جس طرح انہوں نے بہت ادب و احترام کے ساتھ بی بی کا نام لیا ہے، کیا میں بھی ان کی خواتین اوّل کا نام اتنے ہی ادب واحترام سے لوں تو پھر کیا اس ہاؤس کا ماحول صحیح رہ جائے گا؟

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ بھی irrelevant بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ ابھی تشریف رکھیں آپ سید حسن مرتضٰی کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ اس پر respond کر لیں۔ جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے پوچھتا ہوں کہ سیتا وائٹ کے ساتھ کیا ہوا، امریکہ کی عدالت نے کس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا؟

جناب سپیکر! میں آج پھر یہاں پر ذکر کروں کہ "Tyrian" کو اس کا حق کیوں نہیں دیا گیا؟ میں اگر آج ایوان میں جمائما کی وہ کتاب لے کر آؤں اور ایک ایک صفحہ کھول کر پڑھاؤں تو ان کو پتا چلے کہ یہ یہ اس نے کہا تھا۔۔۔(شور وغل)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! یہ وہ چیخیں ہیں جو ان صفحات سے نکل رہی ہیں۔ اس ہاؤس کا ماحول خراب کرنا ان کی ذمہ داری بن چکا ہے اور جناب فیاض الحسن چوہان ہمیشہ irrelevant گفتگو کر کے اس ہاؤس کا ماحول خراب کرتے ہیں۔ ہم اس خراب ماحول کا حصہ نہیں بنیں گے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے چینی چور، آٹا چور کی مسلسل نعرے بازی کی گئی)

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے عزیز میمن کے قتل کی بات کی ہے۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب لوگ تشریف رکھیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں نے تو simple عزیز میمن کی بات کی ہے۔ میں وزیر اطلاعات ہونے کے ناطے اور چونکہ میری constituency میں میرے بہت سارے ووٹرز صحافی ہیں لہٰذا میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان کا حق نمائندگی ادا کروں۔

جناب سپیکر! میرا بھائی بار بار کہہ رہا ہے کہ کمیشن بنالو، کمیشن بنالو تو کمیشن کی کیا ضرورت ہے؟ جس سندھ میں چار دن تک ایف آئی آر نہیں کٹی۔ آج سب سے بڑا سانحہ یہ ہوا کہ لوگ حادثہ کو دیکھ کر ٹھہرے نہیں۔ چار دن تک ایف آئی آر نہ کاٹنے والے آج یہ کہتے ہیں کہ کمیشن بنا دیں تو یہ ہمیں کمیشن کا لالی پوپ نہ دیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس پر میں حیران ہوں میرا بھائی سارا دن ہمیں ethics اور values کی مثالیں اور وصیتیں کرتا ہے اور آج بیٹھ کر جناب عمران خان کی ذاتی زندگی کے حوالے سے جو انہوں نے باتیں کی ہیں تو میں کہتا ہوں کہ انہیں شرم سے ڈوب مر جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! کیا پاکستان کی عوام ایان علی کو نہیں جانتی کیا پاکستان کی عوام ایان کی صورت میں منی لانڈرنگ کو نہیں جانتی، کیا پاکستان کی عوام کو یہ نہیں پتا کہ جناب آصف علی زرداری کیا گُل کھلایا کرتے تھے لیکن ہم وہ باتیں کرنا نہیں چاہتے۔ ہم تو عزیز میمن کے قتل کی بات کر رہے ہیں جو قتل وہاں آپ کے ایم این اے کی سرپرستی میں اور آپ کے چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری کی کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ صحافی دوستوں کا یہ مطالبہ بالکل ٹھیک ہے کہ جناب بلاول بھٹو زرداری کو شامل تفتیش کیا جائے اور اس کے علاوہ ان کا جو مقامی ایم این اے جناب ابرار شاہ اس کو اور پیپلز پارٹی کی مقامی قیادت کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سےTyrian کو انصاف دو کی نعرے بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جناب فیاض الحسن چوہان کو بات کرنے دیں۔Order in the House.

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ آزادی صحافت کا جو نعرے لگاتے ہیں وہ ان کی منہ اور زبان پر جچتا نہیں ہے۔ وہاں پر یہ صحافیوں کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر اور اپنے جوتے پر بٹھاتے ہیں، غریب عوام اور غریب ہاریوں کو بھی اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر بٹھاتے ہیں اور یہاں پر یہ آزادی اظہار رائے اور آزادی جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اطلاعات پنجاب کی حیثیت سے یہ مطالبہ کروں گا کہ عزیز میمن کے قتل کے حوالے سے ایم این اے ابرار شاہ اور جناب بلاول بھٹو زرداری کو شامل تفتیش کیا جائے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ منسٹر صاحب! سردار اویس احمد خان لغاری کو بات کرنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ کیا طریقہ ہے کہ جب ہماری طرف سے کوئی ممبر بات کرتا ہے تو اپوزیشن شور مچانا شروع کر دیتی ہے یہ تو کوئی بات نہ ہوئی؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں۔ ہماری طرف سے کوئی ممبر کھڑا ہوتا ہے آپ اسے کہتے ہیں کہ باہر نکل جائیں اور دوسری طرف سے وہ جو مرضی کرتے رہیں لہٰذا ہاؤس کو اس طرح سے نہیں چلایا جاسکتا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ کس طرح سے ہاؤس کو چلایا جارہا ہے؟ یہ ہماری بات نہیں سن رہے لہٰذا ہم بھی ان کی بات نہیں سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ طریق کار درست نہیں ہے اگر ہمیں بات نہیں کرنے دی جارہی تو یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے چینی چور، آٹا چور کی مسلسل نعرے بازی کی گئی)

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں آپ کے ممبر نے ہی بات کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ کس ایشو پر آپ بات کروانا چاہ رہے ہیں؟ یہ پچھلے ایک گھنٹے سے ایک ایشو تھا جس پر آپ کا حکم آیا اس پر گورنمنٹ آپ کے حکم کی تعمیل کرے گی لیکن اس کے بعد یہ کیا ہو رہا ہے؟ خدا کے لئے اس ہاؤس میں غلط روایات مت قائم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! نہیں، نہیں یہ غلط روایت نہیں قائم کی جارہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ غلط روایت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! یہ بات جناب فیاض الحسن چوہان نے شروع کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب فیاض الحسن چوہان اس معزز ایوان کے ممبر اور ہمارے منسٹر ہیں۔ اگر ان کی بات کو نہیں سنا جائے گا تو ہم کسی کی بات نہیں سنیں گے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایشو یہ ہے۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ایشو یہ ہے کہ ایک گھنٹے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ادھر ہماری طرف سے کسی ممبر کی بات نہیں سنی جا رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اب آپ اگر کسی ممبر کو floor دیں گے تو ہم کسی کی بات نہیں سنیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یک طرفہ فیصلہ تو نہیں ہو سکتا یہ بالکل بھی ٹھیک بات نہیں ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بہت افسوس کی بات ہے۔ یہاں وزراء صاحبان کو صبر نہیں ہے۔ آپ نے مجھے floor دیا ہے تو میں بات یہ کر رہا ہوں۔ آج کا اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا تھا۔ ان سے کہیں کہ مجھے بات کرنے دیں۔ مجھے آپ نے floor دیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر یہ اس طرح کریں گے تو ہم ہاؤس کو چلنے نہیں دیں گے۔

(شور و غل)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Monday the 24th February 2020 at 3:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،24۔فروری2020

(یوم الاثنین،29۔جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19 : شمارہ 2

45

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔فروری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

47

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار،24۔فروری 2020

(یوم الاثنین،29۔جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5بج کر 13منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يٰٓأَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ
أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سٰجِدِينَ ۝٤
قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ
كَيْدًا ۭ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝٥ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوبَ كَمَآ أَتَمَّهَا عَلٰٓى أَبَوَيْكَ مِن
قَبْلُ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْحٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٦ لَقَدْ كَانَ
فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ ۝٧

سورۃ یُوسُف آیات 4 تا 7

جب یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ابّا میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں (4) اُنہوں نے کہا کہ بیٹا! اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے (5) اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور جس طرح اُس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب پر پوری کرے گا بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (6) ہاں یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصّے) میں پوچھنے والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں (7)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ میری تو ساری بہار آپؐ سے ہے
میں بے قرار ہوں میرا قرار آپؐ سے ہے
کہاں وہ ارض مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپؐ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپؐ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے وہ سارا پیار آپؐ سے ہے

تعزیت

سابق معزز ممبر ملک عطامحمد خان (مرحوم) اور سابق معزز ممبر جناب شیر علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ملک عطامحمد خان سابق ایم پی اے کی وفات ہوئی ہے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! جناب شیر علی خان سابق ایم پی اے کی والدہ محترمہ کا بھی انتقال ہوا ہے۔ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں پہلے جناب ڈپٹی سپیکر نے بات کرنی ہے۔ جی، سردار دوست محمد مزاری!

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کو علم ہے کہ میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کرائی تھی، معاملات چل رہے تھے اور سنگین صورت اختیار کر گئے تھے۔ آپ کو تمام اسمبلی نے اختیار دیا تھا۔ یہاں کل ایک ڈویلپمنٹ ہوئی کہ وزیر اعلیٰ میرے پاس تشریف لائے، انہوں نے اس sensitive issue کو سنا اور افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بات بھی کی کہ انشاءاللہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ کسی بھی ممبر کے ساتھ پیش نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ اس معاملہ کو وہ خود دیکھ رہے ہیں اور جو لوگ اس میں شامل ہیں ان کے خلاف strict action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں اپنے تمام معزز ممبران جو یہاںrightاورleftبیٹھے ہیں ان کا اور specially آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ سب نے اس معاملے میں میرا بہت ساتھ دیا۔بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔میں اپوزیشن لیڈر، وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ، تمام منسٹرز اور تمام خواتین و حضرات ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔یہاں جب سوال اُٹھا کہ ایک ممبر کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔اس حوالے سے پچھلے سارےprecedents بھی سامنے آئے۔اس طرح کے تین واقعات ہوئے ہیں۔غلام حیدر وائیں جب وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت ایسا واقعہ ہوا تو اس پر ایکشن ہوا۔اس کے بعد جب جناب محمد حنیف رامے سپیکر تھے اور میاں منظور احمد موہل ہاؤس کوpreside کر رہے تھے۔

میں اپوزیشن لیڈر تھا تو اس وقت بھی اسی طرح ایکشن لیا گیا۔اُس وقت بھی پورا ہاؤس اکٹھا ہو گیا تھا۔اِس معاملہ پر بھی پورے ہاؤس میں یکجہتی ہے۔الحمدللہ، اللہ کا شکر ہے کہ سب کی کاوشیں اس میں شامل ہیں اور جو مسئلہ ہوا تھا وہamicably settleہو گیا ہے۔میں اس پر آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،جناب سمیع اللہ خان!

جناب ڈپٹی سپیکر کی جانب سے پیش کی گئی
تحریک استحقاق پر کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ
(۔۔۔جاری)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ کا بہت شکریہ۔آپ نے اور جناب ڈپٹی سپیکر نے بھی کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس میںintervene کیا ہے اور یہ معاملہ حل کیا ہے۔یہاں جمعہ کے روز جو اجلاس ہوا تھا اس میں آپ اس Chairپر تشریف فرما نہیں تھے بلکہ جناب ڈپٹی سپیکر

تشریف فرما تھے۔ اس دن اجلاس میں بہت heated debates ہوئیں اور خصوصاً جناب ڈپٹی سپیکر کا hot words کا تبادلہ treasury کے منسٹرز صاحبان کے ساتھ ہوا۔ اس پر اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اس دن کی کارروائی کے ایک دو points پر آپ کی خصوصی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ اس دن ہاؤس میں وزیر قانون خصوصاً جناب ڈپٹی سپیکر کو اور بالعموم پورے ہاؤس کو assurance دے رہے تھے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ میں اس واقعہ کے حوالے سے انکوائری کمیٹی یا جو بھی اس کا نام ہے اس کی رپورٹ 24 گھنٹوں کے اندر اندر اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا اور جناب ڈپٹی سپیکر کو بھی دوں گا۔ یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی مداخلت سے یہ issue اچھی طرح حل ہو گیا ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس پر پورا ہاؤس یک زبان تھا لیکن اس کی جو انکوائری رپورٹ آنی تھی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اب بھی اس ہاؤس کا استحقاق ہے کہ جو commitment دی گئی تھی کہ اس انکوائری رپورٹ کو اس ہاؤس کے سامنے رکھا جائے گا تو اس رپورٹ کا آنا ضروری ہے بھلے اس کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کھڑے ہو کر کہہ دیں چونکہ ان کی طرف سے تحریک استحقاق ہے اس لئے یہ حق رکھتے ہیں کہ اگر اس رپورٹ میں کسی کو الزام بھی دیا گیا ہے یا ذمہ دار سمجھا گیا ہے تو یہ اس کو معاف کر سکتے ہیں اور اُس کی سزا کا دوبارہ مطالبہ بھی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آخر پر یہی گزارش ہے کہ وزیر قانون نے اس انکوائری رپورٹ کا جو وعدہ 24 گھنٹے کے اندر دینے کا کہا تھا وہ رپورٹ ہاؤس کے سامنے پیش کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! بات مکمل ہو گئی تھی اور جیسے ہی یہ رپورٹ سامنے آئے گی تو انشاءاللہ آپ کو inform کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!وزیر قانون نے چوبیس گھنٹے کا کہا تھا لیکن اُن کی 24 گھنٹے کی یقین دہانی کوChair سُن نہیں رہی تھی اور اُن کو گلہ بھی یہی تھا۔ اگر اب ہاؤس کے باہر Chair کی کوئیsettlement ہوئی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اس ہاؤس کے تقدس کا بھی خیال رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس ہاؤس کا تقدس پہلے ہے اور وہ رپورٹ سامنے آتی ہے تو پھر آپ کو بتایا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!میں نے اپنی بات میں ایک اضافہ کرنا ہے۔ جب یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی تب آپChair کر رہے تھے اُس دن اپوزیشن کے جناب محمد توفیق بٹ اور سید علی حیدر گیلانی نے اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے آپ کے چیمبر میں جا کر بات کی۔

جناب سپیکر: جی،وہ استحقاق کمیٹی میں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ ایکissue settle کر لیا جائے لیکن دوسرےissues کو ویسے چھوڑ دیا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی،وہ issues بھی settle ہوں گے کیونکہ دونوں تحاریکalready ہماری استحقاق کمیٹی کے پاس ہیں۔ اُس دن میری موجودگی میں آئی جی کے سامنے یہ بات ہوئی تھی اور اُس وقت استحقاق کمیٹی کے چیئرمین جناب علی اختر بھی ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس وقت یہ بھی بات ہوئی کہ چیئرمین استحقاق کمیٹی نے کسی افسر کو ایک دو بار بلایا تو وہ نہیں آیا اور جو آیا تو اس نے humiliate کیا ہے،یہ ساری باتیں آئی جی کے سامنےdiscuss ہوئی تھیں۔

میرے خیال میں اُس وقت اپوزیشن کی طرف سے ملک ندیم کامران بھی بیٹھے ہوئے تھے جن کو اس بات کا علم ہے۔ اُس میٹنگ میں یہ طے ہوا اور آئی جی نے کہا کہ آئندہ تمام ممبران کیrespect ہو گی۔ آئی جی نے مجھے اور وزیر قانون کوensure کرایا تھا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اب آپ شکایت نہیں سنیں گے۔ جناب محمد توفیق بٹ!اپوزیشن ممبران کی تحاریک استحقاق کمیٹی میں چل رہی ہیں اس لئے آپ فکر نہ کریں،انشاءاللہ اُن کاresult آئے گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد توفیق بٹ!

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ ہمارے ڈپٹی سپیکر مطمئن ہوئے ہیں اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔ جس دن یہ واقعہ رونما ہوا تھا اُس دن آپ نے بڑے اچھے طریقے سے معاملہ سلجھایا تھا جس پر میں آپ کو appreciate کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اُس دن دو باتیں عرض کی تھیں۔ ایک بات یہ کی تھی کہ چیئرمین یونین کونسل کو نظر بند کر دیا گیا ہے جس کے بعد ایک اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا گیا اور چیئرمین کو رہا کر دیا گیا کیونکہ جناب محمد بشارت راجہ نے ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا لیکن میں اپنی بات بار بار کر رہا ہوں کہ میرے معاملے کا کچھ بھی نہیں بن رہا۔ اُس واقعہ کے بعد میں اگلی تاریخ پر عدالت دوبارہ گیا تب بھی پولیس نے مجھے دھکے دیئے اور کہا کہ آپ اندر نہیں جاسکتے جبکہ دوسرا کوئی بھی ایم پی اے جا سکتا ہے۔ آپ یہ بدمعاشی حکومت کی یا پولیس کی سمجھ لیں لیکن جس کی بھی بدمعاشی ہے اس کو ختم ہونا چاہئے اور انکوائری رپورٹ کو سامنے آنا چاہئے کیونکہ مجھ پر انہوں نے اعتراض لگایا ہوا ہے۔ مجھے پولیس والے اندر ہی داخل نہیں ہونے دیتے۔

جناب سپیکر: جی، میں استحقاق کمیٹی کے چیئرمین صاحب کو بھی کہہ دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن الفاظ کے ساتھ آپ نے اس سارے معاملے کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے وہ قابل تحسین ہے اور آپ ہمیشہ انتہائی تدبر اور حکمتِ عملی کے ساتھ تمام معاملات کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں اس impression کو dispel کرنا چاہتا ہوں جیسے ابھی کہا گیا کہ حکومت کے کچھ وزراء کی طرف سے heated remarks تھے جس پر میں

سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر کا ہمیں بہت زیادہ احترام ہے اور ہمارا اُس وقت مؤقف یہ تھا کہ ہم بات کرنے کے لئے ان سے اجازت مانگ رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران اور وزرائے کرام جس طرح آپ کا احترام کرتے ہیں اسی طرح جناب ڈپٹی سپیکر کا احترام کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے بھی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ وزیر اعلیٰ کی باتیں سنیں اور اُس کے بعد معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ ابھی رپورٹ پیش کرنے کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں آج بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ میں نے اس معزز ایوان میں اس بات کو commit کیا تھا کہ 24 گھنٹے کے اندر اندر ہم رپورٹ ہاؤس میں لے کر آئیں گے چونکہ جس طرح آپ نے جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ، میرے ساتھ اور اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ بات کی ہے تو میں نے اس سارے ماحول اور تناظر میں مناسب نہیں سمجھا کہ میں رپورٹ پیش کروں لیکن اس کے باوجود رپورٹ میرے پاس موجود ہے لہٰذا میں آپ کی خدمت میں یہ sealed envelope میں پیش کر دوں گا جس کے متعلق آپ جو فیصلہ کریں گے وہ گورنمنٹ کو قابل قبول ہو گا۔ اس کے باوجود آپ جناب ڈپٹی سپیکر سے بھی پوچھ لیں۔

جناب سپیکر! میں نے اُس دن بھی بارہا یہ بات کی تھی کہ آپ کا جو بھی حکم ہو گا انشاءاللہ تعالیٰ اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پھر اپنی بات کو دُہراتا ہوں کہ یہ رپورٹ میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا لہٰذا being Custodian of the House اس کے متعلق آپ جو بھی فیصلہ کریں گے گورنمنٹ اُس کو تسلیم کرے گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی دو تین معاملات ایسے تھے جو میرے نوٹس میں لائے گئے۔ ایک معاملے پر اپوزیشن کے قابل احترام بھائی نے خود تسلیم کیا کہ اس معاملے کو resolve کر لیا تھا۔

جناب سپیکر!دوسرے issue پر جناب خلیل طاہر سندھو، سید علی حیدر گیلانی اور جناب محمد توفیق بٹ کے ساتھ میں نے متعلقہ حکام کی سول سیکرٹریٹ میں میٹنگ کروائی جس میں پولیس کے افسران بھی موجود تھے، وہاں اِن کا مؤقف سنا گیا اور ان کو یقین دلایا کہ in the long run اس مسئلے کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ حل کر لیا جائے گا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ یہ معاملہ already استحقاق کمیٹی کے پاس ہے تو میں استحقاق کمیٹی کی میٹنگ میں خود حاضر ہو کر انشاء اللہ ان دونوں معاملات کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر!میں ایک دفعہ پھر آپ سے التجا کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جتنا ایک عام ممبر کا احترام ہے اتنا ہی وزراء کا ہے اور جتنا وزراء کا احترام ہے اتنا ہی عام ممبران کا بھی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں۔

جناب سپیکر!اب آپ کی بات کے بعد مزید اس بات کو آگے لے کر چلنا کہ اب کیا ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو ختم ہو جانا چاہئے۔ جہاں تک رپورٹ کا تعلق ہے تو میں آپ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کر دوں گا جس پر آپ جو بھی فیصلہ کریں گے انشاء اللہ ہمیں قابل قبول ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر!اس بات کو بھی دیکھا جائے کہ میں جب بھی عدالت میں تاریخ پر جاتا ہوں تو مجھے اندر نہیں جانے دیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی، اس کو بھی ٹھیک کر لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!ہم نے اُس دن بھی ہاؤس کے تقدس کی بات کی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے اس پورے matter کو deal کیا ہے اور بطور کسٹوڈین اس ہاؤس میں فیصلہ کیا ہے اس پر ہم آپ کو really appreciate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ میری آپ سے یہ بھی درخواست ہوگی اور ہم نے پہلے بھیon the floor of the Houseبات کی تھی کہ ایم پی ایز تاریخوں پر جاتے ہیں تو اندر نہیں جانے دیا جاتا جیسا کہ جناب محمد توفیق بٹ نے بھی بات کی ہے۔ آج صبح خواجہ سعد رفیق کی تاریخ تھی اور وہاں پر خواجہ سلمان رفیق بھی آئے ہوئے تھے تو ہماری ایم پی اے محترمہ رخسانہ کوثر کو باقاعدہ پولیس نےmanhandle کیا ہے۔اب عدالت میں ایم پی ایز کے ملنے میں کیا قباحت ہے جبکہ آپ نےon the floor of the House ہمیں یہ assurance دی تھی کہ میں وزیر قانون سے بات کر کے معاملہ حل کروں گا۔اگر ایم پی ایز احتساب عدالت یا کسی بھی عدالت میں جاتے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہوگی کہ جس طرح آپ نے باقی معاملات کو سلجھایا ہے اسی طرح اسissueپر بھی غور کر لیا جائے تو اس ہاؤس کے تقدس میں مزید اضافہ ہوگا۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، انشاءاللہ اس پر ضرور عمل کرتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ آج منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں گے۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر1995 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈز آف ایجوکیشن میں پیپروں
کی ری چیکنگ اور نمبروں کی دوبارہ گنتی سے متعلقہ تفصیلات

*1995: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ایجوکیشن میں پیپروں کی سابقہ نظام کے تحت re-counting ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نظام سے دوران مارکنگ ہونے والی غلطیوں / کمی کوتاہی کا ازالہ ممکن نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس نظام کو تبدیل کرکے re-marking دوران ری چیکنگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں جوابی کاپیوں کی پڑتال (ری چیکنگ) کا مربوط نظام موجود ہے جس کے تحت درج ذیل امور re-checking کئے جاتے ہیں:

1) جوابی کاپی کا کوئی حصہ جانچے بغیر تو نہیں رہ گیا۔
2) جوابی کاپی یا اس کا کوئی حصہ تبدیل تو نہیں کیا گیا۔
3) ہر سوال کے حاصل کردہ جزوی نمبروں کا میزان سوال کے آخر میں درست درج کیا گیا ہے۔
4) تمام سوالات کا میزان درست طور پر جوابی کاپی کے سرورق پر درست منتقل کیا گیا ہے۔
5) سرورق میں دیئے گئے نمبرں کا میزان درست ہے۔

(ب) ری چیکنگ کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں امیدوار کو نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس غلطی کی تصحیح کی جاتی ہے بلکہ اس کی فیس بھی واپس کر دی جاتی ہے۔

(ج) لاہور بورڈ میں ری چیکنگ کا مربوط نظام موجود ہے لہٰذا عدالت عظمیٰ کے فیصلہ جات کے مطابق re-marking کی اجازت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ڈیپارٹمنٹ کی seriousness اور ان کی دلچسپی پر مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کا یہ ایوان سوالات بھیجتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ جز (الف) دیکھ لیں جس میں یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ایجوکیشن میں پیپروں کی سابقا نظام کے تحت re-counting ہوتی ہے؟

جناب سپیکر! جس کا جواب آپ ملاحظہ فرمالیں کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ وسیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں جوابی کاپیوں کی پڑتال، لاہور سے متعلقہ تو میں نے یہ سوال ہی نہیں کیا۔ یہ سوال بورڈ آف ایجوکیشن سے متعلق تھا۔ میرے سوال کا یہ جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ misprinting ہو گی کیونکہ تمام بورڈز کا یکساں نظام ہے اور لاہور، ساہیوال یا کسی دوسرے بورڈ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تمام بورڈز کا امتحانی نظام یکساں ہے۔

جناب سپیکر: طریق کار ایک ہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، same ایک ہی طریق کار ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، طریق کار تو ایک ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا سوال کر لیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ اس جواب سے مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے لیکن یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! جو طریق کار ایک بورڈ میں ہے وہی دوسرے بورڈ میں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگر آپ نے اس میں سے کچھ ڈھونڈنا ہے تو ڈھونڈ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا کریں۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: اس میں سے اگر کچھ تلاش کرنا ہے تو کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تلاش تو کرنا تب ہوتا ہے جب کوئی چیز ملے نہ۔ یہ تو بہت سارا مواد پہلے ہی مل چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ آپ اگلا سوال اس میں سے دیکھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم مان لیتا ہوں۔ میرا یہ سوال پنجاب کے متعلق ہے اور انہوں نے سوال کو لاہور بورڈ تک squeeze کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں میں نے جز(ب) میں سوال کیا ہے کہ یہ بھی درست ہے کہ اس نظام سے دوران marking ہونے والی غلطیوں، کمی کوتاہی کا ازالہ ممکن نہ ہے؟ یہ جز(الف اور ب) کے متعلق بتا دیں کہ پورے پنجاب میں کیا نظام رائج ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، جواب تو اس میں لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: تو وہ جواب ٹھیک ہے۔ اس میں کیا غلطی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو بتا دیں کہ کون سا نظام رائج ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! جواب پڑھ دیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ re-checking کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں امیدوار کو نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس کی غلطی تصحیح کے ساتھ کی جاتی ہے بلکہ اس کی فیس بھی واپس کی جاتی ہے۔ اگر غلطی نکل آئے تو فیس بھی واپس کی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے کیا جواب دیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے یہ کہا ہے کہ re-checking کے دوران۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ انہوں نے کہا ہے لیکن آپ نے سنا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم بھی اسی ہاؤس میں بیٹھے ہیں جس میں آپ بیٹھے ہیں۔ یہ ہمیں اور پورے ہاؤس کو بتائیں کہ کون سا نظام چل رہا ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! Clear جواب آیا ہے۔ میری بات سنیں انہوں نے یہ پڑھا ہے کہ re-checking کے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں امیدوار کو نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس غلطی کی تصحیح کی جاتی ہے بلکہ اس کی فیس بھی واپس کر دی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تو تحریری جواب ہی پڑھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، تو اور کیا پڑھنا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! 12/13 کروڑ عوام کا صوبہ پنجاب ہے جس میں لاکھوں بچے بورڈ میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ساریاں دے نمبر تے نئیں ناں لگنے۔

جناب محمد ارشد ملک: کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! سب کے نمبر تو نہیں نہ لگنے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری full توجہ ہے اور آپ تو میری توجہ ویسے ہی ادھر اُدھر نہیں ہونے دیتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرے بڑے بھی ہیں، بھائی بھی ہیں اور آپ ہماری طرف سے بھی اتنے ہی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ ڈیپارٹمنٹ کی حالت کی طرف دلانی اس سوال میں مقصود ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے جس بات پرseriously emphasis دینا ہے تو وہ کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہ عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہوتا یہ ہے کہ جو لاکھوں طالب علم پورے پنجاب میں امتحان میں حصہ لیتے ہیں، وہ چاہے مڈل کا امتحان ہو، میٹرک کا ہو، ایف ایس سی سیکنڈ ائر کا ہو تو بورڈ والے اس میں یہ کرتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ کہتے ہیں کہ جوre-checking کرنی ہے تو وہ آن لائن apply کریں۔ اب آن لائن apply بچوں کے یعنی طالب علموں کے والدین، بہن یا بھائی کرتے ہیں جن کو یہ بورڈ والے time دیتے ہیں۔ جب وہ دیئے گئے time پر ایک امید لے کر جاتے ہیں کہ بچے کے پیپر دیکھنے ہیں تو سب سے پہلے ان سےanswer sheet پر sign کرواتے ہیں جو کہ انہوں نے پہلے سے ایک sheetبنائی ہوتی ہے کہ آپ کی re-countingہونی ہے re-marking نہیں ہونی اور ہم ایک نمبر زیادہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی کم کر سکتے ہیں۔اس طرح والدین سے ہزاروں اور لاکھوں روپے بورڈ والے وصول کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ساہیوال سے related ہے اور نہ ہی لاہور سے ہے بلکہ پورے پنجاب کے طالب علموں کا معاملہ ہے اور ان کے والدین کا معاملہ ہے جس پر میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اصل پریشانی یہ ہے کہ انہوں نے پیپروں کی marking کر لی اور نتیجہ دے دیا جسے ہم من وعن تسلیم کر لیں تو پھر ہم re-checking اورre-counting میں جائیں ہی کیوں اور جب ہم اُدھر جاتے ہیں تو پھر یہ کہتے ہیں کہ نمبر زیادہ یا کم نہیں ہو سکتے بلکہ آپ صرف پیپر دیکھ لیں اور پیپر دیکھے بھی کون صرف طالب علم ہی۔ پیسے والدین جمع کرواتے ہیں اور بورڈ والے کہتے ہیں کہ صرف طالب علم ہی پیپر دیکھے گا۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ایک چیز ہے کہ کوئیspecificاگر کسی کا ہو تو اس پر آپ کا سوال بنتا ہے کہ اس کا انہوں نے اس طرح کیا تھا اور اب اس طرح کیا ہے۔ آپ پورے پنجاب کی ایک general statementدے رہے ہیں کہ یہ طریق کار غلط ہے۔ اگر طریق کار غلط ہے تو اس کی آپ کے پاس کوئی تجویز ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!پہلے نمبر پر تو میں نےassumeنہیں کیا اورsorryمیں آپ کی بات کو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جو بھی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں نےassumeنہیں کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، نہیں کیا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!انہوں نے اس سوال کے جواب میں خودadmitکیا ہے اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میری بات کو انہوں نےadmitکیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!انہوں نے اس بات کوadmitکیا ہے کہre-checkingکے دوران غلطی نکل آنے کی صورت میں نہ صرف نمبروں کی صورت میں اس کی غلطی تصحیح کی جاتی ہے بلکہ فیس بھی واپس کی جاتی ہے جو کہ جز(ب) میں بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!اگلے سوال کے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ لاہور بورڈ میں re-checkingکا مربوط نظام موجود ہے لہذا عدالت عظمیٰ کے فیصلہ جات کے مطابق re-markingکی اجازت نہ ہے۔ ہم کہاں پر جائیں؟ یہ جز(ب)میں کچھ کہہ رہے ہیں اور جز(ج)میں کچھ کہہ رہے ہیں تو یہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بات سنیں ناں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر عدالت نے کوئی رولنگ دی ہوئی ہے تو انہوں نے contempt تو نہیں لگوانی۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس طرح کریں اگر یہاں پر محکمہ کے سیکرٹری بیٹھے ہیں، آپ نے تو اس کو سمجھ لیا ہو گا تو اگر اس کی کوئی بہتر صورت نکل سکتی ہے تو وہ انہیں بتا دیں کہ کس طرح یہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ اگر عدالت کی کوئی اس میں رکاوٹ ہے یا جو بھی ہے تو وہ انہیں بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! re-counting جو ہے اگر کہیں کسی کے ٹوٹل نمبروں میں سے 5 یا 7 نمبر miss ہو گئے ہیں تو وہ جمع کر دیئے جاتے ہیں یعنی کل نمبر گننے میں اگر کسی کے نمبر ٹوٹل میں add نہیں ہوئے تو اس میں جمع کر کے اس کا ٹوٹل ٹھیک کر دیا جاتا ہے جسے re-counting کہتے ہیں جبکہ re-marking جو ہے وہ عدالت عظمیٰ نے بالکل پابند کر رکھا ہے کہ re-marking آپ نہیں کر سکتے ban کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! دیکھیں۔ اب ایک چیز کو سپریم کورٹ نے کیا ہے تو وہ تو نہیں کر سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ آخری سوال ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ experience کر چکی ہوں اور paper checking میں بھی دو تین دفعہ آپ کے سامنے بھی مختلف occasions پر یہ بات کی ہے کہ re-checking کا marking کا طریق کار ہمارے ملک میں درست نہیں ہے اور میں خود اپنی بیٹی کے پیپر چیک کرنے کے لئے گئی تو ایک ہی سوال کے اندر examiner کا موڈ ہے ناں۔ اس نے کسی کو 20 میں سے 8 نمبر دیئے اور کسی کو 20 میں سے 12 نمبر دے دیئے ہیں۔ بچے پیپر چیک کر کے جب آتے ہیں تو وہ زیادہ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!میری گزارش صرف یہ ہے کہ اس پر سیاست کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس پر ہمیں مل کر بیٹھنا چاہئے۔ پاکستان کی سطح پر نہ سہی کم از کم ہمیں پنجاب کے اندر examination اور marking کے طریق کار کو صحیح بنانا چاہئے۔کسی ایک کے موڈ کے اوپر چھوڑ دینے سے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے۔ یہ بچوں کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہے جو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں نے سپریم کورٹ کا فیصلہ دیکھا ہے اگر گورنمنٹ چاہے تو وہ review میں جاسکتی ہے، سپریم کورٹ کو جاکر گزارش کی جاسکتی ہے، مختلف dynamics پر بات کی جاسکتی ہے اور بتایا جاسکتا ہے کہ اس سسٹم سے یہ نقصان ہو رہا ہے۔ مجھے اس کی کوئی justification بتا دیں کہ ایک بچے نے same وہی لکھا اس کو 8 نمبر ملے ہیں اور دوسرے بچے نے بھی same وہی لکھا اس کو 12 نمبر ملے ہیں۔

جناب سپیکر!یہ نامناسب ہے اور اس کے اوپر ہمیں دیکھنا چاہئے۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور ہم نے ابھی بھی اپنے بچوں کو examiner کے موڈ پر چھوڑا ہوا ہے۔ اس کا کوئی طریق کار بنائیں یا اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں۔ حکومت خود اپنے brains کو لے کر بیٹھ جائے، یہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑے brains ہیں۔ ہر بچہ جناب فیاض الحسن چوہان کا بیٹا نہیں ہوتا جس کو اضافی نمبر لگ جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہمارے بچے رُلتے ہیں اور میری اپنی بچی کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ ہم سیاستدان اپنا حق نہیں لے پاتے صرف اس لئے کہ بعد میں کہا جائے گا کہ یہ اس کی بیٹی ہے۔ میں نہیں نمبر لگوا سکی جناب فیاض الحسن چوہان نے لگوا لئے لیکن اس کا کوئی طریق کار ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کی بات صحیح ہے اور یہ واقعی اس طرح ہوتا ہے۔اب اس کا حل یہ ہے کہ آپ کے پاس کوئی تجویز ہو تو دے دیں۔ آپ مشورے کے ساتھ تجویز دیں پھر ہم حکومت سے بھی بات کریں گے، منسٹر صاحب سے بھی بات کریں گے اور یہاں لابی میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی موجود ہیں۔ اس کا کوئی لائحہ عمل ہونا چاہئے۔ جب میں وزیر اعلیٰ تھا تو ایک دفعہ ہم نے تقریباً یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ انٹری ٹیسٹ کی بلا کو کیسے ختم کیا جائے اس سے بچوں کے ساتھ سارا خاندان ہی پڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر آخر میں زیادتی ہو جاتی ہے جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔ واقعی یہ چیزیں ٹھیک

کرنے کی ضرورت ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ آپ باقاعدہ کچھ لکھ کر تجویز دیں اور اس کا کوئی نہ کوئی حل نکلنا چاہئے آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں میرے پاس اس کی تجویز ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! طریق کار یہ ہوتا ہے کہ حکومت پالیسی دیتی ہے اور اس پالیسی پر ہم اپنی تجویز دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو کہتے ہیں کہ آپ اس کی بنیاد رکھیں آپ تجویز دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اچھا ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! سوال نمبر 1726 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ہائر ایجوکیشن میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

***1726: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن میں زیادہ تر افسران و اہلکاران ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں ان کے نام و عہدہ جات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں اکثر افسران کالجز اور یونیورسٹیوں سے ڈیپوٹیشن پر آئے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان کو کب تک ان کے متعلقہ کالجز / یونیورسٹی میں واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) پنجاب حکومت کے مروجہ قوانین کے مطابق محکمہ ہائر ایجوکیشن کی منظور شدہ اسامیوں میں سے بیس فیصد اسامیوں پر ٹیکنیکل کوٹا کے تحت محکمہ ہذا کے ذیلی دفاتر (کالج، یونیورسٹی، بورڈ) کے افسران کی تعیناتی کی جاتی ہے مزید برآں گزشتہ کئی سالوں سے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی پنجاب سول سیکرٹریٹ انتظامی افسران کی شدید کمی کا شکار ہے جس کی وجہ سے تمام محکمہ جات بشمول ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بیشتر اسامیاں خالی ہیں۔اس کمی کو دور کرنے کے لئے ہر محکمہ اپنے ذیلی دفاتر سے انتظامی افسران کو عارضی طور پر محکمہ کے ساتھ منسلک کرلیتا ہے۔ تاکہ محکمے کی انتظامی کارکردگی متاثر نہ ہو۔

ڈپٹی سیکرٹری اور سیکشن آفیسرز کی کمی کو دور کرنے کے لئے اس وقت محکمہ ہائر ایجوکیشن میں مندرجہ ذیل اساتذہ کو عارضی طور پر منسلک کیا گیا ہے تاکہ محکمہ کے اہم اور انتظامی امور بروقت تکمیل پا سکیں۔

1) ڈپٹی سیکرٹری (پی اینڈ ڈی) محمد حسن لالی، لیکچرار (ٹیکنیکل کوٹا)
2) ڈپٹی سیکرٹری (ایس آئی) محمد شہزاد جعفری، سبجیکٹ سپیشلسٹ (ٹیکنیکل کوٹا)
3) سیکشن آفیسر (سپورٹس) وسیم رؤف، لیکچرار (ٹیکنیکل کوٹا)
4) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی- III) عثمان ابراہیم، لیکچرار (ٹیکنیکل کوٹا)
5) سیکشن آفیسر (کالجز افیئرز) عثمان عبدالغنی، لیکچرار (ٹیکنیکل کوٹا)
6) سیکشن آفیسر (بجٹ اینڈ فنانس) بابر خان، لیکچرار (ٹیکنیکل کوٹا)
7) ایڈیشنل سیکرٹری (اکیڈمک) طارق حمید بھٹی، ایسوسی ایٹ پروفیسر
8) ایڈیشنل سیکرٹری (لاء) ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ شمع ضیاء، سبجیکٹ سپیشلسٹ،
9) ڈپٹی سیکرٹری (کامرس) راؤامان اللہ خان، سینئر انسٹرکٹر
10) ڈپٹی سیکرٹری (بورڈز) محمد اشفاق خان لودھی، اسسٹنٹ پروفیسر / پرنسپل
11) ڈپٹی سیکرٹری سٹاف ٹو سیکرٹری حافظ ڈاکٹر حیدر علی، اسسٹنٹ پروفیسر
12) ڈپٹی سیکرٹری (سپورٹس) شمسہ ہاشمی، اسسٹنٹ پروفیسر

13) ڈپٹی سیکرٹری(بجٹ اینڈ فنانس) سید حسن عباس،اسسٹنٹ پروفیسر
14) سیکشن آفیسر (ڈی ایم) راناراشد،لیکچرار
15) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی۔I) مرتضیٰ عمر بشیر،لیکچرار1
16) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی۔II) انعام الحق،اسسٹنٹ پروفیسر
17) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی۔IV) ظہیر علی،لیکچرار
18) سیکشن آفیسر (بورڈز) جہانزیب مرزا،لیکچرار
19) پی ایس اوٹوایڈیشنل سیکرٹری(اکیڈمک)عدیل احمد،لیکچرار
20) سیکشن آفیسر (سپیشل انیشیٹو) مہتاب الیاس،لیکچرار
21) سیکشن آفیسر (پلاننگ)صائقہ امین،لیکچرار
22) سیکشن آفیسر (اسٹیبلشمنٹ فیمیل)آصفہ جاوید،لیکچرار
23) سیکشن آفیسر (ڈویلپمنٹ)طاہرہ نذیر اعوان،لیکچرار
24) سیکشن آفیسر (ڈویلپمنٹ میل)محمد حمزہ،لیکچرار
25) سیکشن آفیسر (ڈویلپمنٹ میل)نوید اکرم،لیکچرار
26) سیکشن آفیسر (اسٹیبلشمنٹ میل)ہاجرہ سلیم،لیکچرار
27) سیکشن آفیسر (سپورٹس)محمد وقاص اکبر،لیکچرار

(ب) یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا افسران جو اس وقت محکمہ ہائر ایجوکیشن میں عارضی طور پر تعینات ہیں اِن کا تعلق مختلف کالجوں / یونیورسٹیوں سے ہے۔ان کی موجودہ تعداد بیس ہے۔

(ج) محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے مطلوبہ افسران کی تعیناتی کے بعد یا محکمانہ پالیسی کے تحت تین سال کا عرصہ مکمل ہونے کے بعد مندرجہ بالا افسران کو ان کی متعلقہ یونیورسٹی / کالجز میں بھجوا دیا جائے گا۔اس سے پہلے محکمہ ہذا تین سال کا عرصہ مکمل کرنے پر مندرجہ ذیل افسران کو آرڈرز مورخہ 23-07-2019 کے تحت اپنے متعلقہ دفاتر میں بھجوا چکا ہے:۔

1) ڈپٹی سیکرٹری(کیو ای سی)نعمان جمیل خان،اسسٹنٹ پروفیسر
2) ڈپٹی سیکرٹری(سپیشل انیشیٹو)حماد سرور نقوی،اسسٹنٹ پروفیسر
3) ڈپٹی سیکرٹری(پی اینڈ ڈی)اشفاق بخاری،اسسٹنٹ پروفیسر

4) سیکشن آفیسر (ڈویلپمنٹ)سدرہ رحمان، لیکچرار
5) سیکشن آفیسر (جنرل افئیر) محمد صافی اسلم، لیکچرار
6) سیکشن آفیسر (بورڈز)بشریٰ یونس، لیکچرار
7) سیکشن آفیسر (کیو ای یو)عثمان علی، لیکچرار
8) سیکشن آفیسر (ڈی ایف)کامران ظفر، لیکچرار
9) سیکشن آفیسر (ایس ایم(ایم)ندا اجمل خان، لیکچرار
10) سیکشن آفیسر (ای ایف)مریم انعام، لیکچرار
11) سیکشن آفیسر (ڈی ایم)صہیب اختر، لیکچرار
12) سیکشن آفیسر (کامرس۔I)گلزار احمد، لیکچرار
13) سیکشن آفیسر (کامرس۔ II) محمود احمد عزیز، سینئر انسٹرکٹر
14) سیکشن آفیسر (کامرس۔III)طیبہ اکمل، لیکچرار
15) سیکشن آفیسر (پلاننگ)عائشہ خالد، لیکچرار
16) سیکشن آفیسر (یونیورسٹی۔II)رفیع ممتاز، لیکچرار
17) سیکشن آفیسر (ای ایم۔ II)احمر خان، لیکچرار
18) ڈپٹی ڈائریکٹر (کوآرڈینیشن)PHEC،اشتیاق احمد، لیکچرار
19) ڈپٹی ڈائریکٹر (کامرس۔I)ڈی پی آئی آفس، عمران طارق بٹ، انسٹرکٹر
20) اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کامرس)ڈی پی آئی آفس، زاہد رشید، لائبریرین

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ بے شمار پوسٹیں خالی پڑی ہیں اور انہوں نے وہاں اساتذہ کو عارضی طور پر لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اس سوال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ ضرور کہوں گی کہ صوبے میں پہلے ہی بہت بے روزگاری ہے لہٰذا ایس اینڈ جی اے ڈی سے کہیں کہ وہاں پر بھرتیاں کرے کیونکہ ہمارے تعلیم یافتہ بچے بے روزگار پھر رہے ہیں۔ خدا کے لئے یہ بھرتیاں شروع کریں تاکہ یہ تیس چالیس پوسٹیں جو خالی پڑی ہوئی ہیں ان پر انہیں نوکریاں مل سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! محترمہ کی تجویز صحیح ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کی اچھی تجویز ہے انشاءاللہ کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس کو ضرور منسٹر صاحب تک پہنچائیں اور یہاں جو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بیٹھے ہیں وہ بھی اس کو نوٹ کر لیں۔ محترمہ کی بات تو صحیح ہے کہ اتنی پوسٹیں خالی پڑی ہیں ان کو پُر ہونا چاہئے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1997 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ایجوکیشن بورڈ کے عرصہ قیام اور چیئرمین و کنٹرولر کی عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1997: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال بورڈ آف ایجوکیشن کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے چیئرمین و کنٹرولر کون کون تعینات رہے موجودہ چیئرمین کتنے سے عرصہ تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے یہ کن شرائط پر الاٹ ہوئی اور کب تک اس جگہ پر عمارت کی تعمیر مکمل ہو جائے گی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کا قیام گورنمنٹ آف پنجاب کے لیٹر نمبر SO(Boards)9-4/2011 مورخہ 13-06-2012 کے تحت عمل میں آیا اور ایجوکیشن بورڈ ساہیوال کے تعینات چیئرمین اور کنٹرولر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیئرمین:

1۔	جناب مہر بشیر احمد	20-06-2012تا04-09-2013
2۔	پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد	05-09-2013تا10-09-2013
3۔	جناب مہر بشیر احمد	11-09-2013تا02-10-2013
4۔	ڈاکٹر محمد نصر اللہ ورک	01-11-2013تا02-03-2014
5۔	پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد	03-03-2014تا27-11-2016
6۔	بابر حیات تارڑ(PAS)	16-01-2017تا15-01-2018
7۔	علی بہادر قاضی(PAS)	25-01-2018تا21-06-2018
8۔	ڈاکٹر فرح مسعود(PAS)	22-06-2018تا22-10-2018
9۔	عارف انور بلوچ(PAS)	23-10-2018تا05-11-2018
10۔	ڈاکٹر ذوالفقار علی ثاقب	06-11-2018تا07-03-2019
11۔	رانا عبدالشکور	08-03-2019تا03-07-2019
12۔	حافظ محمد شفیق	04-07-2019تاحال

موجودہ چیئرمین جناب حافظ محمد شفیق کی تعیناتی عرصہ تین سال کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب، سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبری SO(E.I)1-43/2018 مورخہ 03-07-2019 کے تحت کی گئی ہے۔

کنٹرولر آف امتحانات:

1۔	پروفیسر قاضی عبدالناصر	21-06-2012تا10-10-2012
2۔	پروفیسر غلام اکبر قیصرانی	11-10-2012تا26-08-2013
3۔	شاہد پرویز قریشی	27-08-2013تا23-09-2013
4۔	پروفیسر محمد اشرف	24-09-2013تا28-02-2014
5۔	طاہر حسین جعفری	01-03-2014تا13-10-2017
6۔	پروفیسر قاضی عبدالناصر	18-10-2017تا13-06-2018
7۔	ڈاکٹر حافظ فدا حسین	14-06-2018تاحال

(ب) یہ بات درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن،ساہیوال کو گورنمنٹ آف پنجاب کے کالونی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے free of cost سرکاری زمین جس کی پیمائش چالیس کنال الاٹ ہو چکی ہے جو کہ COMSATS University کے نزدیک چک نمبر 87/9-L میں واقع ہے۔ زمین کی الاٹمنٹ درج ذیل شرائط پر کی گئی ہے۔

1) الاٹ کردہ زمین ماسوائے تعلیمی بورڈ کی بلڈنگ کے استعمال کے علاوہ کسی اور استعمال میں نہ لائی جائے گی۔
2) الاٹ کردہ زمین کی ضرورت نہ ہونے کی صورت میں زمین مع بلڈنگ کالونی ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دی جائے گی۔
3) زمین کے الاٹمنٹ کے آرڈر جاری ہونے کے چھ ماہ کی مدت کے اندر تعمیر کا کام شروع ہونا چاہئے جو کہ اٹھارہ ماہ کی مدت کے اندر مکمل ہو جانا چاہیے۔
4) تعمیر مکمل نہ ہونے کی صورت میں الاٹڈ زمین واپس لے لی جائے گی۔

تعمیراتی کام کے سلسلہ میں آرکیٹیکچر آفس، ساہیوال میں بلڈنگ کی ڈرائنگز کا کام جاری ہے جس کی initial ڈرائنگز گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد آرکیٹیکچر آف، ساہیوال کو بذریعہ اسٹیٹ 393 مورخہ 23۔فروری 2019 کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ تفصیلی ڈرائنگز (detailed drawings) بننے کے بعد cost estimate کا پراسس شروع ہو گا۔ جس سے معلوم ہو گا کہ تعمیر پر کتنے اخراجات آئیں گے۔ تاہم زمین پر باؤنڈری وال کی تعمیر کا کام شروع ہونے کا سلسلہ عنقریب متوقع ہے جس کی cost estimate بلڈنگ ڈویژن، ساہیوال کی طرف سے موصول ہو چکی ہے۔ اس بابت دفتری و قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد فنڈز، بلڈنگ ڈویژن، ساہیوال کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ بورڈ آف ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے، یہ کن شرائط پر ہوئی، کب ہوئی اور اس کی عمارت کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس اس کی انفارمیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کے سوال کا جواب تحریر ہے۔ ان کو چالیس کنال زمین الاٹ ہو چکی ہے 23۔فروری 2019 کو ڈرائینگز آرکیٹیکچر کو بھجوائی جا چکی ہے اور اب بلڈنگ بننے والی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ اس زمین کی الاٹمنٹ کب ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ الاٹمنٹ کن شرائط پر ہوئی ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائے۔ ان کا یہ پوچھنا کہ الاٹمنٹ کب ہوئی ہے ان کا یہ سوال نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! الاٹمنٹ تو ہو گئی ہے آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ بلڈنگ کب تک بنے گی؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان سے کوئی انڈیا کا تو نہیں پوچھ لیا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! یہ ان کا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال مکمل ہے کہ کیا یہ درست ہے بورڈ آف ایجوکیشن ساہیوال کو زمین کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے، یہ کن شرائط پر الاٹ ہوئی؟ میں اسی الاٹمنٹ کی date پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! ان کو ذرا بتائیں کہ ہاؤس کا decorum کیا ہے اور ان کو کہیں کہ یہ سوال کو serious لیں یہ کسی سوال کو تو serious لے لیں۔ یہ اگر کسی بات کو serious نہیں لیتے تو کم از کم تعلیم کو تو serious لے لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ serious لے رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس میں کوئی date ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! اس میں date نہیں ہے شرائط ہیں کہ کن شرائط پر الاٹمنٹ ہوئی ہے اور وہ اس میں لکھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کرتا چلوں کہ چیئرمین بورڈ کی request پر اس کی site change کر رہے ہیں کیونکہ اس کے اندر زمین کا راستہ صحیح نہیں ہے اس لئے وہ چاہ رہے ہیں کہ اس کی site change کی جائے یا اس کے ساتھ زمین مل جائے تب اس پر تعمیرات شروع کی جائے اس لئے وہ site change کرنے لگے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس کی site change کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! چیئرمین صاحب خود بورڈ کی request پر کر رہے ہیں اور اس کے بعد بلڈنگ شروع ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ جو زبانی فرما رہے ہیں اس کا جواب میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ آپ پورا سوال کا جواب پڑھ لیں اس میں کہیں ذکر ہے تو بتا دیں۔ میں انہیں جواب خود پڑھ کر سنا دیتا ہوں اگر ان کو اُردو پڑھنی نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری بات سنیں۔ آپ نے کام صحیح کروانا ہے یا سوال جواب کرنے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ date کیوں نہیں بتا رہے ہیں۔ الحمدللہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے دور میں یہ زمین الاٹ ہوئی تھی اور یہ ریاست مدینہ والے اس کو بنا نہیں رہے ہیں، یہ ہے اصل وجہ۔ یہ اس کی date بتائیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ یہ بات اس طرح بھی پوچھ سکتے ہیں کہ چونکہ یہ ہمارے دور میں شروع ہوا تھا لہٰذا اس کی date بتائی جائے؟ اس میں لڑنے جھگڑنے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی آپ کو اجازت نہیں ہے۔ جناب محمد ارشد ملک کو سوال کرنے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سے related ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے ان کے سوالات مکمل ہونے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک کی اجازت سے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

(اذان مغرب)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تو سوال کر لیا ہے۔ اب آگے بھی سوال ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو پہلے جز پر ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ ابھی جو پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دیا ہے اور جو ڈیپارٹمنٹ کا جواب آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ تعمیر پر کتنے اخراجات آئیں گے تاہم زمین پر باؤنڈری وال کی تعمیر کا کام شروع ہونے کا سلسلہ عنقریب متوقع ہے۔ جس کا cost estimate بلڈنگ ڈویژن، ساہیوال کی طرف سے موصول ہو چکا ہے تو ہم کس بات کو درست سمجھیں۔ یہ ہاؤس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں، یہ ہاؤس کی sanctity کو مجروح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ایک طرف یہ in writing black and white میں جواب دے رہے ہیں کہ یہ عنقریب شروع ہونے والا ہے اور اس کا rough cost estimate ان کو موصول ہو چکا ہے اور یہ اس کو شروع کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ ایک اور بات ملاحظہ فرمائیں کہ یہ جن شرائط پر زمین الاٹ ہوئی تھی جس کی گورنمنٹ کو date کا نہیں پتا۔ آپ دیکھیں کہ یہ تین شرائط پر زمین الاٹ ہوئی۔

1) **الاٹ کردہ زمین ماسوائے تعلیمی بورڈ کی بلڈنگ کے استعمال کے علاوہ کسی اور استعمال میں نہ لائی جائے گی۔**

2) **الاٹ کردہ زمین کی ضرورت نہ ہونے کی صورت میں زمین مع بلڈنگ کالونی ڈیپارٹمنٹ کو واپس کر دی جائے گی۔**

3) زمین کی الاٹمنٹ کے آرڈر جاری ہونے کے چھ ماہ کی مدت کے اندر تعمیر کا کام شروع ہونا چاہئے جو کہ اٹھارہ ماہ کی مدت کے اندر مکمل ہو جانا چاہئے۔

4) تعمیر مکمل نہ ہونے کی صورت میں alloted زمین واپس لے لی جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ تو ان کی شرائط ہیں اور یہ تو واپس ہو جانی ہے۔ اگر یہ نہ بھی کریں تو انہوں نے خود کر لینی ہے۔ یہ ساہیوال بورڈ کی بلڈنگ تعمیر کرنے جا رہے ہیں جس کی بلڈنگ نہیں ہے اور اس گورنمنٹ کی نااہلی دیکھیں کہ آج دو سال ہونے کے قریب ہے ان کی تعلیم سے اتنی والہانہ محبت ہے یعنی جو بورڈ کی بلڈنگ ہے جس کے پاس اپنی آمدن کے پیسے پڑے ہوئے ہیں، وہ اپنے پیسے لگانا چاہتے ہیں اور یہ ان کو تعمیر شروع نہیں کرنے دینا چاہتے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ان شرائط کے مطابق کب تک اس بلڈنگ کو مکمل کروا دیں گے؟ انہوں نے جو جھوٹ بولا ہے اس کو وہ درست کب تک کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی۔ اب ان کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ ان کا سوال پرانا تھا اور اس کا پہلے جواب جمع ہو چکا تھا۔ اب اس کی site change ہو رہی ہے اور یہ site change کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ کب تک مکمل کرائیں گے تو یہ ہم نے بلڈنگ مکمل نہیں کرانی ہوتی یہ بورڈ نے اپنے sources سے بلڈنگ خود بنانی ہوتی ہے اور اس میں ہائر ایجوکیشن فنڈنگ نہیں کرتا۔ بورڈ نے اپنی بلڈنگ خود اپنے پیسوں سے بنانی ہوتی ہے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! بورڈ کس کے ماتحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب چیئرمین! بورڈ جس کے بھی ماتحت ہو لیکن یہ بورڈ کی provision ہے۔ بورڈ ہمارے ماتحت ہے لیکن یہ provision board کی ہے اور بورڈ اپنے پیسوں سے بلڈنگ مکمل کرتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پھر ان کو کہیں کہ جواب بھی نہ دیتے اور یہ بورڈ کے چیئرمین کو بلا لیتے۔ یہ اتنے نااہل ہیں کہ جواب ہی نہیں دینا چاہتے۔ یہ پھر بورڈ کے چیئرمین کو بلا لیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کو سوال کی سمجھ آ گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ آپ نے سوال کا جواب بھی کھڑے ہو کر سننا ہے۔ آپ پہلے ان کو بات تو کرنے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن سے پوچھ لیں کہ یہ ان کی منسٹری کے under آتا ہے یا independent ہے اور اس کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! یہ منسٹری کے under آتا ہے۔ یہ سوال پرانا ہے اور جو بلڈنگ ہے وہ بورڈ اپنے پیسوں سے بناتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال تو واقعی پرانا ہے تو اس حوالے سے latest انفارمیشن کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! latest انفارمیشن ہے کہ اس کی site تبدیل ہو رہی ہے۔ اس کا راستہ ٹھیک نہیں تھا تو چیئرمین بورڈ کے کہنے پر اور اس کی request پر اس کی site change کر رہے ہیں۔ وہ نئی site تلاش کر رہے ہیں جب site تلاش ہو جائے گی تو پھر اس کی بلڈنگ تعمیر ہو گی۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا ہوں اس site پر یہ بلڈنگ نہیں بنے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، اس site پر بلڈنگ نہیں بنے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے جو site دی ہے جس کی شرائط بتائیں۔ یہ بلڈنگ اس site پر نہیں بنے گی بلکہ نئی site پر بنے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے سن لیں۔ پہلے بات تو ختم ہونے دیں۔ایک یہ بات ہے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ ان شرائطً پر دیا گیا ہے اور نہیں تو واپس کریں۔ وہ اس siteپر بن ہی نہیں رہا۔ وہ نئی siteپر بلڈنگ بنے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا):جناب سپیکر!اگر اس کے ساتھ مناسب راستہ یا جگہ نہیں ملتی اور مناسب مزید رقبہ نہیں ملتا تو ہمیں مجبوراًsite change کرنی پڑے گی۔ یہ بورڈ کی اپنیrequest ہے کہ یہاں پر بورڈ بننا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہہ رہے ہیں یہاں تک پہنچنے کا راستہ نہیں مل رہا۔ اگر وہ یہ راستہ ہمیں نہیں دیں گے تو پھر اس لئے ہمیںsite change کرنی پڑے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرلوں۔

جناب سپیکر: آپ تو اجازت لیتے نہیں ہیں۔ (قہقہہ)

جی، آپ بتادیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!یہ جو سوال ہے یہ ساہیوال بورڈ آف ایجوکیشن کے متعلق ہے اور یہ جو بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے تو پتا ہے ناں۔ آپ آگے بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو جگہ کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں جی ٹی روڈ پر سرکٹ ہاؤس ہے اور اس کے بالکل ساتھCOMSAT University ہے جس کے ساتھ یہ زمین الاٹ ہوئی ہے۔ یہاں ڈی پی ایس کا کیمپس بھی شفٹ ہو رہا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ زمین ہی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے زمین ٹھیک نہیں کی بات نہیں کی۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ زمین انہیں مل ہی نہیں رہی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!یہ زمین توallotted ہے۔ اس زمین کی تو الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ یہCOMSAT University کے بالکل ساتھ ہے انہیں یہ زمین الاٹ ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی،اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! جی، میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: گورنمنٹ امامیہ کالج کے قیام اور طلباء کی تعداد

*1998: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ امامیہ کالج ساہیوال کب قائم ہوا اور اس کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے ؟

(ب) کالج ہذا میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں کیا اس کی بلڈنگ طلباء کی تعداد کے حساب سے کافی ہے، فرنیچر کی کمی کی وجہ سے طالب علموں کو دشواری ہوتی ہے ؟

(ج) کالج ہذا کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں کیا حکومت ان کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں ؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ امامیہ کالج 01.06.1963 میں قائم ہوا اور 1972 میں حکومتی تحویل میں لیا گیا اور کالج ہذا کی بلڈنگ کی حالت بہتر ہے۔

(ب) کالج ہذا میں 1408 طالب علم زیر تعلیم ہیں طلباء کی تعداد کے حساب سے بلڈنگ کافی ہے، فرنیچر طلباء کی تعداد کے مطابق کافی ہے۔

(ج) کالج ہذا میں حکومت نے تمام ضروری سہولیات مہیا کر رکھی ہیں کسی طالب علم یا اس کے والدین کی طرف سے کالج ہذا کی سہولیات کے بارے میں نہ تو کوئی شکایت کی گئی ہے اور نہ ہی اس بارے میں کسی فورم پر یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے حکومت طلباء کو تمام سہولیات فراہم کر رہی ہے وقت کے ساتھ ساتھ ان سہولیات میں اضافہ بھی کیا جا رہا ہے

گوجرانوالہ: گورنمنٹ بوائز کامرس کالج
پیپلز کالونی میں کلاس رومز، لیبز اور ملٹی پرپز ہال کی تعداد

*2333: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ بوائز کامرس کالج پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں کتنے کلاس روم labsرومز اور ملٹی پرپز ہال ہیں؟

ا(ب) اس کالج میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کالج میں ACCAاور BBAکی کلاسز جاری ہیں کیا ان کلاسز کو پڑھانے کی اجازت اس کالج کے پاس ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کے لئے ٹرانسپورٹ نہ ہے جبکہ اس کالج میں زیر تعلیم طالبات / طالب علم گوجرانوالہ شہر کے علاوہ دور دراز کے گاؤں قصبہ جات سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں ایم کام کی کلاس کے لئے کلاس روم نہ ہے جس کی وجہ سے طالبات کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کرتی ہیں اسی طرح اس کالج میں کلاس رومز،labsرومز اور ملٹی پرپز ہال نہ ہے؟

(و) کیا حکومت اس کالج کے درج بالا تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں کلاس رومز، لیبز اور ملٹی پرپز ہالز کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس رومز	=	19
کمپیوٹر لیبز	=	03
ملٹی پرپز ہال	=	Nill

(ب) کالج ہذا میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

آئی کام	=	422
ڈی کام	=	192
بی کام	=	432
ایم کام	=	156
بی بی اے	=	47

(ج) کالج ہذا میں ACCA کلاسز نہیں ہیں۔۔ البتہ BBA کی کلاس جاری ہے اور اس کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اجازت نامہ بھی موجود ہے۔

(د) جی، ہاں! درست ہے۔ تاہم اس بابت محکمہ ہائر ایجوکیشن نے buses کی ایک سکیم پنجاب بھر کے تمام کالجز کے لئے ترتیب دی ہے جس کے ذریعے آئندہ سالوں میں تمام اضلاع میں مرحلہ وار buses فراہم کی جائیں گی۔

(ہ) کالج ہذا میں ایم کام کی کلاسز بڑے احسن طریقے سے ہورہی ہیں۔ کوئی کلاس کھلے آسمان کے نیچے نہیں ہورہی ہے۔ تمام کلاسز باقاعدہ انداز میں ہورہی ہیں۔ کالج ہذا میں مناسب کلاس رومز اور لیب موجود ہیں۔ البتہ ملٹی پرپز ہال نہیں ہیں۔

(و) درج بالا مسائل کالج ہذا کو درپیش نہیں ہیں۔ تمام طلباء وطالبات کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ کالج میں درس وتدریس کا سلسلہ بڑے احسن انداز میں چل رہا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی
میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی تعداد، ان کی تعلیمی قابلیت وتجربہ

*2419: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں ڈین اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کتنے ہیں ان کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت اور کس کس شعبہ کے ہیڈ یا ڈین ہیں؟

(ب) کتنے ہیڈ یا ڈین کی تعلیم اور تجربہ مع گریڈ مطلوبہ اسامی کے مطابق ہے؟

(ج) کیا جو ہیڈ یا ڈین مطلوبہ تعلیم اور تجربہ / شعبہ سے تعلق نہ رکھتے ہیں کیا ان کی تعیناتی قاعدہ / قانون کے مطابق ہے؟

(د) اس بابت محکمہ کیا کارروائی کر رہا ہے اور مطلوبہ تعلیم مع تجربہ و گریڈ اور شعبہ کے حامل افراد کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) متعلقہ تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام اساتذہ کی تعلیم و تجربہ متعلقہ عہدہ (فیکلٹی کے ڈین اور شعبہ کے ہیڈ) کے مطابق اور موزوں ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، تمام ڈین اور ہیڈز صاحبان کی تعیناتی قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتی ہے اور اس کے لئے فیکلٹی ممبر کا کُل وقتی ملازم ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ شعبہ کے سربراہ یا ڈین کے لئے اضافی اہلیت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جن فیکلٹیز میں ڈین کی تعیناتی کے لئے پروفیسر لیول کے فیکلٹی ممبرز دستیاب ہیں، ان کے کیسز گورنر / چانسلر کی منظوری کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی میں وی سی کی مستقل تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2420: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں وی سی کی اسامیوں پر عرصہ دراز سے مستقل تعیناتی نہ ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یونیورسٹیز کے مستقل وائس چانسلر نہ ہونے کی وجہ سے ان کے انتظامی اور financial معاملات میں مشکلات پیش آ رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان یونیورسٹیز کے مستقل وائس چانسلر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد کے مستقل وائس چانسلرز کی تعیناتی کا نوٹیفکیشن کر چکی ہے جس کی نقل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بادی النظر میں یہ بات درست ہے کہ مستقل وائس چانسلر نہ ہونے کے باعث جامعات کے انتظامی اور مالی معاملات میں مشکلات پیش آتی ہیں، لیکن اب جبکہ ان یونیورسیٹز میں مستقل وائس چانسلرز تعینات ہو چکے ہیں، اس طرح کے مسائل سے با آسانی نمٹا جاسکتا ہے۔

(ج) حکومت مستقل وائس چانسلرز تعینات کر چکی ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل سوہاوہ میں یونیورسٹی کے قیام کے اعلان سے متعلقہ تفصیلات

*2422: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعظم نے تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم میں یونیورسٹی بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اس سلسلے میں کیا پیشرفت ہوئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت اس مالی سال میں اس یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی، ہاں!

(ب) حکومت علاقہ میں اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پرائیویٹ ادارے کے تعاون سے ایک یونیورسٹی قائم کی جارہی ہے۔

(ج) اس یونیورسٹی کا سنگ بنیاد وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان نے مورخہ 5۔مئی 2019 کو رکھا۔ اس یونیورسٹی کا نام القادر یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔

میاں چنوں: گورنمنٹ ڈگری کالج میں طلباء وطالبات کی تعداد، خالی اسامیوں، لیبز اور ملٹی پرپز ہال سے متعلقہ تفصیلات

*2527: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میاں چنوں اور گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج میاں چنوں کتنے کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کلاس وار طالبات / طلباء کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ج) ان میں labs اور ملٹی پرپز ہال کتنے ہیں؟

(د) ان میں کتنی اسامیاں پر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) حکومت ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے مزید کلاس روم، ملٹی پرپز ہال، labs بنانے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں چنوں ٹوٹل اٹھائیس کمروں پر مشتمل ہے اور گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں ٹوٹل چوبیس کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں اور گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں میں فرسٹ ائر کے داخلے جاری ہیں اس کے علاوہ گرلز کالج میاں چنوں میں سیکنڈ ائر کے Student کی تعداد 924 اور تھرڈ ائر کی تعداد 107 اور فورتھ ائر کی تعداد 100 ہے۔ جبکہ بوائز کالج میاں چنوں میں سیکنڈ ائر 934، تھرڈ ائر کی تعداد 152 اور فورتھ ائر کی تعداد 238 ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں میں سائنس اور کمپیوٹر labs کی تعداد آٹھ اور ملٹی پرپز ہال کی تعداد ایک ہے۔ گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں میں سائنس اور کمپیوٹر labs کی تعداد چار اور ملٹی پرپز ہال کی تعداد ایک ہے۔

(د) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں میں ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 16 ہیں جن میں 13 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور تین اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ 11 اسامیاں ہیں جن میں 9 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں۔ گورنمنٹ بوائز کالج میاں چنوں میں ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 29 ہیں جن میں 25 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں 31 ہیں جن میں 25 اسامیاں ورکنگ میں ہیں اور چھ اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میاں چنوں میں نیا ہاسٹل کی تعمیر اور گورنمنٹ کالج میاں چنوں میں ہاسٹل اور سیوریج کی مرمت مسنگ فسیلیٹیز میں ہیں۔

(و) حکومت ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے مزید کلاس روم ، ملٹی پرپز ہال،labs بنانے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا جلد ارادہ رکھتی ہے۔

یونیورسٹی آف گجرات کے قیام،سب کیمپس

اور طلباء وطالبات کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2627: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف گجرات کب قائم کی گئی اس کے سب کیمپس کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا اس یونیورسٹی میں میل اور فی میل کی کلاسز علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں طلباء وطالبات کی تعداد کیا ہے؟

(ج) اس یونیورسٹی میں کون کون سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں اور کیا انتظامیہ وقت کی ضرورت کے ساتھ مزید مضامین کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس یونیورسٹی ہذا میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے اور کیا تمام منظورہ شدہ اسامیوں پر متعلقہ سٹاف موجود ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف گجرات سال 2004 میں قائم کی گئی۔یونیورسٹی آف گجرات کے سب کیمپس راولپنڈی (اور متوقع طور پر منڈی بہاؤالدین) میں واقع ہیں۔

(ب) یونیورسٹی آف گجرات کے حافظ حیات کیمپس میں میل اور فی میل کی مشترکہ کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے جبکہ راولپنڈی کیمپس صرف برائے خواتین ہے۔علاوہ ازیں یونیورسٹی کے سٹی کیمپسز میں طلباء اور طالبات کی علیحدہ علیحدہ کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔یونیورسٹی میں طلباء اور طالبات کی کل تعداد 18243 ہے جن میں طلباء کی تعداد 8027 جبکہ طالبات کی تعداد 10216 ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے مضامین کی تفصیلات اشتہار برائے داخلہ جات 2019 میں درج ہیں۔اشتہار کی نقل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹی میں سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد (بجٹ 19-2018) کے مطابق	:	2716
ٹیچنگ سٹاف کی تعداد	:	660
نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد	:	1243
خالی اسامیوں کی تعداد	:	813

لاہور: پی پی۔154 میں گرلز و بوائز کالجز
کی تعداد ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2664: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں بوائز و گرلز سرکاری کالج کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں طالب علموں کی تعداد علیحدہ علیحدہ کتنی کتنی ہے؟

(ج) ان کالجوں کی بلڈنگ کیا طالب علموں کے مطابق پوری ہے یا مزید کمروں کی ضرورت ہے؟

(د) ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کتنی ہے کتنی اور کون کون سے اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں پر اور کون کون سے خالی ہیں ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

(و) ان کالجوں کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں اور یہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں صرف دو کالجز ہیں:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

(ب) پی پی۔154 لاہور کے دونوں کالجوں میں زیر تعلیم طلباء طالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔

(فرسٹ ائر1331 ، سیکنڈ ائر1439، تھرڈ ائر472 اور فورتھ ائر434 ٹوٹل3676ہے)

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔(فرسٹ ائر70 ، سیکنڈ ائر 93، تھرڈ ائر 39،اور فورتھ ائر 27ٹوٹل236ہے)

(ج) ان کالجز کی بلڈنگ طلباء وطالبات کے مطابق پوری ہے۔

(د) پی پی۔154 کے دونوں کالجز کی ٹیچنگ سٹاف کی تعداد درج ذیل ہے:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل180 اسامیاں ہیں جن میں چار اسامیاں خالی ہیں۔

2) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل بارہ اسامیاں خالی ہیں جن میں سے پرنسپل 20 کی ایک اسامی خالی ہے۔ جو عنقریب پروموشن کے ذریعے سے پر کر دی جائے گی۔ اساتذہ کی ٹریننگ ہو چکی ہے اور کیس تیار ہو چکے ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں نان ٹیچنگ سٹاف کی36 اسامیاں ہیں جن میں آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔ کچھ اسامیاں پروموشن کے ذریعے پر ہوں گی۔ کچھ اسامیاں حکومت پنجاب کی میرٹ پالیسی کے مطابق پُر ہوں گی۔

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور میں نان ٹیچنگ سٹاف کی گیارہ اسامیاں ہیں جن میں کوئی اسامی خالی نہ ہے

(و) ان کالجز میں طلباء وطالبات کو تمام ضروری سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں کسی طالب علم یا طالبہ کو کوئی شکایت نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں یونیورسٹی کالجز میں شام کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2695: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کی کس یونیورسٹی /کیمپس/کالج کے کس کس شعبہ میں evening classes جاری ہیں اور ہر ادارہ میں کتنی تعداد ہے؟

(ب) شام کی کلاس میں داخلہ سال میں کتنی بار دیا جاتا ہے نیز صبح اور شام کی کلاسز کی فیس میں کتنا فرق ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن /پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں موجود سرکاری یونیورسٹی خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کسی بھی شعبہ میں شام کی کلاسز کا اجراء نہیں ہوا ہے۔خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان میں صرف صبح کی کلاسز ہوتی ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں موجود کالجز میں اس وقت خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج رحیم یار خان کے درج ذیل شعبہ جات میں ایوننگ کلاسز میں داخلے دیئے جاتے ہیں:

کمپیوٹر سائنس، فزکس، زوالوجی، باٹنی، انگلش، اردو، بی ایڈ، ایم ایڈ۔اس وقت ان شعبہ جات میں کل 350 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

(ب) شام کی کلاسز میں داخلہ سال میں ایک بار ہوتا ہے۔ نیز اس وقت مارننگ کلاسز کی پہلے سال کی فیس تقریباً -/9000روپے ہے اور شام کی فیس مبلغ -/19000 روپے ہے۔ صبح اور شام کی کلاسز کی فیس میں صرف سروس چارجز مبلغ -/10,000 روپے کا فرق ہے۔ سیکنڈ شفٹ سٹاف کو سروس چارجز سے معاوضہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کا قیام اور تعلیمی اداروں کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*2716: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے کیا فرائض ہیں اور اس کمیشن کے اراکین کون کون ہیں؟

(ب) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن تعلیمی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور تعلیمی اداروں کی کارکردگی کا معائنہ کرنے کا کیا طریق کار طے کیا گیا ہے؟

(ج) اس کمیشن نے اب تک انڈوومنٹ فنڈز قائم کرنے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اور تعلیمی اداروں میں موجودہ اساتذہ کی قابلیت اور تجربہ جانچنے کا کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(د) تعلیمی اداروں میں تحقیق کو فروغ دینے کے لئے اس کمیشن کی کارکردگی کیا ہے اور طالب علموں کے خود روزگار کے حصول کے لئے اس کمیشن نے کیا کام کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ایکٹ 2014 کے تابع کمیشن درج ذیل فرائض ادا کرنے کا اختیار رکھتا ہے:

1) HEC کے ساتھ تعاون کرنا۔

2) HEC کے قومی معیارات جن کی بدولت صوبہ میں نجی و سرکاری تعلیمی ادارہ جات کھولے یا چلائے جاسکتے ہیں کے مطابق ہدایات اور پالیسی کی تشکیل اور سفارشات کرنا۔

3) جامعات اور ڈگری دہندہ ادارہ جات کے سوا، دیگر ایسی درسگاہوں / اداروں جو کہ اعلیٰ تعلیمی شعبے میں تدریس مہیا کر سکتی ہیں ان کے لئے ہدایات اور شرائط تجویز کرنا۔

4) تعلیمی اداروں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کرنا اور اداروں، بشمول ان کے ذیلی کیمپس، شعبہ جات، فیکلٹیز اور مضامین کی ایکریڈیشن کمیٹی سے منظوری کروانا۔

5) صوبے میں اعلیٰ تعلیم کے شعبہ میں اعلیٰ معیارات کو برقرار رکھنے کے لئے تعلیمی اداروں میں گڈ گورننس اور انتظام کو یقینی بنانے کے لئے ہدایات مہیا کرنا۔

6) کالجوں میں معیارِ تعلیم کو یقینی بنانے اور اس معیار کو بڑھانے کے لئے حکومت سے مشاورت کرنا۔

کمیشن کے اراکین کی فہرست ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تعلیمی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے PHEC نے متنوع نوعیت کے اقدامات کئے ہیں تا کہ تعلیمی اداروں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈھالا جا سکے۔

PHEC کے کارہائے نمایاں درج ذیل ہیں:

1) تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے PHEC سرکاری جامعات و اعلیٰ تعلیمی اداروں کو وظائف مہیا کرتا ہے۔

2) PHEC سرکاری جامعات / کالجز کے اساتذہ کو انٹرنیشنل ٹریول گرانٹس دیتا ہے۔

3) PHEC جامعات، کالجز اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تحقیق کے شعبہ کی بہتری اور ان کو دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی سعی کرتا ہے۔

4) بین الاقوامی معیار کے حصول کے لئے PHEC سرکاری جامعات / کالجز اور تعلیمی اداروں کو فارن پوسٹ ڈاکٹرل فیلوشپ مہیا کرتا ہے۔

5) اساتذہ کو پابند کیا جاتا ہے کہ متعلقہ شعبہ میں تحقیق کے ذریعے اور تعلیمی مجلات میں یہ تحقیق شائع کروا کے تعلیم کے معیار کو بہتر بنائیں۔

(ج) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن، حکومت پنجاب سے معاشی مدد حاصل کرتا ہے۔مزید برآں PHEC نے 100 ملین روپے کا ایک انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا ہے۔پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے ساتھ مل کر اساتذہ کی

جانچ کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس کی وضع کردہ پالیسیوں کا نفاذ کمیشن کی حقیقی روح کے مطابق ہو۔

(د) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو اس کا ایکٹ 2014 یہ مینڈیٹ فراہم کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں میں تدریس و تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے اور نیچے دیئے گئے اقدامات کے لئے مختلف تربیتی پروگرام کا انعقاد کرے:

1) نجی و سرکاری شعبہ کے تعلیمی اداروں کے پروگراموں کی منظوری
2) پنجاب میں نئی جامعات اور ذیلی کیمپسز کے لئے مالی مدد کی فراہمی
3) وظائف کی فراہمی کے لئے فنڈز مختص کرنا
4) غیر ملکی پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ
5) انٹرنیشنل ٹریول گرانٹ
6) سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد

ان پروگراموں کا بنیادی مقصد اور میکنزم صوبے کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے اندر ریسرچ کلچر کو فروغ دیتا ہے۔

پڑھائی مکمل کرنے والے طلباء کے لئے PHEC نے نوکری کے مواقع بڑھانے کے لئے کمیونٹی کالجز اور کیریئر کونسلنگ سنٹرز پروگرام متعارف کروائے ہیں۔

ضلع خانیوال: پی پی۔209 میں
بوائز و گرلز کالج اور طلباء و طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2766: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔209 (خانیوال) بوائز و گرلز کالج کس کس جگہ چل رہے ہیں؟
(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالبات و طلباء کی تعداد کتنی ہے؟
(ج) ان کالجوں کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے۔ کیا ان کالجوں میں سائنس labs اور ملٹی پرپز ہال ہیں اور کالج کے انتظامی افسران کے لئے دفاتر ہیں؟

(د) کیا ان میں ٹیچنگ سٹاف اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پُر ہیں، کیا ان میں طالب علموں کو وہ تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں جو کہ حکومت کے SOP کے تحت ہونا ضروری ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) کیا حکومت ان کے تمام مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔209 میں کوئی بھی گورنمنٹ بوائز اور گرلز کالج نہ ہے۔ تاہم خانیوال میں موجود گورنمنٹ بوائز اور گرلز کالجز، ان کالجوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد، سائنس لیبز اور ملٹی پرپز ہال، ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

(و) متعلقہ نہ ہے۔

ایف ایس سی پارٹ ٹو کی کتب سے متعلقہ تفصیلات

*2768: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ایف ایس سی پارٹ۔II کی تمام کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں؟

(ب) کیا ایف ایس سی پارٹ۔II کیمسٹری کی کتب برائے سیشن 20-2019 شائع ہونے کے بعد طلباء وطالبات اس سے استفادہ لے رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ایف ایس سی پارٹ۔II کی تمام کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

(ب) ایف ایس سی پارٹ۔II کیمسٹری کی کتب برائے سیشن 20-2019 سے طلباء وطالبات استفادہ کر رہے ہیں۔

(ج) جواب نفی میں نہ ہے۔

سرکاری تعلیمی اداروں میں سپیس سائنس کی تعلیم سے متعلقہ تفصیلات

*2807: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں سپیس سائنس کن کن سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھائی جارہی ہے؟

(ب) سپیس سائنس کس کلاس سے پڑھائی جاتی ہے اور حکومت سپیس سائنس کو فروغ دینے کے لئے کیااقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ پنجاب میں موجود سرکاری یونیورسٹیز میں سپیس سائنس صرف یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور میں پڑھائی جاتی ہے۔ تاہم UETلاہور میں الیکٹریکل انجینئرنگ میں ایک مضمون سیٹلائٹ کمیونی کیشن اور یونیورسٹی آف گجرات میں بی ایس اور ایم ایس سی فزکس میں ایک مضمون cosmologyپڑھایاجارہاہے۔

(ب) سپیس سائنس کی تعلیم یونیورسٹی کی سطح پر دی جاتی ہے۔مزید برآں یونیورسٹیز خود مختار ادارہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔کسی بھی شعبہ میں تعلیم دینے کا فیصلہ متعلقہ یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل اور سینڈیکیٹ کی منظوری سے ہوتا ہے۔اگر سرکاری یونیورسٹیزاس مضمون میں تعلیم دیناچاہیں تو حکومت ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین

سلامت پورہ میں طالبات کی تعداد، بجٹ اوراسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2947: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سلامت پورہ لاہور میں کتنی طالبات کلاس وار زیر تعلیم ہیں؟

(ب) اس کالج کا مالی سال19-2018اور20-2019کا بجٹ کتنا ہے؟

(ج) اس کالج میں منظور شدہ اسامیاں کتنی کس کس عہدہ گریڈ کی ہیں کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کتنی خالی ہیں؟

(د) اس کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ہ) اس میں کیا کیا سہولیات ناکافی ہیں اس میں سہولیات کی فراہمی اور خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج ہذا میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

فرسٹ ائر 437، سیکنڈ ائر 429، تھرڈ ائر 76اور فورتھ ائر 76

ٹوٹل طالبات: 1018

(ب) کالج ہذا کا مالی سال 19-2018کا کل بجٹ -/25579314 روپے ہے جبکہ 20-2019کا کل بجٹ-/11616000روپے ہے۔

(ج) کالج ہذا میں ٹوٹل 22منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 21اسامیاں ورکنگ اور ایک اسامی خالی ہے۔اسامیوں میں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کالج ہذا میں ٹوٹل12کمرے ہیں۔

(ہ) طالبات کی ضروریات کے مطابق سب سہولیات موجود ہیں اور کسی طالبہ کی طرف سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

سرکاری کالج میں داخلہ کے لئے کامن ایپ سے متعلقہ تفصیلات

***2992: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالج میں داخلہ کے لئے کامن ایپ متعارف کرائی گئی ہے؟

(ب) اس ایپ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اوراس ایپ کے متعارف کرانے سے کیا فوائد حاصل ہوئے ہیں؟

(ج) کیااس ایپ سے میرٹ کی بالادستی قائم ہوئی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سرکاری کالجز میں فرسٹ ائر میں داخلے کے لئے آن لائن ایڈمیشن سسٹم شروع کیا گیاہے۔یہ سسٹم دوسالوں سے بہت کامیابی سے کام کررہاہے

(ب) اس سسٹم کے تحت طالب علم یاطالبات گھر بیٹھے پنجاب کے کسی بھی کالج میں داخلے کے لئے اپلائی کرسکتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے سفری اخراجات بھی بچ جاتے ہیں۔عیدالاضحیٰ ، محرم الحرام اور 14۔اگست کی چھٹیوں کے دوران بھی ہزاروں درخواستیں اس سسٹم کے تحت جمع ہوئیں۔اس سسٹم سے جعل سازی کا بھی خاتمہ ہوگیا ہے۔کیونکہ سیکنڈری بورڈ کے تعاون سے طلباءوطالبات کے رزلٹ سسٹم پر موجود ہوتے ہیں اوراس سسٹم پر میرٹ لسٹیں بھی اپ لوڈ کی جاتی ہیں

(ج) اِس سسٹم سے میرٹ کی بالادستی قائم ہوئی ہے کیونکہ طلباء کے نمبر سسٹم میں موجود ہوتے ہیں۔ نمبرز کے غلط اندراج پر اُن کافارم قابل قبول نہیں ہوتا۔

اگست2019سے تاحال نئی یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3002: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیرہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15۔اگست2019سے اب تک کتنی نئی یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) اس دوران قائم کی جانے والی یونیورسٹیوں میں کل کتنے نئے ملازمین کو بھرتی کیاگیاہے؟

(ج) کیاان یونیورسٹیوں میں طلبہ کے لئے نئے مضامین بھی متعارف کرائے گئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) رواں سال حکومت پنجاب صوبہ میں سات نئی یونیورسٹیاں کے قیام کی منظوری دے چکی ہے۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی کاوشوں سے15۔اگست 2019سے صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل دویونیورسٹیوں کاقیام عمل میں لایاجاچکاہے۔

1) یونیورسٹی آف میانوالی۔
2) وومن یونیورسٹی راولپنڈی۔

تاہم مندرجہ ذیل پانچ نئی یونیورسٹیاں قیام کے مختلف مراحل میں ہیں۔

1) باباگرونانک یونیورسٹی ننکانہ صاحب۔
2) کوہسار یونیورسٹی مری۔
3) نارتھ پنجاب یونیورسٹی چکوال۔
4) تھل یونیورسٹی بھکر۔
5) ساؤتھ پنجاب یونیورسٹی، لیہ

(ب) ملازمین کی بھرتی متعلقہ یونیورسٹی کے ایکٹ اور دیگر قواعد وضوابط کے تحت عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) یونیورسٹیوں میں مختلف فیکلٹیز متعارف کرائی جاتی ہیں جن کے زیر سایہ مختلف ڈیپارٹمنٹ اور پروگرامز ترتیب دیئے جاتے ہیں۔اس کا ایک مکمل اور جامعہ طریق کار موجود ہے جس کے تحت نئے مضامین پڑھانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماموں کانجن
میں اساتذہ اور طالبات کے لئے میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3019: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) تعلیمی سرگرمیوں کے لئے 500 طالبات کے لئے ہال ہیں کیا ان 500 طالبات کے لئے کلاس رومز میں بیٹھنے کے لئے سیٹوں کا بندوبست کا ہے کیا مکمل کمپیوٹر سسٹم مع کمپیوٹر لیب موجود ہے نیز کھیلوں کا میدان مع کھیلوں کا سامان اور پرنسپل مع سٹاف کا کمرہ مع ملحقہ باتھ روم موجود ہیں؟

(ب) سائنس کی طالبات کے لئے سائنس کے تجربات کا سامان موجود ہیں؟

(ج) کالج ہذا میں کتنے اساتذہ کی منظوشدہ اسامیاں کتنی ہیں کتنی اساتذہ اب کام کر رہی ہیں اگر کمی ہے تو کب تک پوری ہو جائے گی نیز جو مسنگ فسیلٹیز ہیں ان کو کب تک پورا کیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

1) کالج میں کوئی ہال موجود نہیں ہے۔کالج کے بڑے کمرے میں تقریبات کا اہتمام ہوتا رہتا ہے۔

2) کالج میں طالبات کی تعداد250 ہے اور کلاس رومز میں طلباء کے لئے250 سیٹوں کا بندوبست ہے۔

3) کالج میں کمپیوٹر لیب موجود ہے تاہم اس کے لئے نئے کمپیوٹرز خریدنے کا بندوبست ہو رہا ہے۔

4) پرنسپل اور سٹاف کا کمرہ مع ملحقہ باتھ روم موجود ہے۔

5) کھیلوں کے لئے گراؤنڈ اور سپورٹس کے لئے فٹ بال کا سامان موجود ہے۔

(ب) سائنس کی طالبات کے لئے تجربات کا سامان موجود ہیں۔

(ج) کالج ہذا میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں22 ہیں اور ان پر چار مستقل ٹیچرز کام کر رہے ہیں۔اساتذہ کرام کی کمی کو پورا کرنے کے لئے CTIs تعینات کر دیئے گئے ہیں تا کہ طالبات کا تعلیمی حرج نہ ہو۔کالج طالبات کو تمام ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ابھی تک کسی طالبات نے سہولیات کی کمی کے بارے میں شکایت نہیں کی ہے۔

ہائر ایجوکیشن کے حوالہ سے جینڈر ایکشن پلان
کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3070: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے صوبے میں Gender Mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا کوئی جینڈر ایکشن پلان20-2019 تشکیل دیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

(ج) ان سکیمز کے لئے فنڈ allocation کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے جینڈر مین اسٹریمنگ کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1) تمام کالجز، افسر میں خواتین افسران، آفیشلز کے ساتھ شفیقانہ برتاؤ کیا جاتا ہے۔
2) ان کے لئے ڈے کیئر، بے بی کیئر سنٹرز ہر کالج میں بنائے گئے ہیں۔
3) ان کے لئے علیحدہ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں۔
4) مرد' خواتین دونوں کے لئے ترقی کے یکساں مواقع میسر ہیں۔
5) خواتین کو ضروری چھٹیاں فوری دے دی جاتی ہیں۔
6) جینڈر مین اسٹریمنگ پر کالجز میں سیمینارز بھی منعقد کروائے جاتے ہیں۔

(ب) جینڈر ایکشن پلان کے لئے ڈی پی آئی آفس کی سطح پر تجاویز مرتب کی جارہی ہیں۔

(ج) جینڈر ایکشن پلان کے لئے علیحدہ سے فنڈز مختص نہ کئے جاتے ہیں بلکہ ان کے لئے فنڈز کا اجراء تمام اضلاع کی طرف سے موصول ہونے والی ڈیمانڈ پر کیا جاتا ہے۔ جیسے ہی اس سلسلے میں ڈیمانڈ موصول ہو گی تو فنڈز کا اجراء بھی کر دیا جائے گا۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج اسلام پورہ

کے رقبہ، بلڈنگ کلاس رومز اور اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3144: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج اسلام پورہ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے کتنے رقبہ پر بلڈنگ بنی ہوئی ہے اور پوری بلڈنگ کتنے کلاس روم پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں طالبات کی تعداد کیا ہے ہر کلاس کی تفصیل فراہم کریں نیز مذکورہ کالج میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ کی بہت سی اسامیاں خالی ہیں جو اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مزید بلڈنگ ، کلاس روم بنانے اوراساتذہ کی کمی پورا کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین اسلام پورہ لاہور (نزد سیکرٹریٹ)کا کل رقبہ 17کنال دس مرلے ہے۔ کالج بلڈنگ9کنال6مرلے پر مشتمل ہے۔ سائنس لیبارٹریز کمرہ جماعت کی تعداد14ہے۔کالج کا غیر تعمیر شدہ رقبہ تقریباً8کنال4مرلے ہے جس میں خوبصورت پودے اور درخت موجود ہیں۔

(ب) کالج میں موجود طالبات کی کل تعداد1417ہے۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال اول579(پری میڈیکل117،پری انجینئرنگ36، آرٹس201، آئی سی ایس106، آئی کام118اور جنرل سائنس01)

سال دوم675(پری میڈیکل146،پری انجینئرنگ36، آرٹس241، آئی سی ایس154، آئی کام94' جنرل سائنس04)

سال سوم67سال چہارم96اساتذہ کرام کی تعداد20

(ج) فی الحال اساتذہ کرام کی کمی نہیں ہے کیونکہ محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب نے پنجاب کے کالجز میں اساتذہ کرام کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سی ٹی آئی (عارضی لیکچرارز)مبلغ 45000ماہانہ تنخواہ پر تعینات کئے ہیں۔

(د) کالج ہذا میں کلاس رومز طالبات کی تعداد کے مطابق کافی ہیں۔ مستقبل میں طالبات کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کلاس رومز اور اساتذہ کی تعداد ضرور بڑھائی جائے گی۔

سرگودھا:پی پی۔72میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان میں طالب علموں کی تعداد،خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3157:**جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72(سرگودھا) میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالب علموں کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال19-2018اور20-2019کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج پھلروان سرگودھا 18-08-2018سے قائم ہے اور یہ پی پی۔72 میں واقع ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایف اے / ایف ایس سی	بی اے / بی ایس سی
فرسٹ ائر / سیکنڈ ائر	تھرڈ ائر / فورتھ ائر
109/133	17/18

کلاس رومز آٹھ، آفس تین، لیبارٹریز چار، لائبریری ایک، واش روم16، سرونٹ کوارٹر چار

(ج) کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
08	14	22

نان ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
09	19	28

(د) سال20-2019کے دوران تین ملین روپے برائے خریداری کرسی طلباء اے ڈی پی سکیم کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے۔ کرسیوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر پراسس مکمل ہو چکا ہے۔ عنقریب یہ خریداری مکمل ہو جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طلباء کو ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں کسی بھی طالبعلم یاوالدین نے فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں شکایت نہ کی ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان میں طالبعلموں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3158: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72(سرگودھا) میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال19-2018اور20-2019کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان سرگودھا1993۔09۔01سے قائم ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایف اے / ایف ایس سی	بی اے / بی ایس سی
فرسٹ ائر / سیکنڈ ائر	تھرڈ ائر / فورتھ ائر
170 / 269	83 / 86

ٹوٹل کلاس رومز(12)، سائنس لیبارٹریز(03)

(ج)

ٹیچنگ سٹاف

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
24	08	16

نان ٹیچنگ سٹاف:

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
34	20	14

(د) مذکورہ کالج کو سال19-2018میں-/21,260,420روپے فراہم کئے گئے اور 20-2019میں دونوں کوارٹرز میں-/12,189,294روپے فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تیسرے کوارٹر کی رقم فراہم کی جارہی ہے۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طالبات کو ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ تاہم کالج میں فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں رجسٹرار کی اسامی پر مطلوبہ اہلیت کے حامل افسران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3186:**جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں رجسٹرار کی اسامی کب سے خالی ہے اس اسامی کا چارج (عارضی) کس کے پاس کب سے ہے اس کا موجودہ سکیل اور عہدہ کیا ہے؟

(ب) ڈپٹی رجسٹرار کی کتنی اسامیاں اس یونیورسٹی میں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(ج) ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی پر تعیناتی کے لئے کیا تعلیم، تجربہ اور گریڈ ہونالازمی ہے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کے رجسٹرار کی اسامی پر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کا حامل افسر تعینات کرنے اورڈپٹی رجسٹرار کی اسامیوں پر تعینات غیر متعلقہ افسران کو ان کی اصل جگہ پر تعینات کرنے کاارادہ ہے توکب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) رجسٹرار کی اسامی مورخہ 26.08.2010 سے خالی ہے۔ اس اسامی کا عارضی چارج شہزاد علی گل،اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ سیاسیات کے پاس مورخہ 26.10.2019 سے ہے۔ ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ڈپٹی رجسٹرار کی کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے تین خالی ہیں اور آٹھ ڈپٹی رجسٹرار کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے مطابق ڈپٹی رجسٹرار کے عہدے پر تعینات ملازمین کا تجربہ یونیورسٹی قوانین کے عین مطابق ہے۔

(ج) ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی کے لئے درج ذیل تعلیمی قابلیت و تجربہ ہونا لازمی ہے۔

"A graduate with five years administrative experience in a University or Education Department ".

ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایکٹ 1975 کے مطابق یونیورسٹی مذکورہ میں رجسٹرار کے تقرر کا اختیار سینڈیکیٹ کے پاس ہے، تاہم پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ صوبہ بھر کی سرکاری جامعات کو ہدایات کر چکا ہے کہ جامعات میں رجسٹرار، ناظم امتحانات اور خزانچی کی نشستوں پر جلد از جلد تقرر کیا جائے۔ مزید برآں، اسلامیہ یونیورسٹی میں رجسٹرار کی اسامی پر تعیناتی کے لئے سلیکشن بورڈ کی میٹنگ مورخہ 03.12.2019 کو ہو چکی ہے، جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ تاہم ڈپٹی رجسٹرار کی اسامی پر فرائض انجام دینے والے تمام افسران اپنی اصل جگہ پر پہلے سے ہی تعینات ہیں۔

جھنگ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں طلباء کی تعداد اور منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3200: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنے اساتذہ تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج کے لئے 20-2019 میں ڈویلپمنٹ فنڈ کتنا جاری کیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں طلباء وطالبات کی تعداد اس وقت 10142 ہے۔

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جھنگ میں اساتذہ کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

Sanctioned	147
Working	127
Vacant	20

(ج) مذکورہ کالج میں BS Block زیر تعمیر ہے جس کے لئے 57.337 ملین کے فنڈز اس سال جاری کئے جا چکے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں کرائے جانے والے ڈگری پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*3490: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں کون سے ڈگری پروگرام کرائے جاتے ہیں؟

(ب) مالی سال 2019-20 میں پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس کو کتنا بجٹ دیا گیا ہے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس مزید ڈگری پروگرام بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس، پنجاب یونیورسٹی میں جاری ڈگری پروگرام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

بی بی اے(چار سالہ پروگرام)بعد از12سالہ تعلیم

بی بی اے(دوسالہ پروگرام)بعد از14سالہ تعلیم

ایم بی اے(دوسالہ پروگرام)بعد از16سالہ تعلیم

(ب) رجسٹرار، یونیورسٹی آف دی پنجاب کے مطابق یونیورسٹی آف دی پنجاب کی جانب سے ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں رواں سال کے جاری اخراجات کے لئے 69.637 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) رجسٹرار، یونیورسٹی آف دی پنجاب کے مطابق مستقبل قریب میں ہیلے کالج آف بنکنگ اینڈ فنانس میں کوئی نیا ڈگری پروگرام جاری کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں

ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی پر اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3564: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کتنی اسامیاں عارضی طور پر پُر کی گئی ہیں؟

(د) مذکورہ یونیورسٹی کا موجودہ مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وار کتنا ہے کتنی رقم پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) مذکورہ یونیورسٹی میں اس وقت کتنے طالب علم کلاس وار تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(و) مذکورہ یونیورسٹی کے فرسٹ ائر ایف، ایس سی میڈیکل و نان میڈیکل میں داخل طالب علموں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ٹیچنگ کیڈر کی423اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 1321اسامیاں ہیں۔

(ب) اس وقت 1531اسامیاں پُر ہیں جن میں ٹیچنگ کیڈر کی 367اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 1164اسامیاں ہیں جبکہ 213اسامیاں خالی ہیں جن میں ٹیچنگ کیڈر کی 56اور نان ٹیچنگ کیڈر کی 157اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 55اسامیاں عارضی طور پر پُر کی گئی ہیں، جو نان ٹیچنگ کیڈر کی ہیں۔

(د) بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) بی اے/بی ایس سی آنرز میں 8122طالب علم، ایم اے/ایم ایس سی میں 951 طالب علم، ایم ایس/ایم فل میں 1503طالب علم اور پی ایچ ڈی میں 597طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(و) فرسٹ ائر پری میڈیکل میں 395، پری انجینئرنگ میں 387، جنرل سائنس میں 93، آئی کام (کامرس)میں74، کمپیوٹر سائنس میں177اور آرٹس میں 218طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

یونیورسٹی آف سرگودھا سے الحاق شدہ کالجز کی تعداد و طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

637: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے الحاق شدہ کالجز کی تعداد 227 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے فقط دو منظور شدہ کیمپس ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو یونیورسٹی کے ساتھ کالج الحاق کرنے کا کیا طریق کار ہے اس کا معیار کیا ہے، کیا پرائیویٹ کالج ہی affiliate ہوتا ہے اور کتنے عرصہ کے لئے کن شرائط و ضوابط پر affiliation ہوتی ہے مزید کتنے کیمپس کہاں کہاں کھولنے کا ارادہ ہے اس کے موجودہ ممبران سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے برائے سال 2018 الحاق شدہ کالجز کی تعداد 252 تھی۔ جس میں سرکاری کالجز کی تعداد 92 اور پرائیویٹ کالجز کی تعداد 160 ہے جبکہ برائے سال 2019 میں الحاق ابھی جاری ہے جس کی حتمی رپورٹ سال کے آخر میں مکمل ہو جائے گی۔

(ب) جی، ہاں! اس وقت یونیورسٹی آف سرگودھا کے دو منظور شدہ سرکاری کیمپس بھکر اور میانوالی میں واقع ہیں جو کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی ہدایت پر کھولے گئے تھے اور ان کے لئے زمین بھی پنجاب گورنمنٹ نے دی تھی۔

(ج) یونیورسٹی آف سرگودھا ہر سال الحاق و تجدید الحاق کے لئے پورے صوبے سے درخواستیں بذریعہ اشتہار طلب کرتی ہے۔ اس کے بعد یونیورسٹی کی کمیٹی برائے الحاق متعلقہ کالجز کا معائنہ کرتی ہے اور ایک جامع رپورٹ مرتب کرتی ہے جس کی روشنی میں الحاق و تجدید الحاق کا فیصلہ متعلقہ حکام کی منظوری کے بعد کیا جاتا ہے۔ جس میں سرکاری اور پرائیویٹ کالجز الحاق کے اہل ہوتے ہیں۔ الحاق کے شرائط و ضوابط ضمیمہ (الف)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یونیورسٹی آف سرگودھا میں مزید کیمپس کھولنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور شہر میں گرلز اور بوائز کالجز، یونیورسٹیز کی تعداد اور ٹیچنگ، نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

700: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کتنے کالج اور یونیورسٹیز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) پی پی۔154 لاہور میں کتنے کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان کالجوں میں کتنے طالب علم کلاس وار زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان کالجوں کی بلڈنگ کتنے کمروں، ہال اور لیبز پر مشتمل ہے کیا ان کالجوں میں مزید کمروں / کلاس رومز بنانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان کالجوں کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور ان میں تمام مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور شہر میں ٹوٹل 61 گورنمنٹ کالجز ہیں۔ جن میں 19 بوائز کالجز، 35 گرلز کالجز، پانچ کامرس کالجز اور دو خود مختار گرلز کالجز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ لاہور شہر میں واقع یونیورسٹیز کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔154 لاہور میں صرف دو کالجز واقع ہیں۔

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور

(ج) پی پی۔154 لاہور کے دونوں کالجوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبان پورہ لاہور

1) فرسٹ ائر1331، سیکنڈ ائر1439، تھرڈ ائر 472اور فورتھ ائر434ہے۔ٹوٹل تعداد3676ہے۔

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

1) فرسٹ ائر70، سیکنڈ ائر 93، تھرڈ ائر39، اور فورتھ ائر27 ہے۔ٹوٹل تعداد236ہے۔

(د) پی پی۔154 کے دونوں کالجوں کی بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔

کلاس رومز کی تعداد اٹھائیس، لیبارٹری دس اور ہال ایک ہے اور مزید آٹھ کلاس رومز کی ضرورت ہے۔

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔

کلاس رومز کی تعداد دس، کمپیوٹر لیب ایک اور ہال کوئی نہیں ہے چونکہ یہ کالج کرایہ کی بلڈنگ میں واقع ہے جس کا رقبہ ایک کنال 13 مرلے ہے اس لئے ادارے کے لئے اپنی بلڈنگ کی ضرورت ہے۔

(ہ) پی پی۔154 کے دونوں کالجز کے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل80 اسامیاں ہیں جن میں سے چار اسامیاں خالی ہیں جن پرCTIs تعینات کی جارہی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی36اسامیاں ہیں جن میں سے آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔

2) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل بارہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک اسامی پرنسپل گریڈ 20 کی ہے اس کی جگہ بی ایس۔19 کے چیف انسٹرکٹرDDO(OPS) بطور پرنسپل کام کررہے ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل گیارہ اسامیاں ہیں جن میں سے کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(و) ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں پرCTIs تعینات کی جاری ہیں تاہم سہولیات کے فقدان کو پرنسپل کی طلب کے مطابق پورا کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن میں نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

702: محترمہ خالدہ منصور: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 اور اس سے اوپر اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کیا ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کالج ہذا میں یکم جنوری 2016 سے 2018 تک کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کی بھرتی کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا، گریڈ 17 اوراس سے اوپر کے کتنے ملازمین کو NTS یا PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) اس وقت کالج ہذا میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت کالج ہذا کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مذکورہ کالج کو پنجاب حکومت نے 2012 میں یونیورسٹی کا درجہ دے دیا تھا اور اب اس کا نام گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد ہے۔

گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 اور اس سے اوپر اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں یکم جنوری 2016 سے 2018 تک جن ملازمین کو بھرتی کیا، ان کے اشتہارات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے جتنے ملازمین کو NTS یا PPSC کے ذریعے بھرتی کیا گیا اُن افراد کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت یونیورسٹی میں جو اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) رجسٹرار، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد کے مطابق یونیورسٹی جلد ہی یہ اسامیاں پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع ساہیوال: گرلز ڈگری کالج کمیر میں
لیکچرار/اسسٹنٹ پروفیسرز کی ضروریات سے متعلقہ تفصیلات

738: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز ڈگری کالج کمیر ضلع ساہیوال میں 400 سے زائد طالبات زیر تعلیم ہیں اور لیکچرارز/اسسٹنٹ پروفیسرز و CTI ودیگر سٹاف (فیکلٹی وار) ضرورت کے مطابق نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا سے اکلوتی سائنس لیکچرار کا تبادلہ کر دیا گیا اور جس کی نوکری سے فراغت افسران نے بذریعہ موبائل Whatsapp کروائی جس سے زیر تعلیم طالبات کا تعلیمی مستقبل داؤ پر لگ گیا ہے اور والدین انتہائی مضطرب ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کالج ہذا میں محکمہ نے طالبات کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے کتنے لیکچرارز/CTI,s، APs تعینات کئے ہیں اور مزید بہترین تعلیم کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن/پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال میں طالبات کی تعداد 400 سے زائد ہے یہ درست ہے کہ ٹیچنگ سٹاف ضرورت کے مطابق نہ ہے مگر 20۔ستمبر تک CTIs کی تعیناتی ہو جائے گی اور ٹیچنگ سٹاف کی کمی دور ہو جائے گی۔

(ب) پنجاب میں کسی بھی ٹیچر کا ٹرانسفر Whatsapp کے ذریعے نہیں ہوتا بلکہ HRMS Website کے ذریعے ہوتا ہے۔

(ج) طالبات کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے 20 ستمبر تک CTIs 13 کی تعیناتی ہو جائے گی اور اس طرح ٹیچنگ سٹاف کی کمی دور ہو جائے گی۔ بہترین تعلیم کے لئے روزانہ کی بنیاد پر طالبات کی حاضری لگوائی جاتی ہے طالبات کی بہترین تعلیم کے لئے ڈائریکٹر کالجز اور ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز وقتاً فوقتاً وزٹ کرتے رہتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں طالبات کی شمولیت کو یقینی بنایا گیا، اساتذہ کو لیکچر پلاننگ کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کر کے لیکچر پلان بنوائے گئے، طالبات کی کارکردگی سے والدین کو آگاہ کیا گیا اور Parents Teacher میٹنگ کا اہتمام کیا گیا ریگولر بنیادوں پر ٹیسٹ لئے گئے اور رزلٹ سے والدین کو آگاہ کیا گیا۔

ضلع ساہیوال: کمیر شریف میں
بوائز اور گرلز کالج میں اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

742: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کمیر شریف میں موجود بوائز کالج اور گرلز کالج میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) محکمہ کب تک لیکچرار / پروفیسرز کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج و بوائز ڈگری کالج کمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی۔ مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار		
	پروفیسر	0
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	پرنسپل
2	اسسٹنٹ پروفیسر	ایجوکیشن، عربی
3	لیکچرار	فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، پول سائنس، انگلش، کامرس، سٹیٹ، اردو، فزیکل ایجوکیشن، لائبریری سائنس،

گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیول میں نان ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

ہیڈ کلرک، جونیئر کلرک، کیئر ٹیکر، جونیئر لیکچرار اسسٹنٹ، لائبریری کلرک، لیبارٹری اٹینڈنٹ، نائب قاصد، مالی، چوکیدار، سویپر گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل ذیل اسامیاں خالی ہیں:

نمبر شمار		
	پروفیسر	0
1	ایسوسی ایٹ پروفیسر	0
2	اسسٹنٹ پروفیسر	ریاضی، انگلش
3	لیکچرار	فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، عربی، اکنامکس، ایجوکیشن، جغرافیہ، فزیکل ایجوکیشن، اسلامیات، ہوم اکنامکس، لائبریری سائنس، اردو،

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیول میں نان ٹیچنگ سٹاف کی درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

لائبریری کلرک، لیکچرار اسسٹنٹ، کیئر ٹیکر، مالی، لیبارٹری اٹینڈنٹ، نائب قاصد، چوکیدار، سویپر۔

(ب) معاملہ زیر غور ہے اور جلد ہی PPSC کو لیکچرار اور پروفیسر کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن بھجوادی جائے گی۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیوال کے مالی سال19-2018میں -/13461465روپے مختص کئے گئے تھےاور مالی سال20-2019میں -/7150000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کمیر ٹاؤن ساہیوال کے مالی سال19-2018میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی اور مالی سال 20-2019میں-/18309000روپے مختص کئے گئے ہیں۔

صادق آباد: بوائز و گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج میں پروفیسر / لیکچرار کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

744:سید عثمان محمود: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صادق آباد میں (بوائز و گرلز) میں پروفیسرز / لیکچرارز کی کل کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُر کب سے کتنے CTIs کام کررہے ہیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) صادق آباد میں گیارہ اسامیاں خالی ہیں۔

خالی اسامیاں

نمبر شمار	سیٹ	عہدہ	خالی ہونے والی کی تاریخ	تعداد
1۔	انگلش	ایسوسی ایٹ پروفیسر	18-12-2017	01
2۔	عربی	ایسوسی ایٹ پروفیسر	18-12-2017	01
3۔	نفسیات	اسسٹنٹ پروفیسر	09-06-2009	01
4۔	زولوجی	اسسٹنٹ پروفیسر	01-03-2017	01
5۔	تاریخ	اسسٹنٹ پروفیسر	04-02-2016	01
6۔	فزیکل ایجوکیشن	لیکچرار	16-02-2006	01
7۔	نفسیات	لیکچرار	03-09-2015	01
8۔	پولیٹیکل سائنس	لیکچرار	06-07-2011	01

9۔	زوالوجی	لیکچرار	12-01-2016	01
10۔	اردو	لیکچرار	28-08-2018	01
11۔	اردو	لیکچرار	12-02-2009	01

(ب) مختلف سیٹوں پر مختلفCTIs 2009 سے کام کر رہے ہیں۔

2017-18 میں(09)CTIs بھرتی ہوئے۔

2018-19 میں(03)CTIs بھرتی ہوئے۔

2019-20 میںCTI کی بھرتی کے لئے لیٹر بھیج دیا گیا ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئےSTR کے مطابقrationalization process شروع ہو چکا ہے جو جلد مکمل کر لیا جائے گا تاہم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ عارضی طور پر پانچ ہزار(College Teaching Internees(CTIs بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور یہ عمل بھی جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع رحیم یار خان میں نئے کالجز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

745:سید عثمان محمود: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان تقریباً50لاکھ آبادی کا بہت بڑا ضلع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ہذا کی آبادی کے مطابق یہاں بوائز و گرلز ڈگری کالجز کی تعداد انتہائی کم ہے جس کی وجہ گریجویٹس کی ضلع ہذا میں انتہائی کمی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت ضلع ہذا کے کن کن شہروں میں کون کون سے کالج کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع رحیم یار خان کی آبادی2017 کی مردم شماری کے مطابق4814000 ہے۔

(ب) آبادی کی ضروریات کے مطابق کالجز کی تعداد مناسب ہے۔ اس وقت بائیس بوائز و گرلز ڈگری کالجز تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں۔اس وقت چھ کالجز ضلع بھر میں پوسٹ گریجویٹ میں ایم اے، ایم ایس سی کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	کالج	تعداد
1۔	بوائز کالجز	06
2۔	گرلز کالجز	11
3۔	کامرس کالجز بوائز	04
4۔	کامرس کالج برائے خواتین	01

(ج) ضلع ہذا میں حکومت پنجاب نے اس سال تین نئے کالجز میں کلاسز کا آغاز کیا ہے۔

1) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میاں والی قریشیاں تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔

2) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان۔

3) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج سہجہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان۔

نیز گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ سمابہ تحصیل و ضلع رحیم یار خان تکمیل کے مراحل میں ہے اور مزید پانچ نئے کالجز کی فزیبلٹی رپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو جمع کروائی جاچکی ہیں۔

صوبہ بھر میں پرائیویٹ اور سرکاری وومن یونیورسٹیز کی تعداد اور افسران و ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

765: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری اور پرائیویٹ وومن یونیورسٹی کتنی کہاں کہاں چل رہی ہیں ان وومن یونیورسٹی کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان یونیورسٹی میں کتنی باقاعدہ چارٹرڈ یونیورسٹی ہیں اور کتنی غیر قانونی چل رہی ہیں؟

(ج) ان یونیورسٹی کی وائس چانسلر، رجسٹرار، کنٹرولر، ٹریژرز اور دیگر Keys، پوسٹ پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ مع تعلیم و تجربہ بتائیں؟

(د) کیا وہ تمام ملازمین مطلوبہ تعلیم اور تجربہ کے حامل ہیں؟

(ہ) کیا ان ملازمین کی تقرریاں قانونی اور میرٹ پر ہوئی ہیں؟

(و) ان یونیورسٹی کے سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری وومن یونیورسٹیز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
2) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ
3) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد
4) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی
5) یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس، لاہور
6) گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی، بہاولپور
7) وومن یونیورسٹی، ملتان
8) راولپنڈی وومن یونیورسٹی، راولپنڈی

مزید برآں، صوبہ بھر میں خواتین کی کوئی پرائیویٹ یونیورسٹی کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) درج بالا تمام یونیورسٹیز پنجاب حکومت سے منظور شدہ ہیں اور کوئی بھی غیر قانونی نہیں ہے۔

(ج) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں، راولپنڈی وومن یونیورسٹی، راولپنڈی حال ہی میں قائم کی گئی ہے اس لئے اس یونیورسٹی میں تاحال کوئی عملہ تعینات نہ ہے۔

(د) متعلقہ یونیورسٹیز کے رجسٹرار صاحبان کے مطابق تمام ملازمین مطلوبہ تعلیم اور تجربہ کے حامل ہیں۔

(ہ) متعلقہ یونیورسٹیز کے رجسٹرار صاحبان کے مطابق تمام تقرریاں قانونی اور میرٹ پر ہوئی ہیں۔

(و) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آن لائن کالج ایڈمشن سسٹم پورٹل سے متعلقہ تفصیلات

794: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آن لائن کالج ایڈمشن سسٹم پورٹل کیا ہے آخری بار اسے کب اپ ڈیٹ کیا گیا؟

(ب) اس سسٹم سے طالب علموں کو کیا فائدہ ہوتا ہے اور کیا اس پر جدید ریسرچ بھی دستیاب ہے؟

(ج) کیا کوئی ایسا طریق کار موجود ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس سسٹم سے روزانہ کتنے افراد فائدہ اٹھاتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ(جناب یاسر ہمایوں):

(الف) آن لائن کالج ایڈمیشن سسٹم طلباء و طالبات کو فراہم کی جانے والی ایک بہترین سہولت ہے وہ گھر بیٹھ کر آن لائن ایڈمیشن کے ذریعے مختلف کالجز میں اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ یہ سسٹم 24 گھنٹے طلباءو طالبات کو سہولت فراہم کرتا ہے یہاں تک کہ چھٹیوں میں بھی طلباء اس سسٹم سے فائدہ اُٹھاسکتے ہیں۔ بہترین مثال یہ ہے کہ عیداضحیٰ، 14 اگست اور محرم الحرام کی چھٹیوں کے دوران 1000 سے زائد طلباء نے درخواستیں جمع کروائیں۔ آن لائن درخواستوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد طلباء کی میرٹ لسٹ اور ایڈمیشن درخواستوں کو اپ ڈیٹ کیا جارہا ہے۔ جو کہ نومبر کے پہلے ہفتے میں ختم ہو جائے گا۔

(ب) اس سسٹم سے طلباءوطالبات کو کالج نہیں جانا پڑتا وہ کسی بھی شہر و جگہ بیٹھ کر آن لائن سسٹم کی سہولت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس طرح سفری اخراجات اور وقت بھی بچ جاتا ہے۔ اُن کو پنجاب کے تمام کالجز کے بارے میں آن لائن سسٹم سے معلومات مل جاتی ہیں۔ اس پر جدید ریسرچ بھی دستیاب ہے۔ آن لائن سسٹم کے زریعے کالجز کے بارے میں بھی معلومات مل جاتی ہیں۔

(ج) اس سسٹم سے روزانہ تقریباً آٹھ ہزار طلباء نے فائدہ اُٹھایا۔ آن لائن سسٹم پر روزانہ جمع ہونے والی درخواستوں کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔

سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

825: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کا یہ طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بسا اوقات وائس چانسلرز کی تعیناتی تاخیر کا شکار ہو جاتی ہے؟

(ج) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کی تاخیر کا شکار ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تقرری متعلقہ یونیورسٹی کے ایکٹ / آرڈیننس کے تحت ہوتی ہے، جس کے مطابق سب سے پہلے سرچ کمیٹی قائم کی جاتی ہے، اس کے بعد اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔امیدواروں کی درخواست وصول کرنے اور ان درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد سرچ کمیٹی منتخب امیدواروں کا انٹرویو کرتی ہے۔بعد از انٹرویو، میرٹ کے حساب سے پہلے تین امیدواروں کا پینل گورنر / چانسلر کی منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔گورنر / چانسلر کی منظوری کے بعد محکمہ اعلیٰ تعلیم، حکومت پنجاب، کامیاب امیدوار کا بطور وائس چانسلر، نوٹیفکیشن کر دیتا ہے۔

(ب) وائس چانسلر کا تقرر ایک طویل اور پیچیدہ عمل ہے، اخبارات میں اشتہار دینے سے لے کر کامیاب امیدوراں کے انٹرویو تک مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس کے باعث بعض اوقات دیر ہو جاتی ہے لیکن وائس چانسلر کی سیٹ خالی نہیں چھوڑی جاتی اور عارضی طور پر اس کا چارج سینئر پروفیسر کو دے دیا جاتا ہے۔

(ج) وائس چانسلر کی پوسٹ کے لئے نہ صرف اندرون ملک، بلکہ بیرون ملک سے بھی کثیر تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی ہیں جن کی جانچ پڑتال کرنا کافی وقت طلب امر ہے۔موجودہ حکومت نے ایک سال کے قلیل عرصہ میں پنجاب بھر کی تمام سرکاری یونیورسٹیوں میں مستقل وائس چانسلرز کا تقرر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ
برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب سپیکر!6بج کر55منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

لاہور: تھانہ آر اے بازار کینٹ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات

چودھری اختر علی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 19۔ جنوری 2020 کو مشتاق نامی تاجر سے چوکی نادرآباد تھانہ آر اے بازار کینٹ کی حدود میں گھر جاتے ہوئے دو مسلح افراد نے موٹر سائیکل چھین لیا اور ساتھ 13 لاکھ 80 ہزار روپے لوٹ لئے۔ اس بابت ساؤتھ کینٹ پولیس سٹیشن میں درخواست مورخہ 19۔ جنوری 2020 کو جمع کروائی گئی مگر پولیس نے ابھی تک ایف آئی آر کا اندراج نہیں کیا اور ملزمان بھی گرفتار نہیں کر رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس مقدمہ کی ایف آئی آر کا اندراج، ملزمان کی گرفتاری اور ان سے ریکوری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب سپیکر! میں نے 21۔ جنوری کو یہ توجہ دلاؤ نوٹس اسمبلی میں submit کیا اور یہ 27۔ جنوری کو اسمبلی کے ایجنڈے پر تھا۔ یہ واقعہ 18۔ جنوری کی رات کو ہوا، 19۔ جنوری کو تھانے میں complaint گئی۔ میرے یہ نوٹس ڈالنے کے بعد جب اسمبلی سے معاملہ pursue کیا گیا تو اس کی ایف آئی آر درج کر لی گئی لیکن ایک مہینہ گزرنے کے باوجود اس کی کوئی انوسٹی گیشن نہیں ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں۔ پہلے وزیر قانون سے جواب لے لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس واقعہ کی طرف معزز ممبر نے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونما ہوا۔ اس واقعہ کی ایف آئی آر کا اندراج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ درخواست دہندہ مشتاق سبحانی کی درخواست پر مقدمہ نمبر 2020/101 مورخہ 24-01-2020 بجرم 392 ت پ تھانہ جنوبی چھاؤنی درج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی درست ہے اور جس طرح معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے کہ یہ واقعہ 19 تاریخ کا ہے اور اس کے مقدمہ کا اندراج delay ہوا ہے اُس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ جو رقم چھینی گئی ہے اُس کے متعلق confusion پایا جا رہا تھا۔ ابتدائی طور پر تھانے میں یہ رپورٹ دی گئی کہ 20 لاکھ روپیہ چھینا گیا لیکن جب اس کی چھان بین کی گئی تو مدعی نے اپنا بیان بدل کر رقم 13 لاکھ 80 ہزار بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اس میں تین چار دن کی delay ہوئی ہے اور آج جب میں اس توجہ دلاؤ نوٹس کی briefing لے رہا تھا تو متعلقہ ایس پی انویسٹی گیشن تشریف لائے ہوئے تھے اور most probably وہ اس وقت بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں باقاعدہ طور پر یہ ہدایت کی ہے کہ جب ہم یہ claim کرتے ہیں کہ ایف آئی آر کے اندرج میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی تو پھر یہ رکاوٹ کیوں ڈالی گئی اور یہ delay کیوں ہوا؟ اس سلسلے میں ایس پی انویسٹی گیشن جب باقی مقدمے کی تفتیش کریں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس مسئلے پر بھی responsibility fix کریں گے کہ یہ delay کیوں ہوئی اور جو ذمہ دار پائے گئے قانون کے مطابق اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !فاضل منسٹر صاحب نے اس میں بتایا ہے اور اعتراف بھی کیا ہے کہ ایف آئی آر کے اندراج میں delay ہوا ہے لیکن ان کا یہ جو اعتراض ہے کہ 20لاکھ روپے کی رقم show کی گئی تو شکایت اس تھانے میں موجود ہے جس پر 13لاکھ 80ہزار روپے ہی لکھا ہوا ہے 20لاکھ روپے نہیں تھا۔ میں نے جب یہاں notice دیا تو اس کے بعد FIR کا اندراج ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہر آدمی کے پاس ایم پی اے نہیں ہوتا اور ہر آدمی کی فریاد ہاؤس میں سنی بھی نہیں جاتی۔ یہ ایک general principle ہے۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک بات ہے۔ اس میں مقصد یہ تھا کہ آپ کے توجہ دلاؤ نوٹس پر فوری ایکشن ہو۔ اب اس پر کم از کم ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اور اس پر وزیر قانون نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کو اب pursue کیا جا رہا ہے اور جو تفتیش کر رہے ہیں وہ بھی یہاں اسمبلی میں موجود ہیں اور وہ بھی سن رہے ہیں۔ اس کی تفتیش جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے گی، سارے ملزم پکڑے جائیں گے اور ریکوری بھی ہو گی۔ یہ بات ابھی جناب محمد بشارت راجہ نے کہی ہے اس لئے یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 424 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 444 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 449 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

قصور: الہ آباد تلونڈی میں چوری

449: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 4۔فروری 2020 کی خبر کے مطابق الہ آباد قصور کے نواحی علاقہ تلونڈی کے نزدیک ڈاکو احمد کے گھر کے تالے توڑ کر تین لاکھ کی نقدی، سات تولہ طلائی زیورات اور قیمتی سامان لے گئے؟

(ب) کیا اس کا مقدمہ درج ہوا ہے تو کن کن دفعات کے تحت کس تھانہ میں درج ہوا ہے اس کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ اس کیس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس واقعہ کا مقدمہ درج ہو چکا ہے۔ اس کی ایف آئی آر نمبر20/95 مورخہ 03-02-2020 بجرم 454, 380 ت پ تھانہ الہ آباد ڈسٹرکٹ قصور درج ہو چکی ہے۔ اس میں تفتیش بھی ہو رہی ہے۔ آج بریفنگ کے دوران مجھے متعلقہ تفتیشی آفیسر نے بتایا ہے کہ تفتیش کے دوران مدعی فریق نے طارق نامی آدمی اور اس کے تین بھائیوں پر شک وشبہ کا اظہار کیا ہے۔ اب ان کو شامل تفتیش کیا جارہا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان کو شامل تفتیش کر کے کوشش کی جائے گی کہ اس مقدمہ میں ریکوری بھی کی جائے، ملزمان کا چالان کیا جائے اور قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے۔ اس پر کام ہو رہا ہے انشاء اللہ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ چند روز قبل میرے ایک سیکرٹری محمد سیف کے گھر میں بھی کم وبیش دس بارہ افراد داخل ہوئے۔ وہ کھڈیاں شہر تھانہ کھڈیاں کی حدود میں رہتے ہیں۔ مسلح افراد نے پورے خاندان کو gun point پر ایک کمرے میں محبوس کیا، سارا گھر لوٹا، ان پر تشدد کیا، مار پیٹ کی اور سارے گھر سے لاکھوں روپے کا سامان، نقدی اور زیورات اٹھا کر لے گئے۔ وہ جاتے ہوئے یہ بھی کہہ کر گئے کہ اگر تم نے ہمارا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو تمہیں جان سے مار دیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے اس پر بھی توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں آٹھ دس افراد داخل ہوں اور gun point پر انہیں لوٹیں تو ان پر ڈکیتی کا پرچہ زیر دفعہ 392 ت پ درج ہونا چاہئے اور اگر پانچ سے زیادہ افراد ہیں تو زیر دفعہ 395 ت پ مقدمہ درج ہونا چاہئے لیکن reluctance of police کو دیکھیں کہ تعزیرات پاکستان 379 اور 380 کی دفعات کے تحت مقدمات درج کئے جاتے ہیں جو چوری کے زمرے میں آتے ہیں۔ ڈکیتی کی واردات کو چوری میں convert کرنے کا ایک خوفناک trend بن گیا ہے۔ یہاں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت خراب ہے۔

جناب سپیکر!ہماری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ درخواست ہو گی کہ مہربانی کر کے اس پرserious noticeلیں اور ان مقدمات کے متعلق پوچھیں اور تصدیق کریں کہ کیا جوoccurrenceہے وہ اپنے طور پرdepictکرتا ہے کہ یہ واردات ڈکیتی کی ہے پھر اس پر چوری کی دفعات کے تحت مقدمے کا اندراج ہوناit selfاس سائل کے ساتھ زیادتی ہے اور یہ اس trendکو بڑھاوادیتی ہے۔

جناب سپیکر!میری اس معاملہ میں بڑیhumble requestہوگی کہ مقدمہ 20/11کا ریکارڈ بھی منگوائیں۔ابھی تک اتنےheinous crimeکے بعد ایک accused بھی سامنے نہیں آ سکا۔اس وقت investigationsکی کیا صورتحال ہے۔ اس وقت بڑے خوف و ہراس کی فضا ہے۔ روزانہ رات کو لوگوں کے گھروں میں دس دس افراد دندناتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ ایک واردات نہیں ہے۔ آپ صرف ڈسٹرکٹ قصور کا پچھلے دوماہ کا ریکارڈ منگوالیں۔ اسی طرز پر کی گئی کم از کم پانچ یا سات وارداتیں ہوئی ہیں۔ یہlawlessnessکی صورتحال بنی ہوئی ہے جس پر گورنمنٹ کیserious attentionکی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!ملک محمد احمد خان نے خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اس طرح کے واقعات کے مقدمات میںrelevant دفعات نہیں لگائی جاتیں۔

جناب سپیکر!میں ملک محمد احمد خان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہاں پر انوسٹی گیشن کے جو لوگ موجود ہیں میں نے ان سے بھی یہ کہا ہے کہ اس امر کو دیکھیں کہ relevant دفعات کیوں نہیں لگائی گئیں چونکہ مقدمہ کی تفتیش ہو رہی ہے تفتیش کے دوران اگر وہ relevantدفعات لگنی ضروری ہوئیں جن کا ملک محمد احمد خان نے اشارتاً کہا ہے تو ان کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انشاءاللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ ضلع قصور میں مجموعی طور پر اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے اس کے متعلق ملک محمد احمد خان نے اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی کارروائی مسلسل عمل ہے۔ بعض اوقات کرائم میں hype آتی ہے اور کبھی گراف نیچے چلا جاتا ہے لیکن میں ان کی اور معزز ایوان کی اطلاع کے لئے آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹی چونیاں میں تین گینگ ہم نے bust کئے ہیں، چودہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور بارہ لاکھ روپے کی ریکوری کی گئی ہے۔ صدر چونیاں میں ایک گینگ bust ہوا، پانچ ملزمان گرفتار اور تیس لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ چھانگا مانگا میں تین گینگ bust ہوئے، پانچ لوگوں کو گرفتار اور اٹھائیس لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ الہ آباد میں تین گینگ bust ہوئے، سات لوگوں کو گرفتار اور ساڑھے چھ لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ اسی طرح کنگن پور میں ایک گینگ bust ہوا، چھ لوگوں کو گرفتار اور تقریباً ساٹھ ہزار روپے اور ایک موٹر سائیکل ان سے برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس اپنے طور پر کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید efforts کے لئے ڈی پی او قصور کو لکھا جائے گا کہ ان کے ضلع میں کرائم میں اضافے کا جو general trend ہے اس کو روکنے کے لئے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! جناب محمد بشارت راجہ اس کو take up کر رہے ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 20/93 محترمہ شاہین رضا کی ہے۔ محترمہ! اسے پڑھیں۔

گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین کے لئے
سستے داموں زمین خرید کر مہنگے داموں فروخت کرنے کا انکشاف

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے پولیس ملازمین کی بہبود کے لئے نہ صرف باقاعدہ ویلفیئر فنڈ رکھا ہوتا ہے

بلکہ ہر ضلع اور ڈویژن میں ان کا شعبہ بھی بنایا ہوتا ہے اور حکومت ہمیشہ کوشاں ہوتی ہے کہ حتیٰ الوسع ملازمین کی بہتری کے اقدامات کئے جائیں۔ اسی کے پیش نظر گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین وافسران کی ویلفیئر کے لئے ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ اور شاہ نواز ولد عبدالغنی موضع میر کوہ کے درمیان سستے رہائشی پلاٹس کی بابت ایک MOU سائن ہوا جس کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں تعینات تمام پولیس ملازمین بشمول CTD, PHP اور سپیشل برانچ بھی شامل ہے، کے گریڈ ایک سے گریڈ 18 کے ملازمین شامل ہیں جنہیں نزد نندی پور نہر رعایتی پلاٹ دینے تھے۔ معاہدے کے مطابق شاہ نواز ولد عبدالغنی نے یہ زمین بارہ لاکھ روپے فی ایکڑ میں ریجنل پولیس آفیسر کے hand over کرنا تھی لیکن جب درخواست دینے کے لئے فارم تیار کیا گیا اس کے مطابق پانچ مرلہ پلاٹ کی قیمت مبلغ تین لاکھ روپے، سات مرلہ پلاٹ کی قیمت چار لاکھ 90 ہزار اور دس مرلہ پلاٹ کی قیمت مبلغ سات لاکھ روپے مقرر کی گئی۔ اس ریٹ کے حساب سے تو فی ایکڑ کی قیمت ایک کروڑ بارہ لاکھ روپے بنتی ہے حالانکہ اصل قیمت بارہ لاکھ فی ایکڑ ہے۔ متعلقہ ریجنل پولیس آفیسر اور شاہ نواز ولد عبدالغنی کے اس اقدام سے پولیس ملازمین کی تو کوئی ویلفیئر نہیں ہوئی بلکہ فی ایکڑ ایک کروڑ روپیہ کمائی کر کے کسی اور کی ویلفیئر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! ویلفیئر کا مقصد تو یہ تھا کہ جس ریٹ پر زمین خریدی گئی ہے اسی ریٹ پر درخواست دینے والے ملازمین کو پلاٹ دیئے جاتے تاکہ ان کی صحیح معنوں میں ویلفیئر ہوتی اور وہ بے چارے سر چھپانے کے لئے چھت بنا لیتے لیکن یہاں تو سارا سسٹم ہی اُلٹ ہے اور پولیس ملازمین کی ویلفیئر کی بجائے کسی اور کی ویلفیئر ہو رہی ہے۔ اس اقدام سے گوجرانوالہ ڈویژن کے پولیس ملازمین میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دے دیں تو میں کچھ statement بھی دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ اس کا آڈٹ ہونا چاہئے کیونکہ ہماری گورنمنٹ ہر چیز کو transparent کرتی ہے۔ یہ matter پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں آنا چاہئے اور ایک سپیشل کمیٹی بھی بنی چاہئے۔ یہ زمین بڑی سرسبز تھی جو دو شہروں میں آتی ہے۔ ایک گوجرانوالہ نندی پور اور ایک ڈسکہ میں آتی ہے۔ اگر معاملہ GDA میں جاتا اور صحیح منصوبہ بندی ہوتی تو ہماری زرخیز زمین بھی بچ جاتی اور پولیس ملازمین کو سستے پلاٹ بھی مل جاتے۔ ان پولیس افسران کو اگر سستے پلاٹ دینے تھے تو اس طرف توجہ دلائی جاتی لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس کے لئے سپیشل کمیٹی بنائیں اور اس کا آڈٹ بھی کروائیں تاکہ transparency ہو۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن جائے تاکہ ساری چیزیں سامنے آجائیں۔ اس حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے یہ تحریک التوائے کار ابھی ملی ہے جس کا میں ڈیپارٹمنٹ سے جواب لے کر ہی کوئی بات کر سکتا ہوں لیکن جو آپ کا حکم ہو گا اُس پر تعمیل ہو گی۔ اگر آپ سپیشل کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر ہم ایک سپیشل کمیٹی وزیر قانون کی سربراہی میں بنا دیتے ہیں۔ اس کمیٹی کے ممبران نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، جناب محمد عون حمید، جناب خیال احمد، سید حسن مرتضیٰ، رئیس نبیل احمد، جناب محمد ارشد ملک، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب ساجد احمد خان ہوں گے۔ جناب محمد بشارت راجہ! اس کمیٹی کی ایک ماہ کے اندر رپورٹ دی جائے لیکن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا آڈٹ بھی ذہن میں رکھنا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہ السلام
کی شان میں گستاخی کرنے والے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ میں اس مقدس ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ایک شخص جس کا نام محمد ابراہیم قادری ہے جس کا سابقہ نام جارج مسیح تھا۔ اس شخص نے خداوند یسوع مسیح ناصری کے کردار اور ذات پر بڑی گندی زبان استعمال کی ہے اور گندے لفظ استعمال کئے ہیں جو غلاظت اور گندگی سے بھرے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ یسوع مسیح کی والدہ محترمہ مقدسہ مریم کی ذات اور کردار پر بڑی عجیب قسم کی باتیں کی ہیں جن کو ہم سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یہاں پر اگر میں اس کی ریکارڈنگ سنانا چاہوں تو ہمارے مقدس ایوان میں جتنے بھی پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں وہ میرے خیال میں سننا بھی نہیں چاہیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر قانون، رانا محمد اقبال خان اور اپنی پارٹی کے ممبران سے بھی بات کی ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور وزیر قانون سے یہ humble request کرتا ہوں کہ اس شخص کے خلاف سخت ایکشن لیں جس کی ویڈیو بھی میرے پاس موجود ہے۔ میں یہاں سنانا چاہوں تو سنا سکتا ہوں لیکن میں یہ مناسب نہیں سمجھتا۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ ویڈیو جناب محمد بشارت راجہ دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ یہ ویڈیو وزیر قانون کو دے دیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! اس کے بعد اس شخص کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور قانون کے مطابق اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ بہت مہربانی

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! اس ویڈیو کو دیکھ لیجئے گا۔ تحریک التوائے کار نمبر 68/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

صحافی کالونی ہربنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ گزشتہ دنوں پریس کلب لاہور کے الیکشن میں تمام صحافی برادری مصروف تھی کہ صحافی کالونی ہربنس پورہ کے بلاک نمبر C کے پلاٹ نمبر 107 اور 108 پر ماجد، سلیم ڈوگر، قمر، قلندر، ظفر و دیگر 15/10 افراد نے ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی جس پر پنجاب جرنلسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے اسٹیٹ آفیسر نے نہ صرف 15 پر call چلوائی بلکہ ملزمان کے خلاف تھانہ ہربنس پورہ میں مقدمہ کے اندراج کے لئے بھی درخواست گزاری لیکن متعلقہ پولیس نے ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی اور نہ ہی کوئی کارروائی کی جس کی وجہ سے ملزمان مزید دلیر ہو رہے ہیں۔ مذکورہ پلاٹوں کے الاٹیوں نے 22۔ جنوری 2020 کو ناجائز قابضین کے خلاف درخواست گزاری جس پر پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی تاہم 30۔ جنوری 2020 کو مذکورہ پلاٹوں کے الاٹی پنجاب جرنلسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے پٹواری اور دیگر عملہ کے ہمراہ پلاٹوں کی پیمائش کروا رہے تھے کہ مذکورہ بالا ناجائز قابضین نے بزور اسلحہ انہیں پلاٹوں کی پیمائش سے نہ صرف روکا بلکہ سنگین نتائج کی دھمکیاں بھی دیں جس پر الاٹیوں نے 15 پر call کی تو پولیس موقع پر آئی اور سب کو تھانہ بلا لیا لیکن تاحال ملزمان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ پولیس ملزمان کی پشت پناہی کر رہی ہے جبکہ حکومت کی رِٹ کمزور ہے اور صحافیوں کے پلاٹوں پر ناجائز قبضہ کیا جا رہا ہے جس کے باعث بالخصوص صحافی بھائیوں میں اور بالعموم عوام میں شدید اضطراب اور پریشانی پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے یہ تحریک التوائے کار ابھی ملی ہے اور سید حسن مرتضیٰ فرما رہے تھے تب میں پڑھ بھی رہا تھا۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ کہ سید حسن مرتضٰی نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے اس میں صحافیوں سے زیادہ گورنمنٹ کا اپنا مسئلہ اس لحاظ سے ہے کیونکہ گورنمنٹ اس بات پر committed ہے کہ ہم نے صحافی برادری کو پلاٹس دینے ہیں اور اس سلسلے میں اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ لاہور پریس کلب کے عہدیداران اور ممبران حضرات اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ ایک طویل عرصے کے بعد بڑی تندہی کے ساتھ اس طرف گامزن ہے کہ ہم نے اپنی صحافی برادری کے ساتھ جو commitments کی ہوئی تھیں اُن کو ہم پورا کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میں اِن سے اختلاف نہیں کرتا جو انہوں نے فرمایا ہے کیونکہ ظاہری بات ہے کہ انہوں نے حقائق پر مبنی بات کی ہے لیکن میں استدعا یہ کروں گا کہ اس کو کل تک pending کر دیا جائے تاکہ میں رپورٹ لے لوں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کل رپورٹ آنے کے بعد نہ صرف ناجائز قابضین کے خلاف پرچہ درج کیا جائے گا بلکہ جو پلاٹ ناجائز قبضے میں ان کے پاس ہیں وہ بھی واگزار کروائے جائیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ کوئی رعائت نہیں برتی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تحریک التوائے کار میں دیئے گئے مسئلہ کو حل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے حلقے کے ایک issue کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین!شکریہ۔میرے حلقے میں ایک جگہ امین پور بنگلہ ہے جہاں پر آج تحصیلدار اور اے سی صاحب تشریف لائے اور انہوں نے وہاں پر ایک سو گھروں کو خالی کرنے کا کہا ہے کہ کل انہیں گرا یا جائے گا۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ کچی آبادی ہے لیکن ان لوگوں کے پاس، میں حلفاً عرض کر رہا ہوں کہ ان کے بیٹھنے کی گنجائش کہیں نہیں ہے اور وہ بے چارے صدیوں سے وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ بھی نہیں ہے کہ وہ سو فیصد میرے ووٹر ہیں شاید ان میں سے کسی نے مجھے بھی ووٹ دیا ہو گا لیکن میں اس بات کا بھی حلف دیتا ہوں کہ اکثریت ان کی میرے خلاف تھی مگر ان غریبوں کے وہاں پر گھر ہیں اور نہ ہی ان کی چھت ہے۔ان کے پاس alternate کوئی چیز نہیں ہے، وہ غیر کاشتکار ہیں اور غیر زمیندار ہیں۔غریب آدمی ہیں جن میں سے کوئی ریڑھی لگاتا ہے، کوئی ٹھیلہ لگاتا ہے، کوئی مزدوری کرتا ہے اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہا ہے۔میں ان کے گھروں میں گیا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تو اگر اس ہاؤس نے کوئی دخل اندازی نہ کی تو ان سے کل وہ چھت چھن جانی ہے اور وہ ایک سو گھر کل گر جانے ہیں۔

جناب چیئر مین !وزیر قانون سے میری humble سی گزارش ہے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں کہ ان غریبوں کے گھر بچالیں جو کہ صبح گر جانے ہیں۔بس اتنی سی گزارش ہے اور میں جتنی بھی repetition کر تا رہوں تو بات یہی ہے کہ ان کے گھر گر رہے ہیں۔اگر آپ بچا سکتے ہیں تو ان کو بچالیں اور اس مسئلے کا جو بھی حل نکل سکتا ہو تو حکومت کوئی مہربانی کرے۔

جناب چیئر مین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! بنیادی طور پر تو یہ مسئلہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن سید حسن مرتضیٰ نے چونکہ اس point کو اُٹھایا ہے تو میں اجلاس کے بعد اس پر رپورٹ لے کر سید حسن مرتضیٰ سے بھی discuss کرلوں گا اور جس حد تک ممکن ہو سکا انشاء اللہ تعالیٰ ان کو accommodate کیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!اے سی چنیوٹ کو کہہ کر اس گرانے کے عمل کو pending کروالیں اور وزیر قانون اس matter کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ!وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ آپ ان کے آفس میں اجلاس کے بعد چلے جائیں کیونکہ ہماری حکومت کی بھی پالیسی ہے کہ وہ گھروں کو مسمار نہیں کرے گی۔ وزیر قانون انشاءاللہ اس معاملے کو دیکھیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ آج میں اسمبلی اجلاس کے لئے آیا تو 4:00بجے مجھے ساہیوال سے فون آیا کہ میرا گھر جو کہ جی ٹی روڈ پر سپریم ہاؤس کے نام سے ہے، اس پر، میرے دفتر، میری فلور ملز اور دوسرے premises میں اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال نے انٹی کرپشن کے ہمراہ اور دیگر فورسز کے ہمراہ raid کیا ہے۔ جب ان سے اس حوالے سے استفسار کیا گیا اور پوچھا گیا تو وہ ایک قافلے کے ساتھ اُدھر تشریف لائے اور بدتمیزی کی گئی اور ہمیں پتا ہی نہیں کہ کس وجہ سے یہ raid کیا گیا۔ ابھی تک مجھے نہیں پتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اگر اس حکومت میں "اس ریاست مدینہ" میں ایک ممبر پارلیمنٹ کا یہ حال ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ کاردار نے
جناب محمد ارشد ملک پر "ریاست مدینہ" کا لفظ استعمال کرنے پر آوازیں کسیں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!یہ جو بے لگام ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک!وہ کسی فلور ملز میں گئے تھے یا گھر میں گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!میں دوبارہ عرض کرتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین!یہ اپنی تقریر کے ہر جملے میں "ریاست مدینہ" پر کیوں تنقید کرتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین!انہیں کہیں کہ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House please, order in the House, order in the House.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین!انہیں کہیں کہ کبھی توseriousہو جائیں۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک!آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین!یہ میرا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ سب کے گھروں کا معاملہ ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: شکریہ،جی،جناب محمد بشارت راجہ!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: میں نے پہلے جناب محمد بشارت راجہ کو بات کرنے کا کہا ہے اس لئے جناب سمیع اللہ خان!آپ بعد میں بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ):جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ ان کے ایک معزز ممبر نے بات کی اور میں نےpositively respondکیا۔اس سے پہلے ہمارےminorityکے بھائی نے بات کی تو میں نےpositively respondکیا۔

جناب چیئر مین!آج جب وقفہ سوالات میں میرے بھائی بات کر رہے تھے تو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں،میرے بھائی بھی میرے لئے قابل احترام ہیں جو کہ انہیں کہہ رہے تھے کہ "یہ جھوٹ بول رہا ہے"،"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

جناب چیئر مین!میں نے صرف ان کی خدمت میں یہ گزارش کی کہ جھوٹ کی بجائے اگر آپ یہ فرمادیں کہ یہ غلط بیان دے رہے ہیں یا یہ درست بیان نہیں دے رہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین!میں انتہائی معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایک politically trendبن گیا ہے ناں کہ "ریاست مدینہ"

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ریاست مدینہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کا نام احترام کے ساتھ لیا جائے نہ کہ sarcastically لیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص بھی چاہے جناب عمران خان ہوں یا کوئی بھی ہو اگر یہ اپنے تئیں کوشش کرتا ہے اور ایک ذہن بنا کر بیٹھا ہوا ہے کہ اس نے اس ملک کو اور اس صوبے کو ریاست مدینہ کی طرز پر چلانا ہے تو اس کی تعریف کرنی چاہئے نہ کہ sarcastic ہو۔ میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی جناب سمیع اللہ خان کا انتہائی احترام کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ ہم نے اس معزز ایوان کے ماحول کو ٹھیک رکھنا ہے، باہمی احترام کے ساتھ چلنا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج یہ ایوان اچھے ماحول میں چل رہا ہے تو ہمیں اسی spirit میں اس کو لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! جناب محمد ارشد ملک نے ایک بات point out کی تو ابھی اجلاس کے بعد یہ میرے پاس آپ تشریف لائیں اور بیٹھیں تو میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے پوچھتا ہوں کہ کیا معاملات ہیں۔ اگر اس قسم کا معاملہ ہے اور آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری بات تو پوری سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ وزیر قانون کی طرف سے assurance آ گئی ہے اور اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی جیسے وزیر قانون نے کہا ہے کہ یہ ممبر کا ذاتی معاملہ نہیں ہونا چاہیے ادھر کا ہو یا ادھر کا ہو تو انہوں نے جس طرح سے کہا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اگر ایک بات محسوس نہ کریں تو مجھے ایسے لگا، ہو سکتا ہے کہ میں غلط ہوں "چونکہ جناب محمد ارشد ملک نے کچھ آج کی کارروائی میں کچھ ایسے الفاظ کہہ دیئے ہیں کہیں اس کے نتیجے میں پولیس تو نہیں وہاں پہنچ گئی"۔ ویسے تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اتنا quick response نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ دیکھیں ایک دوسرے کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہئے۔

جناب چیئر مین! ان کے ریمارکس کی وجہ سے کون سی ایسی قیامت آ گئی ہے کہ فوراً پولیس کو کہا گیا کہ ان کے گھر پر چھاپہ مارے۔ یہ logically بات بنتی نہیں ہے اور میں اس بات کی آپ سے توقع نہیں کرتا۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب چیئر مین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! میں نے آپ کو بات کرنے دی جس پر وزیر قانون نے assurance دی ہے تو آپ ان سے مل لیں۔ وہ آپ کو assurance دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! شکریہ تو ادا کرنے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ میں بھی ادا کر رہا ہوں اور آپ بھی کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! جناب محمد بشارت راجہ ہمارے سینئر آدمی ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں ان کی قدر کرتا ہوں اور ان کی وہ بات ٹھیک ہے کہ جو انہوں نے discuss کی۔ چونکہ یہ سینئر ہیں اور بعد میں انہوں نے مجھے گائیڈ کیا تو مجھے ان کا ادب اور احترام ہے لیکن میں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے آپ نے شکریہ ادا کر دیا ہے اس لئے آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ request کرتا ہوں کہ جب کسی ممبر کا کوئی معاملہ آئے تو کم از کم خدارا اس کو آپ politicize نہ کیا کریں کیونکہ یہ سب کا ہاؤس ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں کہ آپ بھی breach of privilege نہ کیا کریں۔ شکریہ

پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ جس کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT (Mian Muhammad Aslam Iqbal): Mr Chairman! Thank you. I move for general discussion on price control and I move for general discussion on Law and Order.

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب سب سے پہلے ملک محمد احمد خان کا نام ہے۔ جی، ملک صاحب!

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Chairman! Thank you. What I have understood from the Minister's Speech

کہ انہیں discussion open کرنے کے لئے کہا ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر پر discussion ہے تو میں تھوڑا سا لاء اینڈ آرڈر پر concerned ہوں۔

جناب چیئرمین! جب میں نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس پر بات کی کہ اس وقت مجموعی طور پر جو صورتحال ہے اس کی ہمیں میڈیا میں reflection ملتی ہے لیکن میں خاص طور پر ان دو واقعات کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا جس کی وجہ سے مجھے یہ لگ رہا ہے کہ وزیر قانون کو کوئی special effort کرنا پڑے گی۔ مجھے پولیس کی working پر کوئی شکوہ نہیں ہے، میرا ان کی محنت پر کوئی گلہ نہیں ہے، وہ کرائم کو detect کرنے کے لئے ایک effort کر رہے ہوں گے۔ مجھے

اس پر بھی اعتراض نہیں ہے لیکن net result یہ ہے کہ ایک گینگ دندناتا پھر رہا ہے اور دس دس افراد کسی گھر کے اندر داخل ہو کر ڈکیتی کرتے ہیں۔ اگر پولیس کوئی scientific evidence کی بنیاد پر کچھ لوگوں کو apprehend کرے اور وہ political influences کی بنیاد پر چھوٹ جائے تو یہاں پر ہمارا شکوہ ہے۔ اگر کوئی لوگ geo fencing کے ذریعے پکڑے جائیں، ان کا کسی ایک خاص فرد یا خاص جماعت کے ساتھ تعلق ہو اور ان کو صرف اس بنیاد پر چھوڑ دیا جائے۔ جو پولیس آفیسرز ایسے لوگوں کو arrest کر رہے ہوں ان کو وہاں سے shuffle کر دیا جائے تو اس سے پوری investigation collapse کر جاتی ہے اور پولیس کا اعتماد بالکل zero ground پر چلا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر سے یہ درخواست ہو گی کہ kindly ایک مقدمہ 2020/11 پی ایس کھڈیاں کا ہے۔ یہ میرے سیکرٹری کا ہے اور اس کے گھر میں واردات ہوئی ہے۔ گھر والوں کو آٹھ گھنٹے تک پوری رات محبوس رکھا گیا ہے، ان کی خواتین پر تشدد کیا گیا، ان کو مارا پیٹا گیا اور ان کے گھر سے نقدی، طلائی زیورات لوٹ کر چلے گئے۔ آج ڈیڑھ ماہ کے بعد بھی ہم صرف یہ دیکھ پائے ہیں کہ جن افسران نے کوئی effort کی تھی ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا۔ بہرحال میری وزیر قانون سے درخواست ہو گی کہ اس کی کوئی پرا گرا س رپورٹ لیں اور دیکھیں کہ کیا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت آپ کی شاہراہیں محفوظ ہیں نہ آپ کے دیہات محفوظ ہیں اور دن دہاڑے ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں اور بلاخوف پھر رہے ہیں۔ اس کے اندر پراسیکیوشن کے بھی issues ہیں اس لئے گورنمنٹ کو wholesome collective approach کے ساتھ یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس menace کو کیسے کنٹرول کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! ابھی وزیر قانون نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب میں ان gangs کا بتایا ہے جن کو apprehend کیا گیا تو میری ان سے درخواست ہو گی کہ kindly اس چیز کو بھی نوٹس کریں کہ due to weak prosecution ان میں سے کتنے لوگ آج اندر ہیں۔ یہاں پر تو

یہ traces اور evidences بھی مل رہے ہیں کہ جیل میں بیٹھ کر بھی لوگ ان gangs کو چلا رہے ہیں۔ ٹیلیفون کی access کھلی ہیں۔ اس وقت پورا صوبہ ڈکیتوں کے رحم و کرم پر ہے۔

جناب چیئر مین! میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست ہو گی کہ بہر صورت اس بات پر نوٹس لیں کیونکہ یہ وارداتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور ان کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ میری تھوڑی کہی بات کو زیادہ سمجھیں کیونکہ میں کوئی political بات کر رہا ہوں اور نہ ہی میں حکومت کو باعث تنقید ٹھہرا رہا ہوں کہ ان کی پالیسی کے اندر کوئی سقم ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کو ground realities and hardcore facts بتا رہا ہوں۔ میری یہ غرض نہیں ہے کہ میں حکومت کے لئے پشیمانی کا باعث بنوں، میں وزیر اعلیٰ پر تنقید کروں یا ان کی کسی پالیسی پر تنقید کروں بلکہ میں صرف اس ہاؤس کے سامنے وہ واقعات رکھ رہا ہوں جو روزمرہ پیش آ رہے ہیں۔ کرائمز کا trend دن بدن بڑھتا جا رہا ہے اور یہ کسی ایک جگہ تک محدود نہیں ہے۔ یہ وارداتوں کے اندر اتنا بڑا اضافہ ہے۔ لاہور کی سڑکوں پر وارداتیں ایسے ہی ہو رہی ہیں، بڑے شہروں میں وارداتیں ایسے ہی ہو رہی ہیں اور یہ جرم کرنے والوں کے بڑے بڑے gangs ہیں۔

جناب چیئر مین! یہ دیکھتے ہیں کہ کس آدمی کے گھر اس کی بیٹی کا جہیز پڑا ہے، کس نے recently شادی کی ہے اور وہ اس کو pin point کرتے ہیں۔ جب ایک ہی علاقے میں اس طرح کے چار یا پانچ واقعات ہوں تو پھر اپنی eyebrows raise کرتے ہیں اور یہ لوگوں کے لئے بہت ہی باعث تشویش ہوتے ہیں۔ ایک خوف اور harassment کی فضا ہوتی ہے۔

جناب چیئر مین! میں تو آپ کے سامنے صرف اپنے علاقے اور اپنے حلقے کی حد تک بات کر رہا ہوں لیکن عمومی طور پر پورے پنجاب کے اندر کرائم کا trend increase ہو رہا ہے اور وہ کرائم بھی ڈکیتی کا ہے۔ اس کو روکنا ایک effective governance کے ساتھ اور ایک better policing کے ساتھ منسلک ہے اس کے لئے ایک یونٹ تشکیل دیں۔ پولیس کے reforms کا جو ایجنڈا تھا اس کو implement کریں اور on ground implement کریں۔

جناب چیئرمین!ان کے یونٹس بنائیں کیونکہ ڈکیتی کے کرائم کی وہ اے ایس آئی تفتیش نہیں کر سکے گا جس کی بغل میں بکری چوری کی تفتیش کی بھی فائل ہوگی۔ جیسے آپ نےhomicideکو علیحدہ کرنے کا ایک فیصلہ کیا تھا وہ آج تک نہیں ہو سکا۔وہ کیوں نہیں ہو سکا، اگر ہوا تو وہ کیوں بند کیا گیا؟ اس کو دوبارہinitiateکرنے کا فیصلہ تھا۔اسی طرح سے ضلعوں کے اندر ایسے جرائم کو curb کرنے کے لئےCIAsکے ماڈل پر کوئیCentral Investigative Agenciesکا ایسا نظام بنایا جائے جو ٹیکنیکلsurveillanceکی سکت رکھتا ہو، جو فرانزک اور سیف سٹی اتھارٹی سے بھیhelpلے سکتا ہو۔

جناب چیئرمین!میری یہ درخواست ہوگی کہ خدارااس بڑھتی ہوئی ڈکیتی کی وارداتوں کو روکنے کے لئے حکومت اپنی کوشش کرے۔

جناب چیئرمین!جب مجھےlast timeیہopportunityدی گئی تھی تو میں اپنی price-hikeکی بات سے باہر گیا تھا۔تب میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جو قیمتیں بڑھتی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: موبائلsilentکر دیں، بار بار موبائل کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!یہ کسی ایکsingle actکے نتیجے میں نہیں بڑھتیں، یہ isolationمیں نہیں بڑھتیں۔اگر آجinflationہے، افراط زر میں شدت کا اضافہ ہے تو تمام economistاس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ شرح نمو میں کمی افراط زر میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ جتنے بھیeconomistsہیں وہ یہ کہتے ہیں کہunemployment افراط زر میں اضافے کا باعث ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جبlarge scale manufacturingکے یونٹس بند ہوں تو افراط زر میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کی قوت خرید کم ہوتی ہے۔بڑھتی ہوئی مہنگائی مزید بڑھتی ہے۔اگر وفاق کی حکومت کو صوبے میںcomplementکرنا ہے، ان چیزوں میں complement کرنا ہے جو بنیادی اشیاء ہیں تو بنیادی اشیاء میں ابھیrecently آپ کے پاسflour pricesکا ایک کیس آیا ہے۔اسی ہاؤس کے اندر وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم ذمہ داران کا تعین کر کے پارلیمان کے سامنے رکھیں گے۔وہ وفاق کی پارلیمان کے سامنے رکھا گیا اور نہ ہی اس کی رپورٹ اس ہاؤس کو دی گئی۔یہ

وعدہ گورنمنٹ کی طرف سے تھا کہ وہ لوگ جوhoardingکے ذمہ دار تھے، وہ لوگ جو ذمہ دار تھے سمگلنگ کے، وہ لوگ جو ذمہ دار تھےfor concealing the wrong policy کہ food stuffکاmillers جو تھا جس کو فوڈ سکیورٹی نےflour millers کے لئے مختص کیا تھا اس کو کس طرح سےfeed millers کو دیا گیا یہ تمام چیزوں کے ذمہ داران کا تعین کرنے کے لئے حکومت کا وعدہ تھا کہ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس کے اندر دی جائے گی لیکن آج تک وہ رپورٹ سامنے نہیں آئی۔Crisis has gone by وہ چند دن تھے-/2200 ،-/2200روپے من گندم ان دیہات میں جو گندم اُگانے میں خود کفیل تھے۔ عام آدمی کو-/2200روپے من گندم خریدنی پڑی۔ آٹے کی قیمت میں بے تحاشا اضافہ، پتا کیا چلا کہ کچھappointments without merit تھیں، پولیٹیکلconsiderations پر، میڈیا کے اندر تو اورcertain set of allegations تھے اور کچھcorrupt practices تھیں تو ان سب کوprobe ہونا چاہئے تھا، پتا چلنا چاہئے تھا کہ جس چیز کی بنیاد پر یہcrisis پیدا ہوا، کن ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیا گیا؟It doesn't suffice the purpose if we say کہ کتنی فلور ملز کے گھر پرraids کی گئیں؟ کتنی ملوں کے اندر چھاپہ مارا گیا اور اتنے لوگوں کوfine کیا گیا؟.No, sir یہprocurement سے لے کر شروع ہوتی کہانی ہے۔ یہ رسد کے معاملات تک کی کہانی ہے، یہacross border activity تک کی کہانی ہے، یہ انMillersکےstocks کو دوسری ملز کو دیئے جانے تک کی کہانی ہے، یہ hoardersکے لمبے کمائے جانے والے منافعوں کی کہانی ہے اور میں کیسے مانوں کہ وہ مافیا جوoperate کر رہا تھا جس کا ذکر معزز وزیراعظم بھی کرتے ہیں کیا وہwithout the involvement of government کر سکتی تھی.I don't agree with it

جناب چیئرمین! میرا مدعا یہ نہیں کہ میں صرف اس بنیاد پر بات کرتا جاؤں کہ میں نے کوئیpolitical point scoring کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! میںactually concerned citizen بھی ہوں اور میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جس چیز کو بنیاد بنا کر ایک دعویٰ کیا گیا، مجھے وزیر خزانہ کی پچھلیspeech یاد ہے۔

جناب چیئر مین! میری خواہش تھی کہ اگر وزیر خزانہ یہاں ہوتے تو میں ان سے پوچھتا کہ آپ نے گندم کے سٹاکس پرpledged amountsکا ذکر کیا تھا؟Were we right or wrong at that timeجب وہ سٹاک رکھے گئے تو آج میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس deficit accountپر کیا وہ فیصلہ غلط تھا یا درست تھا؟ کیا اس پرobtain کئے گئےloansکی جو DFID payments تھیں ان arrears کو بنیاد بنا کر کہا گیا کہ پنجاب کا اتناdebtہے لیکن کیا پنجاب میں اس کیdebt servicingکی بات کا ذکر کیا گیا؟وہpolitical point scoring تھیں لیکن ہم نہیں کرنا چاہ رہے ہم حقائق پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ان stocksکو کیوں نہیں بہتر انداز میں عوام الناس تک پہنچایا گیا؟ جیسا کہ حکومت کی روایت ہوتی ہے۔اگر یہdebtقرض ہے توdebt to GDP ratioاسی صوبے کی ہے؟

جناب چیئر مین!میں وفاق کی بات نہیں کرتا،اس کے ساتھ پچھلے دور حکومت کا گروتھ ریٹ دیکھ لیں۔یہ آپ کے سامنے بارہااس چیز کا ذکر ہو چکا ہے کہ آج جو برائی ہے یہ سابقاادوار کی پالیسیوں کی بدولت ہے۔ آج قیمتیں بڑھ رہی ہیں کیونکہ آپ نے قرضے بے تحاشا لئے تھے یہ آپ نے فلاں ایکشن غلط کیا تھا

We are living in the syndrome of story-telling of back days. Margret Thatcher said once: Don't tell me where I am today? I have been there. You are the incumbent to reply for today.

جناب چیئر مین! آج کا جواب دو۔ حکومت ایک دفعہ،چار دفعہ اور چھ دفعہ یہ بات کرتی ہے بیس مہینے لگاتار یہ نہیں کہتی کہ میری گورننس اس لئے بری ہے کہ آپ کیpolicesغلط تھیں اگر میریpolicesغلط تھیں تو میں نے اِنہیpolicesکے ساتھ یہinflationنہیں بڑھنے دی۔ میں نے5.7کی شرح نموmaintainکی۔اگر مجھ پر یہ الزام تھا کہ میرا export bill balance of payment میں بہت فرق ڈالتا تھا تو میں نے بارہا وضاحت کی کہ انرجی کے پلانٹس کے componentsکوminusکریں۔Chines investmentکےcomponentکوminus کریں،infrastructure componentsکوminusکریں۔موٹرویز کےcomponentsکو minusکریں۔Then talk to meکہ کہاں پرimportاورexportکے بل کا فرق تھا۔ آپ

نے وہ تو سارا منہانہ کیا اور قرض کا بوجھ مجھ پر لاد کر اپنی حکومت کی کوئی کارکردگی کا جواب ان اٹھارہ ماہ میں آج تک دیا نہیں۔ آج کسان کی کمر ٹوٹی ہے، آج مزدور کا چولہا بند ہے، آج غریب آدمی بددعا دیتا ہے، سڑک پر روک کر پوچھتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بتاؤ کہ میرے دکھ کا مداوا کون ہو گا۔ حکومت ہوتی ہے۔Corrective measures نہیں ہوتے کہ آپ بجلی کا سارا بوجھ لاد دیں اور گیس کا بوجھ سارا پبلک پر لاد دیں۔This is no governance, sir. اگر آپ نے آئی ایم ایف پروگرام پر من وعن عمل کرنا ہے تو یقین جانیں تو وہ2.6 کی شرح نموpredict کر رہی ہے۔40لاکھ بے روزگار میں اضافہ ہو گا چار سال میں 40 لاکھ نفوس بے روزگار اور ہوں گے اور آپ10 لاکھ سے اوپر جا چکے ہیں۔

جناب چیئرمین !میں وعدے یاد نہیں کراتا ان گھروں کے، ان نوکریوں کے That is rhetoric. بہت ہو گیا۔ آج میں کہتا ہوں کہ concrete بات کریں۔

جناب چیئرمین! آج please kindly مجھے بتائیں کہ آپ اس صوبے کی PSDP کو کب دوبارہ rise پر کھڑا کر دیں گے یا تو آپ debt servicing میں دیتے، آپ نے federal pool میں میرے پیسے چھوڑ کر کون سا صوبے پر احسان کر دیا۔ No sir, it doesn't work These are political mimicries. آج مہنگائی آپ کی polices کی بدولت ہے اور جو آپ نے قرض لیا ہے اس بنیاد پر کہ debt servicing کے لئے لیا ہے، آپ public debt کو private debt کے ساتھ mix-up کر کے بولتے ہیں۔ ہم روز سنتے ہیں، ہنستے ہیں اور آگے چل پڑتے ہیں، کیا کریں؟ آپ کا ایک political narrative ہے اور ہم نے مان لیا۔

جناب چیئرمین !میری درخواست ہے کہ آپ کے صوبے کا جو next budget آئے گا اس میں ان تین بنیادوں کو طے کر لیں۔ اگر پچھلی گورنمنٹ کی وہ polices جن میں سبسڈیز کا، stipend کا یہ factor add on کر رہا تھا غربت میں یا قرضے میں تو ہم جرم دار ہوں گے اور اگر وہ add on نہیں کر رہا تھا تو sir for goodness sake public کا بُرا نہ کریں۔

جناب چیئرمین! اس دشمنی میں کہ یہ مسلم لیگ(ن) کی پالیسی ہے اس سے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہونا ہے۔ اس سے آپ کا بھلا نہیں ہو گا، آج مجھے بتائیں کہ ہم نے وزیراعظم ریفارمز کا پیکج، ڈاکٹر عشرت حسین کی جو recommendations ہیں جو 80 percent public private partnership کی recommendations ہیں جو adopted by Shahbaz Sahib تھیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! لسٹ بڑی لمبی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! مجھے جب حکم کریں گے میں رُک جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔ اب آپ wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری صرف اتنی استدعا ہے کہ آپ اس بحث سے باہر نکلیں، آج مجھے اپنی حکومت کا بتائیں، میں آپ سے آپ کی کارکردگی پوچھتا ہوں اور آپ مجھے میری بتانے لگتے ہیں۔ آپ کو اتنا شوق ہے تو بیٹھ جائیں پھر میں بیٹھ جاؤں گا اور بتادوں گا۔ اگر آپ نے میری کارکردگی بتانے کی بنیاد پر زندہ رہنا ہے اور حالت یہ ہونی ہے جو آج ہے تو پھر آپ quit کریں۔

جناب چیئرمین! آج آپ اپنی کارکردگی کا بتائیں کہ یہ مہنگائی کیوں ہے، یہ امن عامہ کی تباہی کیوں ہے؟ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وزیر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ مہنگائی کی بات کسی حد تک صحیح ہے لیکن اس میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی ہے اور ہم لوگوں نے analysis کیا ہے وہ یہ کہ یہ جتنی مہنگائی ہے یہ artificial مہنگائی ہے۔ اس کی victim میں بھی ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Please order in the House.

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! یہ artificial مہنگائی جو ہے یہ جو مافیاز ہمارے سروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس مافیا کو ختم کرنے کے لئے کچھ ٹائم تو لگے گا۔ ہم

خود اس کے victim ہیں میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ گلی محلوں میں خاص طور پر جو میرا ایریا محترم ہمارے مسلم لیگ (ن) کے سابقہ وزیر والا ہے مسلم لیگ (ن) کے جو ہمارے بھائی خواجہ سعد رفیق ہیں میں اس area میں کام کرتی ہوں اور میرا وہاں پر ایک چیریٹی سکول ہے ویسے بھی میں وہاں بہت سوشل ورک کرتی ہوں اور مجھے وہاں کے لوگوں کے حالات بہت اچھی طرح معلوم ہیں۔ ایک چیز جو باہر سستی مل رہی ہے وہ اس ایریا میں گلی محلے کے دکان پر جہاں غریب بستا ہے وہاں وہ چیز مہنگی مل رہی ہے۔ اس کی گواہ میں خود ہوں اور وہاں ان کا گڑھ ہے اور یہ خریدے ہوئے لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ میری بات کا یقین کریں کہ یہ artificial مہنگائی ہے اور میں اس کا ایک چھوٹا سا حل بھی پیش کرنا چاہوں گی اور میں آپ کی اجازت چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ہم جتنی elect ہو کر اور میرے سمیت جتنی reserve seats پر ہماری بہنیں آئی ہیں ان کو allow کیا جائے کہ ہم concerned person کے ساتھ ان کو heavy جرمانے کریں، ان پر چھاپے ماریں تاکہ باقی لوگوں کو پتا لگے کہ انہوں نے جو artificial مہنگائی کی ہوئی ہے یہ واقعی ہی artificial مہنگائی ہے کیونکہ اتنی مہنگائی ہے نہیں۔ میری اس بات کو وزن دیا جائے اور اس بات پر کوئی نہ کوئی ایکشن لیا جائے کہ آئندہ ہم مہنگائی کو کیسے ختم کریں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ Thank you very much. Order in the House انہوں نے آپ کی بات غور سے سنی ہے۔ اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔ اب دوسری طرف سے معزز ممبران غور سے سنیں۔ جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آپ نے بڑے اہم موضوع کے اوپر بات کرنے کی اجازت دی ہے میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ میرے عزیز دوست ممبر نے بڑی پرجوش اور بڑی باہوش تقریر فرمائی ہے۔ ہم یہاں کوئی number scoring کے لئے نہیں آتے ہمارا مقصد ہوتا ہے کہ مثبت تنقید کی جائے اور اُس تنقید سے کچھ فائدہ بھی ہو اور گورنمنٹ راہ راست پر آ کر اپنے معاملات کو درست کرے، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرے سب سے اچھی حکومت وہ ہوتی جو لوگوں کے لئے facilitation کرے، آسانیاں پیدا کرے اور جو حکومت لوگوں کے لئے

مشکلات پیدا کرے وہ نا تو زیادہ دیر چل سکتی نہ اُس کو لوگ اچھی حکومت کہتے ہیں۔ ہمارا مطمع نظر یہ ہے آپ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں اُس سے آپ کا بھی فائدہ ہو گا اور ہم بھی مطمئن ہوں گے۔ ہم جب بھی باہر نکلتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو elect کر کے اسمبلی کے اندر اس لئے بھیجا تھا کہ آپ جا کر اپنی لڑائیاں لڑیں اور ہمارے لئے جا کر بات بھی نہ کریں، ہم بھوک سے مر رہے ہیں، ہم افلاس سے مر رہے ہیں، مہنگائی سے مر رہے ہیں، لاء اینڈ آرڈر کی وجہ سے مر رہے ہیں تو آپ وہاں جا کر بیٹھ کر آپ اپنی لڑائیاں کر کے واپس آجائیں اور ہماری بات بھی نہ کریں۔ میری بہت مودبانہ التماس ہے کہ کوئی صاحب اگر نوٹ کر رہے ہیں تو ضرور کریں۔

جناب چیئرمین! میں نے پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات کی تھی کہ لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنے کے لئے پولیس کو ٹھیک کرنا بڑا ضروری ہے۔ لاء اینڈ آرڈر میں major player پولیس ہے۔ پولیس کو ٹھیک کرنے کے لئے میں نے دو تین تجاویز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ سب سے پہلے ان کی ٹریننگ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اُس کے لئے میں نے ثبوت کے طور پر جو یہاں ہمارے colleagues آرمی background سے آئے ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے اُن کو گواہ بنا کر یہ بات کی تھی کہ پولیس کے ٹریننگ سنٹرز آپ دیکھیں، training institutions دیکھیں باقی جگہوں پر پولیس کے top of the line جو آفیسرز ہیں اُن کو وہاں لگایا جاتا ہے پھر وہ پوری فورس کو train کرتے ہیں۔ یہاں پر جن کو کوئی پوزیشن نہیں ملتی، کوئی اچھی posting نہیں ملتی اُن کو ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیجا جاتا ہے۔ آپ پھر training institutions کی حالت دیکھیں کہ پولیس training institutions میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین! میں نے تجویز دی تھی کہ اس کو اگر بہتر کریں گے تو آج کل جو challenges پولیس face کر رہی ہے وہ پہلے نہیں ہوتے تھے اُن سارے challenges کا جواب یہ ہے کہ ان کی ٹریننگ بہتر کی جائے۔

جناب چیئرمین! دوسری ایک اور بڑی چیز جو آج کل چل رہی ہے پہلے بھی شاید ہو گی لیکن اتنی نہیں ہوتی تھی کہ پولیس آفیسرز کی تعیناتی کا کوئی tenure نہیں ہے کوئی ایس ایچ او لگتا ہے پندرہ دن بعد تبدیل ہو جاتا ہے، کوئی ایس پی لگتا ہے بیس دن بعد تبدیل ہو جاتا ہے اُس سے یہ

ہو تا ہے کہ ابھی تک آفیسر کو اپنے علاقے کے domain میں پورا سروے کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ میں نے یہاں پر کیا کرنا ہے، کون یہاں پر بدمعاش ہے، کون شریف ہے، کون سے لوگ یہاں وارداتی ہیں اگر ایسی situation رہے گی کسی بندے کو کوئی security of office نہیں ہو گا تو وہ کیا کام کرے گا اور نتائج کیا نکلیں گے ؟ یہ دو تین چیزیں میں نے پچھلے اجلاس میں بھی عرض کی تھیں اور اب بھی کر رہا ہوں کہ ان کے اوپر ذرا غور کریں۔

جناب چیئرمین !سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر ٹھیک کریں اُس کا فرق کیا پڑتا ہے اگر آپ لوگوں کو سونے کی سڑکیں بنا دیں جو مرضی آپ لوگوں کو دے دیں اگر وہ رات کی اچھی نیند نہ سو سکیں اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی نہ دیکھ سکیں اور ڈکیت آکر سارا کچھ لوٹ کر لے جائیں پھر نیند بھی نہ آسکے تو اُن کی کیا زندگی ہو گی ؟

جناب چیئرمین !پہلی بنیادی بات لاء اینڈ آرڈر ہے اُس کے اوپر حکومتیں چلتی ہیں۔اب میں مہنگائی کی بات کرتا ہوں مجھے حیرانی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین !میں بھی چار سال فوڈ منسٹر رہا ہوں اتنے اتنے تجربہ کار بندے آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں آپ کسی سے فائدہ ہی نہیں اُٹھاتے،جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جیسے کہتے ہیں ماسٹر ہیں اُن کے اپنے کاروبار میں فلور ملیں بھی ہیں اُن سے کوئی مشورہ کر لیا کریں کہ procurement کیسے کرنی ہے، پھر آٹے کا مسئلہ کیسے حل کرنا ہے تو یہ بڑی آسانی سے سارے مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ آپ کے پاس کبھی گندم پوری نہیں ہوتی اور آپ گندم export کر رہے ہوتے ہیں، کبھی آپ import کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین !میں چاہوں گا کہ متعلقہ منسٹر اس بات کا جواب دیں کہ اب جو گندم import ہو گی وہ کس وقت پہنچے گی ؟ جب وہ پاکستان آئے گی صوبہ سندھ کی گندم کی برداشت ہو چکی ہو گی اور وہ یہاں آجائے گی۔ جب فیلڈ میں سندھ کی گندم آجائے گی اُس وقت import کرنے کا کوئی فائدہ ہو گا ؟ اُس کا ultimately سارا نقصان ہی ہونا ہے زرمبادلہ بھی گنوایں گے فائدہ بھی نہیں ہو گا تو اس قسم کی پالیسیوں سے باہر آجائیں اور حالات کو ٹھیک کریں ۔ابھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی crisis نہیں ہے۔انہوں نے مصنوعی مہنگائی بنائی ہوئی ہے ابھی

یہ میری بہن معزز ممبر کہہ رہی تھیں جو میرے سے پہلے اپنی تقریر کر رہی تھیں وہ کہہ رہی تھی کہ مہنگائی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو تھوڑے facts and figures بھی بتاؤں گا کہ معاملات کدھر پہنچے ہوئے ہیں۔ادارہ شماریات کے مطابق ایک ماہ میں دال مونگ 19.74 فیصد، دال چنا 18 فیصد، مرغی 27.03 فیصد مہنگی ہوئی اور جو مہنگائی کی بلند ترین سطح 2019 کے مقابلے میں جنوری 2020 میں 14.06 فیصد بڑھی ہے اور دسمبر 2019 کے مقابلے میں جنوری 2020 کے مقابلے میں دو فیصد اضافہ ہوا جبکہ رواں مالی سال سات ماہ کے دوران مہنگائی کی شرح 11.06 فیصد اضافہ ہوا اور اس کے بعد ادارہ شماریات کے مطابق 2020 میں مہنگائی کی شرح 12.06 فیصد جبکہ جنوری 2019 میں مہنگائی کی شرح 5.06 تھی اسی طرح جنوری میں گندم 12.63 فیصد اور تازہ سبزیاں گیارہ فیصد اور دال ماش 10.03 فیصد اور چینی پانچ فیصد اور آٹا 7½ فیصد مہنگا ہوا۔ایک سال کے دوران ٹماٹر 158 فیصد اور تازہ سبزیاں 125 فیصد، آلو 87 فیصد اور چینی کی قیمت بھی بڑھی ہے۔سب چیزوں کی قیمتیں بڑھی ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ crisis ہے ہی نہیں اور crisis کیا ہوتا ہے؟لوگ مہنگائی سے پس رہے ہیں یقین مانیں میں اپنے بھائی وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری میاں محمد اسلم اقبال سے کہوں گا جو بڑے effective قسم کے منسٹر ہیں وہ ذرا باہر نکلیں بازار میں جائیں لوگوں سے پوچھیں اُن کے حالات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین! کسی دُکان پر چلے جائیں، کسی customer سے پوچھیں کسی دُکاندار سے پوچھیں کہ حالات کیا ہیں؟یقین مانیں کہ جو فیڈرل منسٹر جناب اسد عمر نے بات کی تھی کہ ایک دفعہ تو لوگوں کی چیخیں نکلیں گی بعد میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے لوگوں کی چیخیں نکل رہی ہیں بعد میں کب حالات ٹھیک ہوں گے حکومت کو ڈیڑھ پونے دو سال ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب اس بات کا دور ختم ہو جانا چاہئے تھا کہ جو بات بار بار کی جاتی تھی پہلے دور حکومت والے یہ کر گئے، وہ کر گئے انہیں ڈیڑھ پونے دو سال میں کچھ خود بھی deliver کرنا چاہئے تھا اور پتا چلتا کہ ہم نے کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ جب تک آپ پروڈکشن نہیں بڑھائیں گے demand and supply کے اوپر مارکیٹ fix ہوتی ہے جب تک آپ پروڈکشن نہیں بڑھائیں گے demand زیادہ ہوگی supply کم ہوگی تو یہی مسئلے رہیں گے۔جب تک یہ مسئلے رہیں گے مہنگائی بھی رہے گی اور لوگ چیخیں گے بھی پروڈکشن بڑھانے کے لئے بھی کوئی اقدامات نہیں ہو رہے۔

جناب چیئرمین!میں افسوس سے کہتا ہوں یہاں پر فوڈ منسٹر ہیں نہ ایگریکلچر منسٹر ہیں اور آفیسرز گیلری بھی خالی ہے۔میں حیران ہوں کہ ہمارا اس معاملے پر کیا interest ہے اور لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ پنجاب میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین!میری گزارش ہے کہ ان دونوں وزراءوزیرزراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال اور وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری کو on the toes کریں کہ اس مہنگائی پر کنٹرول کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنی پروڈیکشن بڑھائیں۔آج کل گندم کا سیزن چل رہا ہے اس کی procurement انہوں نے کیسے کرنی ہے اور اس کو انہوں نے کس طرح reserve کرنا ہے ،سٹاک کیسے کرنا ہے،سٹوریج کیسے کرنی ہے؟ان ساری چیزوں کے اوپر انہیں ابھی سے کام کرنا چاہئے اور انہیں ابھی سے well-equipped ہونا چاہئے۔اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ پانچ فیصد ٹارگٹ رکھیں کہ ہم نے پانچ من گندم فی ایکڑ،پانچ من گنا،پانچ کاٹن اور جو بھی فصلیں ہیں ہم نے پانچ من فی ایکڑ پیداوار بڑھانی ہے یہ ٹارگٹ رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی،چودھری محمد اقبال اجلاس کا ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین!دو چار منٹ میں wind up کرتا ہوں اس کے لئے بڑے چھوٹے چھوٹے نسخے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری محمد اقبال!اجلاس ختم ہونے کا ٹائم ہی چار پانچ منٹ رہ گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب چیئرمین!دو تین منٹ میں ختم کرتا ہوں۔وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ میری بات ذرا غور سے سنئے گا۔جب میں طالب علم تھا اُس وقت سے دیکھ رہا ہوں کہ جب بھی گندم کا sowing season آتا ہے تو کھاد black میں بکتی ہے اور یوریا کھاد

availableہوتی ہے ڈی اے پی کھاد available نہیں ہوتی۔ہمارے ایک وزیراعظم بڑے dynamicقسم کے تھے انہوں نے کہا میں status quoکو توڑنے کے لئے آیا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں نے اُن سے عرض کی کہ جناب آپ status quo کو توڑنے کے لئے آئے ہیں شاید اُس میٹنگ میں جناب محمد بشارت راجہ بھی تھے میں نے کہا کہ ایک ہی status ختم کر دیں کہ یہ جو sowing season کے اندر ڈی اے پی ناپید ہوتی ہے اس کو ہی پیدا کر دیں، یہ ہمیں sowing seasonمیں مل جائے تاکہ ہماری پیداوار بڑھے۔یہ چھوٹے چھوٹے stepsہیں اس کو جب آپ streamlineکر لیں گے تو معاملات درست ہو جائیں گے۔ایک دوسرے کے اوپر کیچڑ اچھالنے سے معاملات نہیں حل ہوں گے نہ ہی اس سے ہو گا کہ پچھلے یہ کر گئے وہ کر گئے۔

جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ جو نئے آئے ہیں وہ کچھ کر جائیں اگر کچھ کریں گے تو لوگ اُن کو دعائیں دیں گے اگر نہیں کریں گے تو اس طرح کا حال ہو گا تو پھر سوائے رسوائی کے اور کچھ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین! ایک شاعر نے کہا تھا:

جدھر جاتا ہوں کہتے ہیں وہ آگیا
دو چار قدم آگے ہے مجھ سے میری رسوائی

جناب چیئرمین! پھر رسوائی ہو گی تو میں بڑے پیار سے بڑے اُنس سے یہ کہہ رہا ہوں کہ پروڈکشن بڑھائیں، ملک کے اندر وافر مقدار کے اندر گندم پیدا کریں اور زمیندار کو inputs سستی دیں تاکہ اُس کی cost of productionکم ہو جائے اور پیداوار بڑھ جائے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب چیئرمین!بہت مہربانی شکریہ۔پرائس کنٹرول کے حوالے سے جو دوستوں نے باتیں کیں میں اُس حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کیونکہ پچھلے اجلاس کے اندر بھی کافی detailمیں کافی دوستوں نے اس پر بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: ہاؤس کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین !لاء اینڈر آرڈر پر وزیر قانون بات کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین ! کیا منسٹر صاحبwind up speech کر رہے ہیں ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! دوissuesپر یہاں تمام دوستوں نے بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد ! آپ بیٹھ جائیں منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین !میں نے تمام دوستوں کی باتیں بڑے حوصلے کے ساتھ سنی ہیں اور میری کوشش ہو گی کہ جو آپ نے مجھے بات کرنے کا ٹائم دیا ہے اس کے اندر میں اپنی باتcomplete کروں تاکہ چیزوں کو بہتر انداز میں آگے کی طرف بڑھایا جاسکے۔

جناب چیئرمین !گزارش یہ ہے کہ ابھی میرے دوستوں نے آٹا، چینی، سبزی اور دالوں کی پرائس کنٹرول کرنے کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد ! آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین !ابھی ہماری طرف سے دو ممبرز نے بات کی ہے اور منسٹر صاحبwind up speech کرنے آگئے ہیں۔ اگر ان کو کام ہے تو یہ چلے جائیں ہم کل اپنی تقاریر کرلیں گے۔ آپ وزیر قانون سے پوچھیں کہ کبھی اس طرح ہوا ہے کہ ہم نے ابھی اپنی تقریر نہیں کی اور منسٹر صاحبwind up کرنے آگئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ دوستوں کی طرف سے کچھ مثبت تجاویز آئی ہیں اور کچھ ان کی طرف سے سوالات بھی اُٹھائے گئے ہیں تو آج میں اپنی بحث کو سمیٹتے ہوئے ان چیزوں کو ضرور لے کر چلوں گا۔ سابقہ اجلاس میں میرے دوستوں نے کافی سیاسی گفتگو کی تو میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ اگر ان تجاویز کو مثبت انداز

میں پیش کرتے تو ان کو بہتر طریقے سے حل کیا جا سکتا تھا لیکن بہر حال ان کا اپنا ایک طریق کار ہے ان کو بہتر پتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا ہے؟

جناب چیئرمین!میں اس حوالے سے دو چیزیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا ابھی اپوزیشن کے معزز ممبر نے بات کی کہ پرائس کنٹرول، قرضہ جات، افراطِ زر اور دوسری کافی چیزوں پر انہوں نے بات کی ہے۔ اب میں اس حوالے سے کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ حقائق یہ ہیں کہ ابھی آٹے کے بارے میں بات کی گئی۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب واحد صوبہ ہے۔(شور وغل)

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب چیئرمین!ان سے کہیں کہ جس طرح سے ان کی بات کو سنا گیا ہے اسی طرح ہماری بات بھی تحمل سے سنیں۔

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب چیئرمین!پاکستان میں صوبہ پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے wheat procurement پوری کی اور جو ہمارے wheat procurement کے targets تھے وہ ہم نے پورے کئے کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ آنے والے وقت میں گندم کا بحران پیدا نہ ہو۔

جناب چیئرمین!اب میں آپ سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر پیپلز پارٹی کے دوست بھی بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے یہ نہیں بتایا کہ سندھ نے تو wheat procurement ہی نہیں کی۔ ہم اپنی پبلک کو سندھ کی wheat subsidize کر کے دیتے ہیں تو ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان کی ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ wheat procurement کرتے؟میرے صوبہ پنجاب میں wheat کے حوالے سے کوئی بحران نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر تمام ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے اور نہیں چلے گی نہیں چلے گی، غنڈہ گردی نہیں چلے گی کی نعرے بازی کی)

جناب چیئرمین! آج بھی ہمارے پاسwheatکا اسٹاک وافر مقدار میں موجود ہے۔ ابھی چودھری محمد اقبال نے بات کی کہ ہمیںwheat import policy کے بارے میں بتایا جائے کہ وہ کیا ہے توwheat importکے حوالے سے جب ہماری اور سندھ کی فصل آجائے گی پھر اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ ہمارا ایک ٹارگٹ ہے کہ اگر ہم نے اپنے اسٹاک کوbuild up کرنا ہے اور بڑا کرنا ہے تو پھر ہمwheat importکریں گےotherwiseہمwheat import نہیں کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ اجلاس ہم نے ریکوزیشن پر بلایا ہے اور ہماری بات نہیں سنی جا رہی۔ منسٹر صاحب سے کہیں کہ یہ اپنی باتیں ہماریspeechesکے بعد کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف
کی طرف سے آٹا چور، چینی چور کی نعرے بازی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! اب میں آپ سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ ان کے روّیے دیکھ لیں۔ آپ دیکھیں کہ ہماری طرف سے ان کی باتیں کس طرح آرام سے بیٹھ کر سنی گئی ہیں۔ میں ایک بات کرکے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ بجلی مہنگی ہوگئی ہے۔ جی، ہاں! بجلی مہنگی ہوگئی ہے لیکن یہ بجلی کے ٹھیکے نہ کرکے جاتے۔ آپ نے بجلی کے ٹھیکے کیوں کئے ہیں اور کیوں آپ نے اس طرح کے پلانٹ لگائے ہیں؟RLNG کے حوالے سے پندرہ سال کا کنٹریکٹ کر کے کیوں اپنے بچوں کے لئے جہنم کی آگ بھر کر گئے ہیں؟ 9ڈالرMMBTUمیں انہوں نے کنٹریکٹ کیا ہے لیکن آج وہیRLNGدنیا میں تین ڈالرMMBTUمیں رُل رہی ہے اور مل رہی ہے۔ آپ ان سے پوچھیں کہ ان کا لیڈر پیسے لے کر جھوٹ موٹ کا بیمار ہو کر کیوں باہر کے ملک میں جا کر بیٹھ گیا ہے اس وجہ سے آج ہمارے ملک میں مہنگائی ہوئی ہے اور یہی معاملہ تھا؟ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب چیئرمین!میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین:جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین):جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ یہاں پر جس تحمل کے ساتھ اپوزیشن کی بات کو سنا جاتا ہے اور پھر آگے سے یہ ان کا روّیہ ہے۔ کل کو اگر ان کی طرف سے کوئی بھی ممبر بات کرنا چاہے گا تو کیا ہم بھی اسی طرح کریں۔

جناب چیئرمین!جناب سمیع اللہ خان کے ساتھ ہمیشہ ہماری بات ہوتی ہے تو وہ جناب محمد وارث شاد کو ہاؤس میں کھڑا کر دیتے ہیں اور جو بات انہوں نے خود کرنی ہوتی ہے وہ جناب محمد وارث شاد کے ذریعے کہلواتے ہیں۔

جناب چیئرمین!آپ بتائیں کہ یہ کوئی طریق کار یا روایت ہے کہ جس معزز ممبر کو آپ نے floor دیا ہے اس کو بات نہیں کرنے دی جا رہی؟ میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہاں پر ہمارے سینئر ممبر چودھری محمد اقبال تشریف رکھتے ہیں جس طرح ان کی بات کو سنا گیا اور جس طرح ملک احمد خان کی بات کو سنا گیا تو کیا آپ کا فرض نہیں بنتا ہے کہ آپ انہیں کہیں کہ ہماری بات بھی اسی طرح تحمل سے سنیں۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday the 25th February 2020 at 3:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،25۔فروری2020

(یوم الثلاثہ،30۔جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19 : شمارہ 3

155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ25۔فروری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اعلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Green International University Bill 2020

Ms Khadija Umer:	to move that leave be granted to introduce the Green International University Bill 2020.
Ms Khadija Umer:	to introduce the Green International University Bill 2020.

156

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 28۔جنوری 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19۔الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25۔الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

2۔ جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع بارہ دیہات چک نمبر 547گ ب سے چک نمبر 558گ ب تک نہری پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے کیونکہ یہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں۔

2۔ محترمہ آسیہ امجد: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان بھر میں میڈیا اور سوشل میڈیا پر فحش فلموں کی نشریات روکنے کے لئے ہنگامی طور پر اقدامات کئے جائیں۔ نیز ان فلموں کی تیاری میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کے لئے جلد از جلد قانون سازی کی جائے۔

157

3۔ سید عثمان محمود: جنوبی پنجاب کے اضلاع راجن پور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان اور رحیم یار خان کی تقریباً 30 فیصد آبادی ٹوائلٹ کی سہولت سے محروم ہے۔لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ اضلاع میں یہ سہولت فی الفور فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

4۔ جناب محمد طاہر پرویز: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بھر کی عوام کو کروناوائرس کے ممکنہ خطرے سے بچانے کے لئے فوری طور پر اقدامات اٹھائے جائیں۔

5۔ محترمہ رابعہ نصرت: میو ہسپتال اور سروسز میں ویجوول فیلڈ مشین خراب ہونے سے آنکھوں کے مریض پریشانی کا شکار ہیں اور سات سے آٹھ ہزار روپے کا ٹیسٹ پرائیویٹ ہسپتالوں سے کروانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان مشینوں کو فوری طور پر ٹھیک کیا جائے۔

159

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

منگل،25۔فروری2020

(یوم الثلاثہ،30۔جمادی الثانی1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5بج کر4منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادرنے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

سورۃ الفجر آیات 27 تا30

اے اطمینان پانے والی روح!(27)اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29)اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وَماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
دور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
میں یہاں اور مری جان مدینے میں رہے
ان کی اُلفت غم کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر جناب لیاقت علی خان کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سرگودھا سے تعلق رکھنے والے ایم پی اے ڈاکٹر لیاقت علی خان کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔میری گزارش ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کرلی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ڈاکٹر لیاقت علی خان کی والدہ صاحبہ کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب لیاقت علی خان کی والدہ ماجدہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب کابینہ کا میاں محمد نواز شریف کو واپس لانے کے فیصلے پر اپوزیشن کا اظہار خیال

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آج پنجاب کیبنٹ نے میاں محمد نواز شریف کے بارے میں ایک بہت ہی افسوسناک فیصلہ کیا ہے۔پاکستان کو اسلامی دنیا میں پہلی ایٹمی قوت بنانے والے شخص سے متعلق اس قسم کا فیصلہ قابل افسوس ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی آوازیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔دونوں اطراف کے معزز ممبران خاموش رہیں۔رانا محمد اقبال خان کو بات کرنے دیں پھر حکومت کی طرف سے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ جواب دیں گے۔جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کی بیماری کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔کیا پنجاب کابینہ میں بیٹھے ہوئے میرے بھائی انسانیت بُھول گئے اور کیا وہ یہ بُھول گئے ہیں کہ کسی بیمار شخص کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے؟ ہر شخص کی بطور انسان قدر کرنی چاہئے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔ہم پنجاب کابینہ کے اس فیصلے پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ہمارے قائد کے بارے میں کہا ہے کہ ان کو پاکستان واپس لایا جائے۔بیمار آدمی کو وہاں سے واپس پاکستان منگوا کر آپ نے کیا کرنا ہے؟ وہاں پر میاں محمد نواز شریف کا علاج ہو رہا ہے اور وہ حکومت پنجاب کو اپنی میڈیکل رپورٹس بھی بھجوا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومتی وزراء کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ان کی رپورٹ سے اتفاق نہیں جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔میاں محمد نواز شریف وہاں شوق سے نہیں بیٹھے ہوئے بلکہ وہ تو وہاں پر اپنا علاج کروا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یابی عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میاں محمد نواز شریف صحت یاب ہو کر پاکستان واپس آئیں گے۔وہ اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے ساتھ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان میں رہیں گے۔ہم حزب اختلاف کے تمام ممبران پنجاب کابینہ کے اس فیصلے کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں کیونکہ یہ انتہائی غلط فیصلہ ہے۔بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بھی اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔آج پنجاب کابینہ نے ایک انتہائی غلط فیصلہ کیا ہے جبکہ صوبہ پنجاب مہنگائی کی شدید لہر میں مبتلا ہے۔آج امن و امان کے حوالے سے صوبہ پنجاب کا کوئی محلہ اور گلی ڈاکوؤں اور چوروں سے محفوظ نہیں۔آج پنجاب کا ہر بڑا شہر گندگی اور کوڑے کے ڈھیر

میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اسی طرح شعبہ تعلیم اور شعبہ صحت کے حوالے سے صوبہ پنجاب کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سولہ سترہ ماہ میں پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی زندگیوں میں ایک عذاب نازل ہو چکا ہے۔ عوام کی دادرسی کرنے یا ان کی زندگیوں میں آسانیاں لانے کی بجائے آج پنجاب کابینہ نے سیاسی انتقام پر مبنی ایک فیصلہ کیا ہے۔ میاں محمد نواز شریف کو عدالت کی طرف سے میڈیکل گراؤنڈز پر ضمانت دی گئی تھی اور ای سی ایل سے ان کا نام نکالا گیا تھا۔ آج پنجاب کابینہ نے اس فیصلے کو withdraw کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پنجاب کابینہ کے وزراء کی پریس کانفرنس سُنی ہے۔ آپ اس کو بے شک دوبارہ سُن لیں۔ ان کا سارا مدعا یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف ابھی تک لندن کے کسی ہسپتال میں داخل نہیں ہوئے۔ پنجاب کابینہ کے وزراء نے پریس کانفرنس میں یہی کیس سامنے رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ اگر میاں محمد نواز شریف لندن کے کسی ہسپتال میں داخل ہوتے تو کیا آپ نے ان کی صحت پر سیاست چھوڑ دینی تھی؟

جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبران کو دو اڑھائی سال پیچھے لے کر جانا چاہتا ہوں اور آج میں پی ٹی آئی کا وہ چہرہ دکھانا چاہتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! الحمدللہ پی ٹی آئی کا چہرہ بہت خوبصورت ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔ Please no cross talk.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہو گا کہ محترمہ کلثوم نواز کینسر کے مرض میں مبتلا ہوئیں اور وہ علاج کے لئے لندن تشریف لے گئی تھیں۔ آج پنجاب کابینہ کے وزراء کا یہ مدعا ہے کہ میاں محمد نواز شریف hospitalized نہیں ہوئے اس لئے ان کو واپس آنا چاہئے جبکہ محترمہ کلثوم نواز hospitalized ہوئی تھیں۔ وہ 2017 میں اُس ہسپتال میں کینسر جیسے موذی مرض سے لڑ رہی تھیں۔ ذرا پی ٹی آئی کے بیان تو اُٹھا کر دیکھیں۔ جناب عمران خان سے لے کر نچلی قیادت تک کے بیان دیکھیں اگر ہسپتال میں داخل ہونے سے ان کی زبانیں بند ہو سکتیں، اگر

ہسپتال میں داخل ہونے سے یہ بیماری کے اوپر سیاست کرنا چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہوتے تو پھر جب محترمہ کلثوم نواز ہسپتال میں داخل تھیں ذرا اُس دور کے سب کے بیان نکلوائیں اور بات صرف بیانوں تک نہ رہی یہ پاکستان کی تاریخ کا المناک باب ہے کہ ایک خاتون اوّل جو کینسر سے لڑ رہی ہے اُس ہسپتال میں پی ٹی آئی کے غنڈے بلا اجازت گھُستے ہیں اور شریف فیملی کو ہراساں کرتے ہیں یہ ہے ان کا اصلی چہرہ کہ اگر کوئی ہسپتال میں داخل ہو جائے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہاں پر محترمہ وزیر صحت!۔۔۔موجود نہیں ہیں میاں محمد نواز شریف کی صحت کے بارے میں ذرا محترمہ وزیر صحت کی کانفرنسیں تو نکلوائیں کہ وہ کیا کہتی رہیں۔ آپ محترمہ وزیر صحت کی کانفرنسیں چھوڑ دیجئے پنجاب کابینہ کے کسی وزیر بلکہ مجھے کہنے دیجئے کہ جناب عمران خان کے سامنے وزیراعلیٰ پنجاب کی رائے کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے لیکن جناب عمران خان کا وہ بیان ذرا نکلوائیں کہ جب مجھے پنجاب حکومت نے میاں محمد نواز شریف کی صحت اور رپورٹس کے بارے میں بتایا کہ سنگین صورتحال ہے تو پھر بھی جناب عمران خان نے ان کی بات پر یقین نہیں کیا انہوں نے اپنے ہسپتال شوکت خانم کے ڈاکٹر فیصل سے رابطہ کیا یہ ہے ان سب کی اوقات۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اب آپ wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تھوڑا سا House in order کر لیں۔

وزیر اشتمال املاک(سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان کے یہ الفاظ expunge کرائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بڑے تعلیم یافتہ وزیر ہیں ان کو یہ نہیں پتا کہ House in order کرنے کے حوالے سے میں آپ سے کہہ رہا ہوں اور آپ کا یہ prerogative ہے کہ آپ House in order کراتے ہیں یا نہیں۔ جناب عمران خان نے کہا کہ میں نے ڈاکٹر فیصل سے پوچھا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان! آپ اپنی بات repeat کر رہے ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ رانا محمد اقبال خان اور جناب سمیع اللہ خان نے کابینہ کے آج کے فیصلے کے حوالے سے بات کی ہے کہ یہ سیاسی انتقام لیا جا رہا ہے تو میں اس سلسلے میں سب سے پہلے تو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے یہ فیصلہ کوئی ذاتی حیثیت میں لیا اور نہ ہی کسی سے کوئی سیاسی انتقام لینے کے لئے کیا۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ میاں محمد نواز شریف نے جب bail کے لئے apply کیا تو انہوں نے اسلام آباد ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور اسلام آباد ہائی کورٹ نے اُنہیں آٹھ ہفتے کی اجازت دی اور اسلام آباد ہائی کورٹ کے اُس فیصلے میں باقاعدہ یہ تحریر ہے کہ میاں محمد نواز شریف علاج کے لئے جائیں، وہاں سے علاج کروائیں۔ اُسی فیصلے کے operative Para میں یہ درج ہے کہ میاں محمد نواز شریف کو علاج کرانے کے لئے آٹھ ہفتے کی جو اجازت دی گئی ہے اُس کو review کرنے کا حکومت پنجاب اختیار رکھتی ہے۔ آٹھ ہفتے مکمل ہونے میں ابھی دو دن بقایا تھے تو میاں محمد نواز شریف کے وکیل خواجہ حارث نے حکومت پنجاب کو ایک درخواست دی اُس درخواست میں انہوں نے فرمایا کہ چونکہ آٹھ ہفتے گزر چکے ہیں ابھی اُن کا علاج مکمل نہیں ہوا اس لئے براہ مہربانی اس مہلت کو extend کر دیا جائے۔ اب کسی کی ضمانت پر فیصلہ کرنا اور executive کی طرف سے فیصلہ ہونا یہ اپنی تاریخ کی خود ایک مثال ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ عدلیہ نے کبھی بھی executive کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ کسی کی bail application پر فیصلہ کرے بلکہ عدالتیں خود فیصلہ کرتی ہیں لیکن یہاں پر عدالت نے حکومت پنجاب کو باقاعدہ اختیار دیا کہ ہم آٹھ ہفتے کے بعد review کریں گے۔

جناب سپیکر! آٹھ ہفتے گزرنے کے بعد اور خواجہ حارث کی طرف سے درخواست آنے کے بعد حکومت پنجاب نے باقاعدہ طور پر میاں محمد نواز شریف سے بھی رابطہ کیا، اُن کے معالج سے بھی رابطہ کر کے میاں محمد نواز رشریف کی صحت کے متعلق latest رپورٹس مانگیں اُس کے

جواب میں انہوں نے رپورٹس بھجوائیں۔ اُن رپورٹس پر غور کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کوئیexecutive کمیٹی نہیں بنائی بلکہ انہوں نے ڈاکٹر صاحبان کا ایک بورڈ تشکیل دیا اور اُس بورڈ کو اختیار دیا کہ وہ ان رپورٹس کوexamine کرے۔ اُس بورڈ نے ان رپورٹس کوexamine کیا اور کچھobservations لگا کر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے لکھا۔

جناب سپیکر! اُس میں دوبارہ معلومات فراہم کی گئیں بورڈ کا پھر اجلاس ہوا انہوں نے مزید اُن سے معلومات مانگیں۔

جناب سپیکر! تیسری دفعہ پھر اُن کی طرف سے معلومات بھجوائی گئیں جس کے جواب میں بورڈ نےcategorically پانچ چھ چیزیں طے کیں کہ اس سلسلے میں ہمیں آپ کا جواب چاہئے وہ پانچ چھ چیزیں میرے پاس اس رپورٹ میں موجود ہیں۔ اس پر ان کی طرف سے ہمیں یہ جواب موصول ہوا کہ ہم حکومت پنجاب کو جو رپورٹس دے چکے ہیں اُن کے حوالے سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور اُن کے جواب میں باقاعدہ یہ لفظ لکھا ہوا ہے کہ اُنہی رپورٹس کوconclusive سمجھا جائے اور اُن کی روشنی میں حکومت پنجاب کوئی فیصلہ کر دے۔ اُس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی بنائی جس میں ہم دو وزراء، ڈاکٹرز کے بورڈ کے چیئرمین، ایڈووکیٹ جنرل پنجاب، پراسیکیوٹر جنرل پنجاب اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم شامل تھے۔ ہم نے اُس کمیٹی کی ایک میٹنگ کی اور اُس میٹنگ کا ایک نوٹس باقاعدہ میاں محمد نواز شریف کو بھی بھجوایا اور میاں محمد نواز شریف کے یہاں پر نمائندے جناب عطاء تارڑ کو بھی نوٹس بھجوایا جس کے جواب میں انہوں نے حکومت پنجاب کو کہا کہ ہمیں وقت کم دیا گیا ہے اس لئے ہمlimited time میں کوئی مؤثر جواب نہیں دے سکتے لہٰذا آپ ہمیں مزید موقع دیں۔

جناب سپیکر! اگلے دن اُس کمیٹی کی پھر میٹنگ بلائی گئی جس میں جناب عطاء تارڑ تشریف لائے اور انہوں نے میٹنگ میں آتے ہی یہ کہا کہ چونکہ میں اُنہی رپورٹس پرrely کرتا ہوں جو اس وقت تک حکومت پنجاب کو دی جا چکی ہیں لیکن اگر آپ مزید کوئی معلومات لینا چاہتے ہیں تو آپ میاں محمد نواز شریف کے لندن میں ڈاکٹر عدنان سےskype پر بات کر لیں۔ ہم نے جناب عطاء تارڑ کی موجودگی میں ڈاکٹر عدنان سے رابطہ کیا،skype پر اُن کے ساتھ ہماری بات چیت ہوئی اور ہم نے ان سے کہا کہ اگر آپ کے پاس کوئیlatest رپورٹس ہیں تو ہمیں بھجوائیں ان

کا دوبارہ یہی جواب تھا کہ ہم انہی رپورٹس پرrely کرتے ہیں جو اس وقت تک ہم بھیج چکے ہیں۔اس کے بعدspecificallyایک سوال کیا گیا کہ آپ یہ بتائیں کیونکہ اخبارات میں آ رہا تھا اور عمومی طور پر تاثر یہ پایا جا رہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کاcardiac procedureہونا ہے تو اس کے لئے آپ نے کیاlineupکیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر!انہوں نے بڑاcategoricallyکہا کہ اس وقت تک ہم نے کوئی پروگرامlineupنہیں کیا۔ ہم اس وقت قطعی طور پرcommittنہیں کر سکتے کہ ان کا آپریشن کب ہونا ہے اس لئے ہم آپ کو اس سلسلہ میں کوئی جواب نہیں دے سکتے لیکن ان کی جماعت کے پنجاب کے صدر رانا ثناء اللہ کی طرف سے اخبارات اور ٹیلیویژن پر ایکstatementآتی ہے کہ 24 تاریخ جو گزر گئی ہے اس دن میاں محمد نواز شریف کاcardiac procedureہونا ہے اس لئے قوم دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت یاب کرے۔ یہ ایک دن نہیں، دو دن نہیں بلکہ مسلسل اور تسلسل کے ساتھ رانا ثناءاللہ اس بات پرcommitرہے، ان کی جماعت نے بھی تردید نہیں کی اور یہ بھی اس بات پرcommittedرہے کہ میاں محمد نواز شریف کاcardiac procedure 24 تاریخ کو ہونا ہے۔ اب جب 24 تاریخ قریب آ گئی تو پھر ان کے ڈاکٹر عدنان کی طرف سے tweetآتا ہے۔

جناب سپیکر!جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رانا ثناء اللہ کو حقائق کا علم نہیں ہے اصل بات وہ ہے جو میں کر رہا ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دوpositions لینا ہماری طرف سے نہیں تھا بلکہ ان کی اپنی طرف سے تھا کہ انہوں نے دوdifferent positionsلیں اور سارے معاملے کو مشکوک بنایا۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر کہہ رہا ہے کہ ہمارا تو فی الحال آپریشن کا پروگرام ہی نہیں ہے اور جماعت کہہ رہی ہے کہ 24 تاریخ کو آپریشن ہو رہا ہے۔ان سارے معاملات کے بعد ہم نے عدالت کے فیصلے کے عین مطابق فیصلہ کیا تو عدالت کا فیصلہ یہ تھا کہ ہمreview کریں تو ہم نے reviewکا فیصلہ کیا۔

جناب سپیکر! ابھی رانا محمد اقبال خان نے انسانیت کے حوالے سے یہاں ذکر کیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف تین مرتبہ اس ملک کے وزیر اعظم رہے، میاں محمد شہباز شریف ایک طویل عرصے تک اس صوبہ کے وزیر اعلیٰ رہے۔

جناب سپیکر! یہ مجھے ایک مثال پورے پنجاب کی تاریخ میں سے نکال کر دکھا دیں کہ ان کے ادوار میں کسی ایک بھی شخص کو جو کہ جیل میں قید ہو اس کو بیرون ملک جانے کی اجازت دی گئی ہو۔ آپ کے پورےtenure میں ایک شخص کو بھی اجازت نہیں دی گئی۔ ہمارے ملک کا آئین یہ کہتا ہے کہ ہر شخص کو یہاں پر یکساں حقوق حاصل ہیں۔ تمام لوگوں کےfundamental rightsبرابر ہیں۔ اس مسئلہ پر عدالت عالیہ اسلام آباد میں جب وزیر اعلیٰ پنجاب کو طلب کیا گیا تھا تو میں بھی ساتھ گیا تھا۔ ہماری اس کیس میں باقاعدہpresence ہے اور یہreported case ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے بھی یہ کہا کہ پنجاب کی جیلوں میں اس وقت کتنے لوگ ہیں جن کو علاج کی سہولت ملنی چاہئے۔ اگر ان کو سہولت نہیں دی جارہی تو ان کو کیوں دی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کوsingle out کر کے یہ سہولت دی جارہی ہے لیکن عمران خان نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ اگر کسی اور کو اجازت نہیں یا انہوں نے اپنے دور میں کسی کو اجازت نہیں دی تو میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! اس کے باوجود کہ ہماری جماعت کی صفوں میں اس بات پر شدید اعتراض تھا کہ ہم ان کو کیوں اجازت دے رہے ہیں لیکن جناب عمران خان کی ذاتیintervention کے باعث اجازت دی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہcategorically آٹھ ہفتوں کا periodدیا گیا تھا تو آٹھ ہفتے پورے ہونے سے دو دن پہلے ان کی درخواست آئی اور اس کے بعد 25 تاریخ کو مزید آٹھ ہفتے ہو جاتے ہیں یعنی آٹھ کی بجائے سولہ ہفتوں کی مہلت آپ کو پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے ہی دی ہے۔

جناب سپیکر! یہ سولہ ہفتوں کی اجازت وزیر اعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے ہی دی تھی۔ اب سولہ ہفتوں کے بعد بھی اگر یہ جواب آئے کہ ہمارا کوئیprocedure lineup نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم قطعی طور پر یہ نہیں بتا سکتے کہ ان کا علاج کب ختم ہونا ہے اور کیا ہونا ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ عدالتیں بھی موجود ہیں، تمام ادارے بھی موجود ہیں، اس ملک کے عوام موجود ہیں، اسمبلیاں موجود ہیں اور کون سی ایسی حکومت ہے جوunspecified period کے لئے غیر معینہ مدت کے لئے کسی کو کہے کہ آپ جا کر باہر بیٹھ جائیں تو پیچھے جو سینکڑوں لوگ جیلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کا کیا قصور ہے؟ کل جیلوں کے دروازے کھولیں اور سب کو اجازت دیں جہاں سے مرضی علاج کرائیں۔

جناب سپیکر! اگر ہم نے آئین اور قانون کی بات کرنی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آئین اور قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ اگر کہیں پر بھی آپ یہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ عدالت میں جائیں۔ آپ کو پہلے بھی آٹھ ہفتوں کاrelief عدالت نے دیا۔

جناب سپیکر! آپ اب بھی عدالت جائیں اورchallenge کریں کہ پنجاب گورنمنٹ کا فیصلہ غلط ہے لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ عدالتی فیصلہ اپنے حق میں آئے تو اس کو تسلیم کریں اور اگر خلاف آئے تو ہم احتجاج شروع کر دیں۔ جب عمران خان نے اجازت دی تو حکومت کا فیصلہ اچھا تھا آج حکومت پنجاب نے واپسی کا فیصلہ کیا ہے تو غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی پسند یا ناپسند پر ملک چلتے ہیں اور نہ صوبے چلتے ہیں۔ آئین اور قانون کے مطابق ہم نے چلنا ہے۔ ہمارا فیصلہ آئینی اور قانونی ہے۔ اگر کوئی بھی اس فیصلہ پر سمجھتا ہے کہ اس کے اختیارات اور حقوقinfringe ہوئے ہیں تو عدالتیں کھلی ہیں۔ آپ عدالت میں جائیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں۔ میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میرے خیال میں جواب آ گیا ہے۔ آپ نے ویسے بھی عدالت میں جانا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے ذرا مختصر کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمیں جناب محمد بشارت راجہ نے جو پوری بات بتائی ہے اس کی ایک side وہ ہے جو زیادہ important ہے۔ میاں محمد نواز شریف جب یہاں سے گئے تو ان کی بیماری کا فیصلہ یہاں کے میڈیکل بورڈز نے ہی کیا تھا اور platelets کے اتار چڑھاؤ کی underlying cause کا نہیں پتا تھا کہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہا گیا کہ یہ ITP کی reason ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کو ابھی آپ through steroids stabilize کر سکتے ہیں اور آپ ان کو لے جائیں۔ یہاں کے بورڈ کا پہلا فیصلہ بھی یہ تھا کہ آپ پہلے ان کے heart کو stable کریں۔

جناب سپیکر! ہمارے اور گورنمنٹ کے point of view کا فرق یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ آپ PET Scan جو کہ basically کسی کے bonemarrow کے test تک جانے پر بات آتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے lymph nodes تک کی رپورٹس بھیجیں۔ ہم نے ان کو بتایا کہ وہاں کے ڈاکٹرز ان کے علاج کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر! ان رپورٹس پر اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم ان کی hematological رپورٹس دیں، biochemical رپورٹس دیں، ہم ان کی PET Scan رپورٹس دیں، ہم ان کے bonemarrow رپورٹس دیں تو یہ سب ڈاکٹرز نے After stabilization of cardiac position plan کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی catheterization کے procedure کو lineup کیا ہوا ہے۔ وہ کب کریں گے تو جب ان کی clinical assessment کے مطابق طے ہو گا۔ it might be 24th it might be 26th یہ ڈاکٹرز کی clinical assessment

ہے۔ان کےlymph nodesاگر بڑے آتے ہیں تو میں ان کے ساتھ کوئیsurgical interventionنہیں کر سکتاڈاکٹرز نے روکا ہے۔

جناب سپیکر!ہم نے یہی ان کو بتایا ہے۔یہی وہ بیانات ہیں جب محترمہ یاسمین راشد اور ڈاکٹر فیصل جن کا ذکر ابھی جناب سمیع اللہ خان نے کیا ہے۔

جناب سپیکر!انہوں نے وزیراعظم سے کہا کہ ہمlab reportsپرrelyنہیں کر سکتے۔ اس کیreasonیہ ہے کہ اس طرح کی بیماری کےunderlying causeمیں ہمیں نہیں پتا کہ what is thereاگر ہم ان کی کوئیsurgical interventionکرتے ہیں توwe might not be in a position.کہ ہم ان کیbleedingکو کنٹرول کر پائیں۔وہ جو بڑی خبر rumourبن کر چلی کہ یہ بات ڈاکٹر یاسمین راشد نے کی تھی۔

جناب سپیکر!یہاں سوال یہ ہے کہ کیا آپ اصولی طور پر طے کر چکے ہیں کہ یہاں پر بیٹھا بورڈ فیصلہ کرے گا کہ ان کا علاج کس نوعیت کا ہونا چاہئے، کون سیexaminationپہلے ہونی چاہئے۔ہم نے تو پوریdetailکے ساتھ بتایا ہے۔

جناب سپیکر!ہم نے بتایا ہے کہcatheterizationکاprocess in lineہے۔ تاریخ پوچھی گئی تو ڈاکٹر عدنان نے بتایا ہے کہ ہم تاریخ اس لئے نہیں دے سکتےbecause it is based upon clinical assessmentکون ساpatientہو گا جس کاbonemarrow suspectکیا جا رہا ہو گا، کون ساpatientہو گا جس کےlymph nodesبڑے ہوں گے اور آٹھ ہفتے میں آپ مجھ سےstabilizationمانگیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ ان کیsurgical interventionہوئی ہے۔ان کے ہارٹ کے اندرalreadyایک ایساstentموجود ہے جس کی وجہ سے میں اُن کوradiationسے نہیں گزار سکتا۔

جناب سپیکر!اگر میں گزار دوں گا تو وہmight lose on the tableلیکن میں کیسے PET/CT Scanکروا کر اِن کو رپورٹ بھیجوں، میں کس طرح اِن کو بتاؤں کہ میں bonemarrowکیsurgeryکے لئے اُن کے جسم میںneedleنہیں ڈال سکتا اور کیسے اِن کو بتاؤں کہbio chemicalکی رپورٹ کا فیصلہ کون سا ڈاکٹر کرے گا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شور وغل)

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ کیا تماشا ہے؟please hold onہم نے جناب محمد بشارت راجہ کی بات سنی ہے لہٰذا اگر آپ ہماری بات ٹوکیں گے تو پھر یہاں بات نہیں ہو سکے گی۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو بحث کروالیں۔ ?Please listen to what we are saying

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات مختصر کرلیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ آج کابینہ فیصلہ کر رہی ہے اور اگر ہم نے logical بحث کرنی ہے تو ہم یہ بحث کرنے کو تیار ہیں۔ آپ اس میں ثالث مقرر ہو جائیں اور طے کر دیں کہ ہم جو مؤقف دے رہے ہیں اگر وہ غلط ہے تو we will walk out of it پھر ہم دوبارہ بات نہیں کریں گے لیکن اگر ہمارا مؤقف medically correct ہو اور یہاں سے biased چھلک کے نظر آرہا ہو بلکہ نظر یہ آرہا ہو کہ یہ سیاسی انتقام صرف اس شخص کے خلاف اس لئے ہے کہ علاج بھی کروائے تو میری مرضی کا کروائے۔ یہاں پر قانون کو بھی تہہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔ جب ایگزٹ کنٹرول لسٹ پر indemnity bonds کی شرطیں لگائیں تو اس سے مضحکہ خیز کابینہ کبھی کوئی اور فیصلے کرتی ہے؟

جناب سپیکر! وزیر قانون کی بات سننے کے بعد I principally like want to edit it انہوں نے explain کرنے کی بات کی تو unlike what their Ministers do ہم اس کا logically جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے on the earth of this world کوئی ڈاکٹر یہ بتا دے کہ cardiac patient جس کے اندر coronary کے stents ہیں اُس کو PET scan سے گزار سکتے ہیں تو ہم آج ہی میاں محمد نواز شریف کو table پر ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ کی بات ہو گئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!?What is thisاس پر ہمارا احتجاج ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہے کہ اِدھر علاج ہے اور نہ اُدھر علاج ہے؟

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ محترمہ! مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو بولنے کی اجازت کس نے دی ہے اور کس کی اجازت سے بولا ہے؟ آپ کو بولنے کی کوئی اجازت نہیں ہے لہٰذا آرام سے بیٹھ جائیں ورنہ میں آپ کو باہر بھیج دوں گا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

یہ ہاؤس میںconduct کر رہا ہوں یا آپ؟ یہاں آرام سے بیٹھیں یا پھر باہر چلی جائیں۔ میں اس طرح ہاؤس نہیں چلا سکتا اور آپ کو سپیکر کی بات ماننی پڑے گی ورنہ میں پورے سیشن کے لئے آپ کوsuspend کروں گا۔ ملک محمد احمد خان! جناب محمد بشارت راجہ نے بڑی وضاحت سے بات کی ہے۔

مجھے بتائیں کہ آپ کے ڈاکٹر نےSkype پر جب بات کی تب اس نے یہdetail کیوں نہیں بتائی؟ وہ یا تو اُس ڈاکٹر کو ساتھ بٹھا لیتے جس نےbonemarrow کے ٹیسٹ کرنے تھے۔ اِن کے اپنے ڈاکٹر عدنان کو چاہئے تھا کہ ہارٹ کے ڈاکٹر کو بھی ساتھ بٹھاتا جس نےprocedure کرنا ہے لہٰذا وہ تینوں ڈاکٹر بیٹھ کرSkype پر یہ بات بتاتے جو آپ بتا رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ذرا میری بات سُن لیں۔ جناب محمد بشارت راجہ نے جو بات کی ہے کہ کورٹ نے ایک آرڈر کیا ہے اور کورٹ کے آرڈر سے ہی میاں محمد نواز شریف باہر گئے ہیں۔ یہ کہا گیا کہ اس رپورٹ کے حوالے سے آٹھ ہفتے کے بعد آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔ اِن کی بات ہونے کے بعد ہر ایک کی اپنی اپنیassessment ہے اور اسassessment کے بعد انہوں نے جو فیصلہ کیا اُس کی روشنی میں آپ کے پاس دوبارہ اسی عدالت میں جانے کا پورا اختیار ہے۔

آپ ابھی جو چیزیں بتا رہے ہیں اِن میں بڑا وزن ہے۔ جب آپ عدالت کے سامنےexplain کریں گے تو وہاں سے آپ کوrelief مل جانا ہے لہٰذا یہاں پر کوئی جھگڑے والی بات ہی نہیں ہے۔ یہ عدالت کا مسئلہ ہے اور عدالت نے جو فیصلہ لکھا ہے وہ آپ کے پاس بھی ہے اور

جناب محمد بشارت راجہ کے پاس بھی ہے بلکہ سب کے پاس ہے۔ یہ فیصلہ یہاں نہیں بلکہ عدالت نے کرنا ہے۔

یہاں آپ کاpoint of view آ گیا ہے۔ پہلے ہمارے سابقا سپیکر صاحب نے بات کی اور آپ نے بھی کر لی ہے جس کا جناب محمد بشارت راجہ نے جواب دے دیا ہے۔ آپ کے پاس عدالت کا ایک بہترینoptionہے لہٰذا آپ عدالت جائیں اور اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ اب میرے خیال میں ہاؤس کی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اب بات ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے جو فرمایا ہے اس کے جواب میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ زبانی کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ ہمیں بھی اس بات کا ادراک ہے کہ معاملات عدالت میں ہیں اور کل کو عدالت میں سب نے جوابدہ ہونا ہے اس لئے میںclarify کرنا چاہتا تھا کہ مورخہ 06-02-2020 کو جب بورڈ کی تیسری میٹنگ ہوئی اُس میں بورڈ نےreports of treaty Hematologist of Guy's and St Thomas Hospital, reports of Cardiologist platelets counts and bio chemicalمانگا ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح ملک محمد احمد خان فرما رہے ہیں کہ bonemarrow نہیں ہو سکتا تو بورڈ کی طرف سے اس کے آگے لکھا ہے کہ ?if done اگر ہوا ہے تو رپورٹ دیں ورنہ یہ ضروری نہیں ہے۔ اس کے بعدwhole body PET scanمانگا جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارا مؤقف وہی ہے جو ہم اِس وقت تک آپ کو دے چکے ہیں اور جو ہمارے پاس availableہے وہ ہم نے دے دیا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر عدنان صاحب کے ساتھ ہماری جو بات ہوئی وہ recorded ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہم نے یہ سارے سوال اُن سے نہیں کئے؟ ملک محمد احمد خان کے جواب کے لئے انہوں نے ہمیں categorically یہ کہا کہ جو ہم آپ کو دے چکے ہیں وہی ہمارے پاس ہے اور اس کے علاوہ مزید کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر کہتا ہوں کہ ملک محمد احمد خان درست فرمارہے تھے کہ انہوں نے ابھی تک cardiac procedure کو line-up نہیں کیا لہٰذا اس کے باوجود اگر غیر معینہ مدت تک معاملات چلتے رہیں تو مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج کابینہ میں بھی یہ بات کی ہے کہ آٹھ ہفتے عدالت نے دیئے تھے اور آٹھ ہفتے حکومتِ پنجاب نے کوئی بھی فیصلہ نہ کر کے دیئے ہیں۔ جو آٹھ ہفتے عدالت نے دیئے ہیں اُس کی ذمہ داری عدالت پر ہے اور عدالت ہی اپنے فیصلے کو justify کرے گی لیکن کیا ہم پنجاب کے عوام کے آگے جوابدہ نہیں ہیں کہ جو آٹھ ہفتے ہم نے دیئے تھے وہ کس لئے دیئے تھے؟ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو کس نے اختیار دیا ہے کہ جیلوں میں موجود ہزاروں قیدیوں کا علاج نہ ہو لیکن ایک قیدی کے علاج کے لئے آٹھ ہفتے مزید جناب عثمان احمد خان بُزدار دے دیں؟ یہ صرف اس لئے کیا گیا کہ ہم سارے مسئلے کو criticize کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی اس کو criticize کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر ان کے grievances ہیں تو عدالت کے پاس جا کر چیلنج کریں کہ پنجاب کابینہ کا فیصلہ غلط ہے۔ اگر عدالت turndown کرتی ہے تو ہم عدالت کا فیصلہ مانیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ عدالتوں کے کرنے والے فیصلے اس معزز ایوان میں نہ کئے جائیں کیونکہ عدالت کا فیصلہ عدالت میں ہی ہونا ہے۔ ملک محمد احمد خان میرے بھائی ہیں لیکن جب اُن کے پاس arguments ختم ہوئے تب انہوں نے زور سے بولا لیکن میرے بھائی کے زور سے بات کرنے سے یہ فیصلہ تبدیل نہیں ہو گا۔ اس مسئلے کو تبدیل صرف عدالت کرے گی لہٰذا یہ

عدالت کے پاس جائیں، عدالت اپنا فیصلہ تبدیل کرے اور آپ کے حق میں کر دے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ بھی ماشاء اللہ وکیل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس صورتحال میں یہ ہاؤس فورم نہیں ہے بلکہ عدالت ہے۔ پہلے عدالت سے ہی آپ کو relief ملا ہے لہٰذا اب بھی آپ کو عدالت سے ہی relief ملنا ہے۔ یہاں آپ جتنا مرضی point scoring کریں اُس کا اگر آپ کو فائدہ ہو تو میں آپ کو بات کرنے کی اجازت ضرور دوں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ فائدہ کہاں سے ہونا ہے کیونکہ آپ ماشاء اللہ وکالت کرتے ہیں اور خود پیش بھی ہوتے ہیں۔ اب آپ کا فورم یہ ہاؤس نہیں بلکہ اسلام آباد ہائی کورٹ ہے۔ ڈاکٹر عدنان نے جو چیزیں miss کی ہیں جن کو آپ نے medically wrong prove کرنا ہے وہ اسلام آباد ہائی کورٹ میں کرنا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس طرح آپ ماشاء اللہ ہاؤس کو conduct کرتے ہیں اور دونوں sides کو لے کر چلتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی مطلب ہم سمجھتے ہیں کہ اب کچھ وہ روایات قائم کر رہے ہیں جن کی اس ہاؤس کو ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ صرف یہ ہے کہ cabinet اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبران میں سے بنتی ہے جو اس ہاؤس کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسی ہاؤس کے ممبران ہیں جو یہاں سے cabinet میں جاتے ہیں اور cabinet نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ کہنا بہت آسان ہے کہ ہائی کورٹ میں جانا ہے وہ جو بھی فورم ہے اور جہاں جہاں پر بھی جانا ہے وہاں پر تو ہم جائیں گے لیکن جناب محمد بشارت راجہ ماشاء اللہ بڑے seasoned politician ہیں، جو ڈاکٹر عدنان نے بات کی تھی، ساری بریفنگ ہم بھی بیٹھ کر دیکھتے ہیں اور ابھی بھی lawyers کے ساتھ اور ڈاکٹر صاحب سے بھی میں بات کر کے آ رہا ہوں۔

جناب سپیکر!وہاں پر جوprocedureہے کہ ڈاکٹرز خودset the paceکرتے ہیں اور ڈاکٹر کے مطابق میاں محمد نواز شریف کو جن حالات میں باہر بھیجا گیا تھاalreadyوہlateتھے مطلب یہ کہ جو بورڈ یہاں کا بنا تھا اس بورڈ نے کہا تھا کہ یہ ایک معجزہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف یہاں سے زندہ چلے گئے ہیں کیونکہ جتنا یہاں پرdelayکیا گیا تھا یہon recordباتیں ہیں اور اس بورڈ کی باتیں ہیں۔ اب وہاں پر جب وہ گئے تو ٹی وی کے اوپر، اصل میں ہو یہ گیا ہے کہwe are not playing to the galleryہم اصل صورتحال کو نہیں دیکھ رہے کہ صورتحال کیا ہے اور ہم صرف یہ دیکھ رہے ہیں کہissuesکیا ہیں اورissuesسے توجہ ہٹانے کے لئے ایک نیا issueکھڑا کر دیا جائے۔ میاں محمد نواز شریف جب باہر گئے اور ڈاکٹروں نے جب ان کا معائنہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم سیدھاheartکی طرف نہیں جاسکتے کیونکہ پہلے جو ان کیcomplications developہو گئی ہوئی ہیں جب تک ان کا علاج نہیں ہو گا، ایکhistoryموجود ہے، پہلے ان کی open heart surgeryہوئی ہوئی ہے۔ یہ جوplatelets downہوئے اس سے ان کی arteries affectہوئیں اورarteriesکمزور ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹرز جب تک باقی چیزوں اور ان کی kidneyوغیرہ کیtreatmentنہیں کرتے تو تب تک وہ اس طرف نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر!میرا آپ کے ذریعے حکومت سے سوال یہ ہے کہ کل یورپین یونین کی رپورٹ آتی ہے جس میں کہا جاتا ہے کہNAB selected accountabilityکر رہی ہے۔ آج اسلام آباد ہائی کورٹ۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر!یہ کیا بات کر رہے تھے اور کہاں پہنچ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان!یہ اورissueہے ناں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف آپ کا ایک منٹ لے کر اجازت چاہوں گا کہ آج اسلام آباد ہائی کورٹ نے جناب شاہد خاقان عباسی اور جناب احسن اقبال کیbailsمیں جو commentکیا، جناب فواد حسن فواد کیbailمیں سپریم کورٹ نے جو لکھا اور جناب شہباز شریف کے آشیانہ کیس میں ہائی کورٹ نے جو لکھا۔۔۔

جناب سپیکر: بس کریں رانا مشہود احمد خان! یہ بات ہو گئی ہے اور اب یہ بات بنتی نہیں ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بس ایک آخری بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب یہ بات بنتی نہیں ہے۔

سوالات

(محکمہ اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ اطلاعات و ثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2030 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ ان کی ministerial responsibility ہے Sir they are collectively responsible to this House کابینہ کا کوئی بھی فیصلہ ہو گا، آئین پاکستان یہ کہتا ہے کہ وہ اس ہاؤس میں اس کے پہلے جواب دہ ہیں اور میں کسی عدالت میں بعد میں جاؤں گا۔ میں اس floor پر کابینہ کے فیصلے پر ان سے پوچھنے کا استحقاق رکھتا ہوں اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ خطوط جو میاں محمد نواز شریف نے حکومت پنجاب کو لکھے، ان میں یہ لکھا کہ میں ڈاکٹروں کے فیصلے کا پابند ہوں جو میرا علاج کر رہے ہیں۔ حکومت کے اس ناروا روّیے کے خلاف، حکومت کی زیادتی کے خلاف، حکومت کے اس انسانیت سوز فیصلے کے خلاف اور حکومت کے اس سیاہ فیصلے کے خلاف.Sir we are walking out

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2038 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2325 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2362 بھی سید عثمان محمود کا ہی ہے لیکن اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔اگلا سوال نمبر 2453 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2707 محترمہ سمیرا کومل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 2897 محترمہ طحیٰا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3262 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اگلا سوال نمبر 3375 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کا آخری سوال نمبر 3749 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔سارے سوالات ختم ہوئے اور میں یہاں پر بات کرنا چاہوں گا کہ جو پرائیویٹ ممبر ڈے ہوتا ہے اس میں سب ممبران کو بیٹھنا ہوتا ہے۔ انہیں خود ہی ٹوکن واک کے بعد واپس آ جانا چاہئے اور اجلاس کی ریکوزیشن بھی انہوں نے دی تھی۔ بہرحال ہم ہاؤس کی کارروائی جاری رکھیں گے کیونکہ باقی ممبران کا تو کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہے اس لئے ہم اجلاس کو جاری رکھیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: آرٹس کونسل کے سالانہ بجٹ و ذیلی اداروں کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2030: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور آرٹس کونسل کے لئے سالانہ کتنا بجٹ مختص کیا جاتا ہے؟

(ب) لاہور آرٹس کونسل کے تحت کون کون سے ادارے آتے ہیں؟

(ج) ان ذیلی اداروں کو سالانہ کتنا بجٹ دیا جاتا ہے؟

(د) سال18-2017 کے دوران کتنا بجٹ دیا گیا تھا ان اداروں نے کہاں کہاں استعمال کیا۔اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) لاہور آرٹس کونسل کے لئے مالی سال19-2018 کے لئے 388 بلین کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

(ب) لاہور آرٹس کونسل کے ماتحت صرف اوکاڑہ آرٹس کونسل ہے۔

(ج) اوکاڑہ آرٹس کونسل کو مالی سال18-2017 میں20لاکھ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔

(د) سال18-2017 کے دوران20لاکھ روپے بجٹ مختص کیا گیا تھا اور گرانٹ ان ایڈ کی مد میں دیا گیا اس بجٹ میں سے 15 لاکھ روپے تنخواہوں کی مد میں اوکاڑہ آرٹس کونسل کے ملازمین کو ادا کئے گئے۔

باب پاکستان منصوبہ کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*2038: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باب پاکستان منصوبہ کب شروع ہوا؟

(ب) مالی سال19-2018 سے پہلے مذکورہ منصوبے پر کتنی رقم خرچ ہو چکی تھی؟

(ج) بجٹ19-2018میں کتنی رقم اس منصوبہ کے لئے مختص کی گئی تھی؟

(د) مالی سال20-2019کے بجٹ میں کتنی رقم اس کے لئے مختص کی جارہی ہے؟

(ہ) منصوبہ کتنی دیر میں مکمل ہو جائے گا اور کتنے فیصد کام اس منصوبہ کا باقی رہ گیا ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) 14۔اگست 1991 کو والٹن لاہور میں باب پاکستان کے نام سے تحریکِ پاکستان کے شہیدوں، گمنام کارکنوں اور تاریخ عالم کی سب سے بڑی ہجرت کے جاں نثاروں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے ایک منصوبہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔زمین کی عدم دستیابی اور مختلف وجوہات کی بناء پر تعمیراتی کام کا آغاز نہ ہو سکا۔

2006 میں پاکستان آرمی نے حکومتِ پنجاب کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت باب پاکستان منصوبے کی تعمیر کا آغاز کیا۔2010 میں ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا اور حسنین کو ٹیکس (ٹھیکیدار) کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جس کی وجہ سے کام رُک گیا۔

(ب) اس منصوبے پر لاگت کا تخمینہ 2447.370 ملین روپے لگایا گیا تھا۔پاک آرمی کے مطابق اب تک اس پراجیکٹ پر 836.929 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) کوئی نہیں۔

(د) کوئی نہیں۔

(ہ) پراجیکٹ کی تعمیر کا کام سونپنے کے تقریباً دو سال کے بعد مکمل ہو جائے گا۔ پراجیکٹ کے سٹرکچر کا 60 فیصد کام جبکہ تمام پراجیکٹ کا 29 فیصد کام ہوا ہے۔موقع پر مونومنٹ بلاک، چادر بلاک، چہار باغ، لِنیئر ڈیک، انٹری بلاک اور پانی کی ٹینکی زیرِ تعمیر ہیں جبکہ لڑکے اور لڑکیوں کے دوہائی سکول تکمیل کے بعد ایجوکشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں آرٹس کونسل کے زیر انتظامات
ادارے ہال کی تعداد اور افسران و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*2325: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں آرٹس کونسل کے زیر انتظامات کون کون سے ادارے / ہال کب سے کام کر رہے ہیں اس محکمہ کے ضلعی افسر اور عملہ کون کون سا تعینات ہے اور وہ کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) ان آرٹ کونسل کے تحت سال2018-19 میں کون کون سے پروگرام منعقد کروائے گئے ان پر کتنے اخراجات آئے اور ان سے کتنی آمدن ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان آرٹس کونسل میں پروگرام کرنے اور ہالhire کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں اور اس کی بکنگ کا اختیار کس کے پاس ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب آرٹس کونسل کے زیر اہتمام کوئی آرٹس کونسل نہیں ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب آرٹس کونسل کے زیراہتمام کوئی آرٹس کونسل نہیں ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب آرٹس کونسل کے زیر اہتمام کوئی آرٹس کونسل نہیں ہے۔

لاہور: چائنیز کلاسز جیانگسو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج آرٹ اینڈ کلچر سے الحمرا ہال منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2453: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات وثقافت نے چائنیز کلاسز جیانگسو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج آرٹ اینڈ کلچر سے الحمرا ہال لاہور میں شفٹ کر دی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کلاسز گزشتہ آٹھ سال سے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج آرٹ اینڈ کلچر میں ہی پڑھائی جارہی تھی ان کو اچانک الحمراء ہال لاہور میں شفٹ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ الحمراء ہال لاہور میں کلاسز شفٹ ہونے کی وجہ سے طلباء کی تعداد کم ہو گئی ہے کلاسز شفٹ کرنے کی وجہ سے طلباء میں تحفظات پائے جا رہے ہیں، حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) پنجاب جیانگسو کلچرل سنٹر دسمبر 2018 کو الحمراء میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن حال ہی میں مورخہ 05-8-2019 کو واپس پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔

(ب) کلاسز کو الحمراء میں انتظامی بنیادوں پر منتقل کیا گیا تھا۔

(ج) کلاسوں کی تعداد کم کی گئی تا کہ کوالٹی پر زور دیا جا سکے۔ یہ درست ہے کہ منتقلی کی وجہ سے طالب علموں کی تعداد میں کمی ہوئی لیکن اب چونکہ کلاسز کو واپس منتقل کر دیا گیا ہے لہٰذا طالب علموں کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔

سینئر اور مستحق فنکاروں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*2707: **محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سینئر اور مستحق فنکاروں کا مالی وظیفہ بند کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں ان فنکاروں کو ماہانہ کی بنیاد پر مالی امداد کے چیک دیئے جاتے تھے؟

(ج) سابقہ حکومت نے سال 2013 سے سال 2018 تک ان فنکاروں کو کتنے مالی امداد کے چیک دیئے اس کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مستحق فنکاروں کی مالی امداد دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان کو چیک جاری کر دیئے جائیں گے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے موجوہ مالی سال 20-2019میں مبلغ 80ملین روپے کی رقم سینئراور مستحق فنکاروں کی مالی امداد کے لئے مختص کی ہوئی ہے۔مالی امداد کی تقسیم کا طریق کار وضع کرنے کا اختیار وزیر اعلیٰ کی تشکیل کردہ کمیٹی کو ہوتا ہے۔اس ضمن میں ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی کی تشکیل کر دی ہے لہٰذا فنکاروں کو مالی امداد کی تقسیم بلا تاخیر حسبِ ضابطہ شروع کی جا رہی ہے۔

(ب) درست ہے۔سال 2011 تا 2018 حکومت پنجاب نے فنکاروں کی ماہانہ مالی امداد فراہم کی اور بعد ازاں مالی امداد یکمشت ادائیگی کی بنیاد پر کی ہے۔

(ج) سال 2013 تاسال 2018 تک فنکاروں کو مالی امداد کے مد میں دیئے گئے چیکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013	22چیک
2014	138چیک
2015	191چیک
2016	134چیک
2017	1229چیک
2018	121چیک

(د) حکومت پنجاب نے موجوہ مالی سال20-2019میں مبلغ 80ملین روپے کی رقم سینئر اور مستحق فنکاروں کی مالی امداد کے لئے مختص کی ہوئی ہے۔مالی امداد کی تقسیم کا طریق کار وضع کرنے کا اختیار وزیر اعلیٰ کی تشکیل کروہ کمیٹی کو ہوتا ہے۔اس ضمن میں ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمیٹی کی تشکیل کر دی ہے لہٰذا مستحق فنکاروں کو مالی امداد کی تقسیم حسبِ ضابطہ شروع کی جارہی ہے۔

وزارت ثقافت کی طرف سے بچوں

کے لئے منعقدہ پروگرامز کے انعقاد اور مقامات سے متعلقہ تفصیلات

***2897: محترمہ طحیٰانون:** کیاوزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزارت ثقافت کے تعاون سے بہت سے ادارے ثقافتی پروگرامز منعقد کرتے ہیں؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں بالخصوص بچوں کے سامعین ہونے کے حوالے سے کئے گئے ان پروگراموں کی شرح کیاہے؟

(ج) یہ پروگرامز کہاں اور کن کن مقامات پر منعقد ہوتے ہیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) لاہور آرٹس کونسل

درست ہے کہ لاہور آرٹس کونسل وزارت کے تعاون سے ثقافتی پروگرامز منعقد کرتی ہے۔

پنجاب کونسل آف دی آرٹس

جی،ہاں! درست ہے۔

(ب) لاہور آرٹس کونسل

گزشتہ دو سالوں میں لاہور آرٹس کونسل بچوں کے حوالے سے ہر اتوار اور اہم قومی تہواروں پر درج ذیل پروگرامز منعقد کر رہی ہے۔

1۔ پتلی تماشا 2۔ عینک والا جن

3۔ الہ دین اور جادو کا چراغ 4۔ تعلیم

5۔ درج بالا پروگرامز کے علاوہ بچوں کی آرٹ ورکشاپ،، بچوں کے لئے مقابلہ مصوری، بچوں کے لئے تھیٹر ورکشاپس، بچوں کی مصوری کی نمائش اور ٹیبلوز وغیرہ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ گزشتہ دو سالوں میں ان پروگرامز کی شرح تقریباً304 بنتی ہے۔

پنجاب کونسل آف دی آرٹس

گزشتہ دوسالوں میں ترجیحی بنیادوں پر بچوں کے پروگرام منعقد کئے گئے ہیں تاہم بچوں کے منعقد کردہ پروگراموں کی شرح تقریباً تیس فیصد ہے

(ج) لاہور آرٹس کونسل

یہ پروگرامز لاہور آرٹس کونسل الحمرا کے مال روڈ پر واقع مختلف آڈیٹوریمز اور کلچرل کمپلیکس، فیروزپور روڈ میں منعقد ہوتے ہیں

پنجاب کونسل آف دی آرٹس

زیادہ تر پروگرامز پنجاب آرٹس کونسل اور اس سے ملحقہ ڈویژنل آرٹس کونسلوں کے آڈیٹوریمز میں منعقد کئے جاتے ہیں تاہم جہاں آڈیٹوریم موجود نہیں ہیں وہاں پروگرامز سکولوں اور کالجوں میں منعقد کئے جاتے ہیں

صوبہ میں پنجاب کلچر کے میلوں کے انعقاد پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

***3375:سید حسن مرتضیٰ:** کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پنجاب کلچر کو فروغ دینے کے لئے مختلف تہواروں پر میلوں کا انعقاد کیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں میلوں کا انعقاد ختم کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے کلچر کو فروغ دینے کے لئے میلوں کے انعقاد پر جو پابندی لگائی گئی ہے اس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پنجاب کلچر کو فروغ دینے کے لئے مختلف تہواروں پر میلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ پنجابی زبان، فن اور ثقافت کی ترویج وترقی کے لئے صوفیائے کرام کے عرس کے موقع پر مختلف تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ میلہ چراغاں، واڈھی میلہ، میلہ بہاراں، میلہ وارث شاہ اور بیساکھی میلہ بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ تاہم اب دوبارہ پنجاب میں صورتحال بہتر ہونے کی وجہ سے میلے منعقد ہو رہے ہیں۔ امن عامہ کے پیشِ نظر میلوں کا انعقاد بڑھ رہا ہے اور اِن پر پابندی کبھی بھی نہ عائد کی گئی تھی۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے صوبہ بھر میں کلچر کو فروغ دینے کے لئے میلوں کے انعقاد پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی اور آرٹس کونسلیں صوبے کے مختلف شہروں میں منعقد کر رہی ہیں۔

بہاولپور آرٹس کونسل کی بلڈنگ
کی تزئین وآرائش پر اخراجات اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3749: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور آرٹس کونسل کی بلڈنگ کس کی ملکیت ہے یہ کتنے سال پرانی ہے کیا یہ قابل استعمال ہے؟

(ب) اس بلڈنگ کی تزئین و آرائش پر کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور آرٹس کونسل کی بلڈنگ کافی پرانی ہے اور بہت محدود کمروں اور ہال پر مشتمل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقادور حکومت میں اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے رقبہ مختص کیا گیا تھا رقبہ کتنا اور کہاں واقع ہے؟

(ہ) اس کی بلڈنگ بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بہاولپور آرٹس کونسل رشیدیہ آڈیٹوریم کیتھولک چرچ کی ملکیت ہے یہ بلڈنگ تقریباً اٹھائیس سال پرانی ہے اور بہاولپور آرٹس کونسل کے زیر استعمال ہے۔

(ب) بہاولپور آرٹس کونسل رشیدیہ آڈیٹوریم میں سال19-2018اور2020میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) جی،ہاں! یہ بلڈنگ پرانی ہے اور ایک ہال ایک چھوٹی سی آرٹ گیلری اور پانچ کمروں پر مشتمل ہے۔

(د) اس بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقبہ گلزار صادق میں واقع ہے جو کہ 16 کنال پر مشتمل ہے۔

(ہ) ڈیپارٹمنٹل ڈویلپمنٹ سب کمیٹی(DDSC)نے اس سکیم کی منظوری دے دی ہے لہٰذا موجودہ مالی سال میں ہی اس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب آرٹس کونسل

کے قیام اور ملازمین کو سروس سٹرکچر نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

40:چودھری اشرف علی: کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام کب عمل میں لایا گیا نیز اس کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کا سروس سٹرکچر نہیں ہے ان ملازمین کو کب تک سروس سٹرکچر دے دیا جائے گا؟

(ج) پنجاب آرٹس کونسل کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کتنے ممبران پر مشتمل ہوتا ہے اور ان ممبران میں کون کون سے افسران شامل ہوتے ہیں؟

(د) پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین سے جوcontributing providentفنڈ کی مد میں رقم کاٹی جاتی ہے وہ رقم کہاں پرinvestکی جاتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل کے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد ماہانہ بنیادوں پر پنشن وصول کرنے کا حق نہ ہے ان کو یہ حق کب تک دے دیا جائے گا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل کا دائرہ صرف ڈویژنل سطح تک محدود ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام مجریہ ایکٹ 1975 کے تحت عمل میں لایا گیا جس کے تحت پنجاب آرٹس کونسل صوبہ پنجاب میں درج ذیل کام سرانجام دیتی ہے۔

- حکومت کی فنکاروں اور ثقافتی سرگرمیوں سے متعلق تمام معاملات پر راہنمائی کرنا۔
- فنون کی استعداد سمجھ بوجھ اور علمی افزودگی کے لئے اقدامات کرنا۔
- کونسلوں کی ثقافتی سرگرمیوں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ثقافتی اور ادبی تنظیموں کے کام جو کہ حکومت پاکستان یا حکومت پنجاب سے گرانٹ لیتی ہیں کا تجزیہ کرنا۔
- ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ آرٹس کونسلوں کا قیام۔
- آرٹ اکیڈمیاں، فوک سٹیڈیم، نمائشی ہالز، آرٹ گیلریز، آڈیٹوریمز اور اسی طرح کے اداروں کے قیام اور انتظام وانصرام کے منصوبے بنانا۔
- ثقافتی طائفے بنانا، پلاسٹک، آرٹس اور کرافٹ کی نمائشوں کا اہتمام کرنا اور ثقافتی میلے اور اسی طرح کی دوسری سرگرمیوں کا اہتمام کرنا۔
- صوبائی اور مقامی فنکاروں کی درجہ بندی اور ان کی مدد کرنا۔
- ثقافتی اداروں کی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور ان کی مدد کی خاطر انہیں رجسٹرڈ کرنے کا انتظام کرنا۔
- حکومت کی طرف سے تفویض کردہ فنون اور ثقافت کے حوالے سے سرگرمیوں کے حوالے سے اقدامات کرنا۔

(ب) پنجاب آرٹس کونسل کے پاس مکمل سروس سٹرکچر موجود ہے جس کی رو سے تمام ملازمین کی بھرتی سے لے کر ترقی اور ریٹائرمنٹ تک کے تمام قوانین موجود ہیں کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف گورنرز پنجاب آرٹس کونسل سرکاری، پنجاب اسمبلی کے ممبران اور غیر سرکاری ممبران پر مشتمل ہے جن کی کل تعداد 37 ہے۔

جناب وزیر اعلیٰ پنجاب (جناب عثمان بزدار)،	Patron
وزارت اطلاعات و ثقافت پنجاب،	Chairman
سیکرٹری محکمہ اطلاعات و ثقافت حکومت پنجاب،	Vice Chairman

نمائندہ قومی وزارت تعلیم۔
سیکرٹری فنانس حکومت پنجاب۔
چیئرمین، لاہور میوزیم لاہور۔
ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز حکومت پنجاب (پہلے ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز پنجاب) تھے یہی عہدہ اب ڈائریکٹر جنرل، پبلک ریلیشنز حکومت پنجاب کا ہے۔
پرنسپل، نیشنل کالج آف آرٹ، لاہور
ہیڈ ڈیپارٹمنٹ آف فائن آرٹس، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور۔
تمام ایگزیکٹو ہیڈز آف ڈویژنل آرٹس کونسلز
ایگزیکٹو ڈائریکٹر، پنجاب آرٹس کونسل سیکرٹری

(د) پنجاب آرٹس کونسل گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق scheduled بنکوں میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔

(ہ) جی، ہاں! یہ درست ہے۔ پنجاب کونسل آف دی آرٹس کے ملازمین کے پاس پنشن کے حق نہ ہے تاہم سال 1992 سے ملازمین کے فوائد کے لئے سی پی فنڈ سکیم شروع کی گئی لیکن اس کے ساتھ ساتھ کونسل ہذا کی اپنے انتظامی محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ذریعے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب سے گفت و شنید جاری ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ پنجاب کونسل آف دی آرٹس اور اس کی ڈویژنل آرٹس کونسل کے ملازمین کو بھی دیگر حکومتی محکموں کے ملازمین کی طرح پنشن مل سکے۔

(و) پنجاب آرٹس کونسل ایکٹ 1975 کے مطابق پنجاب آرٹس کونسل کے اغراض و مقاصد میں صرف ڈویژنل سطح پر نہیں بلکہ ضلعی سطح پر بھی آرٹس کونسلوں کا قیام ہے۔

صوبہ بھر میں روزنامہ ہفت روزہ،
ماہنامے، جرائد و اخبارات سے متعلقہ تفصیلات

427: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں کتنے روزنامے، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامے، سہ ماہی اور سالانہ جرائد واخبارات کے ڈیکلریشن موجود ہیں ان میں سے کتنے میڈیا لسٹ پر موجود ہیں اور ہر جریدے / اخبارات کے حساب سے الگ الگ نام و شہر کے حساب سے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) محکمہ ہذا نے صوبہ بھر کے کس کس روزنامے، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامے، سہ ماہی اور سالانہ جرائد واخبارات اور ٹی وی چینل وریڈیو کو کتنی کتنی مالیت کے اشتہارات مع سپیشل سپلیمنٹ جاری کئے اور ہر جریدے / اخبارات اور ٹی وی چینل وریڈیو کے حساب سے الگ الگ اور مالی سال 08-2007 سے لے کر رواں مالی سال تک سال وار کتنے کتنے اشتہارات دیئے، ان کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) محکمہ ہذا نے متذکرہ عرصہ کے دوران اشتہارات و سپیشل سپلیمنٹ کن کن ایڈورٹائزنگ ایجنسیوں کے ذریعے جاری کئے ان کے نام اور ان کو جو رقومات ادا کی گئیں ان کی تفصیلات مالی سال 08-2007 سے لے کر رواں مالی سال تک سال وار ایوان میں پیش کی جائیں؟

(د) صوبہ بھر کے کس کس روزنامے، ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامے، سہ ماہی اور ٹی وی چینل وریڈیو کے کتنے کتنے بقایا جات اشتہارات مع سپیشل سپلیمنٹ کی مد میں ابھی تک ادا نہیں کئے گئے اور ہر جریدہ / اخبارات اور ٹی وی چینل وریڈیو کے حساب سے الگ الگ اور مالی سال 08-2007 سے لے کر رواں مالی سال تک سال وار کتنے کتنے اشتہارات دیئے ان کی تفصیلات ایوان کی میز رکھی جائیں؟

نوٹ: میں سوال متذکرہ بالا کی صحت کی ذمہ داری قبول کرتی ہوں۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) تفصیلات Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیلات Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) IPL اشہارات کی کسی قسم کی ادائیگی DGPR کے ذمے نہ ہے جبکہ SPL ایڈورٹائزمنٹ کی ادائیگی ایڈورٹائزنگ ایجنسیوں کے متعلقہ ہے۔

پرنٹ میڈیا کو حکومت کی طرف سے جاری کردہ اشتہارات سے متعلقہ تفصیلات

441: جناب محمد اشرف رسول: کیاوزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت نے پرنٹ میڈیا کو کتنے اشتہار جاری کئے ہیں اس پر کتنا بجٹ خرچ ہوا؟

(ب) یہ اشتہارات کس بنیاد پر جاری کئے گئے، کیا یہ تمام اخبارات کو جاری کئے گئے ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ اخبارات ایسے ہیں جنہیں اشتہارات دیتے وقت طے شدہ اصول کو مد نظر نہیں رکھا گیا وہ اخبارات کون سے ہیں جنہیں ان اصولوں کے باوجود زیادہ یا کم اشتہارات دیئے گئے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام اخبارات کے لئے یکساں پالیسی اپنانے اور اشتہارات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام اخبارات کو اشہارات میڈیا پالیسی 2012 کے تحت جاری کئے گئے۔ میڈیا پالیسی کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے تمام اخبارات کو اشتہارات میڈیا پالیسی 2012 کے تحت ریلیز کئے گئے۔

(د) جواب نفی میں ہے۔

لاہور: الحمرا آرٹس کونسل
کی تزئین و آرائش کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

448: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں لاہور آرٹ کونسل کے ذیلی ادارے الحمراء آرٹ کونسل ہال کے لئے 19 کروڑ ننانوے لاکھ مختص کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ الحمراء ہال کی روفنگ اور تزئین کے لئے علیٰحدہ سے 13 کروڑ مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے گزشتہ مالی سال میں بھی الحمراء ہال کی تزئین و آرائش کے لئے 18 کروڑ روپے مختص کئے تھے؟

(د) اگر گزشتہ مالی سال میں الحمراء ہال کی تزئین و آرائش کے لئے بھاری رقم مختص کی گئی تھی تو اس مرتبہ مزید 19 کروڑ ننانوے لاکھ کی بھاری رقم کس قسم کی تزئین و آرائش کے لئے مختص کی گئی اور یہ 19 کروڑ کس کس مد میں استعمال کیا جائے گا، اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مال روڈ پر واقع الحمرا ہال نمبر 1، ہال نمبر 2 اور ہال نمبر 3 کے ائیر کنڈیشنگ نظام کی تبدیلی کے لئے 199.99 ملین کی اے ڈی پی سکیم منظور کی ہے جس کے سلسلہ میں 19-2018 میں 25.90 ملین مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ الحمراہال 1 کی چھت کو تبدیل کرنا بہت ضروری تھا حسب ضابطہ ضروری کارروائی کے بعد تخمینہ 134.300 ملین روپے لگایا گیا۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت پنجاب نے گزشتہ مالی سال الحمراہال کی تزئین و آرائش کے لئے 18 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔

(د) جیسا کہ اوپر سوال کے جز (الف) میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے 199.996 ملین روپے کی رقم مال روڈ پر واقع الحمراہال نمبر 1، ہال نمبر 2، ہال نمبر 3 اور آرٹ گیلری میں ائیر کنڈیشنگ نظام کی تنصیب کے لئے مختص کی گئی ہے اور اخراجات کی مدات میں سول ورک، ریونیوورک اور جدید ترین ائیر کنڈیشنگ کا نظام شامل ہے یہ سکیم 2017-18 میں شروع ہوئی اور اس کا دورانیہ تین سال ہے۔

ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظام افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

508: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظامات کون کون سے ادارے /ہال کب سے کام کر رہے ہیں اس محکمہ کے ضلعی افسر وعملہ کون کون ہے اور وہ کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس آرٹ کونسل کے تحت سال 2017-18 میں کون کون سے پروگرام منعقد کروائے گئے، کتنے اخراجات آئے اور کتنی آمدن ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) آرٹس کونسل میں پروگرام کرنے ہال /Hire کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں اور اس کا اختیار کس کے پاس ہے کیا SOP ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل ڈویژنل سطح کا ادارہ ہے جس کے زیر انتظام جناح ہال کی عمارت ہے جو کہ 28۔جنوری 2014 کو آرٹس کونسل کے سپرد کی گئی اور ڈاکٹر ریاض ہمدانی بطور ڈائریکٹر مورخہ 4۔مئی 2018 سے کام کر رہے ہیں ڈائریکٹر کے علاوہ دیگر عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تاریخ تعیناتی
1۔	جونیئر کلرک	بی ایس۔11	01-03-2017
2۔	بکنگ کلرک	بی ایس۔7	12-06-2015
3۔	پینٹر اینڈ پالیشر	بی ایس۔5	02-10-2017
4۔	سٹیج ایڈ	بی ایس۔4	23-02-2015
5۔	دفتری	بی ایس۔4	18-03-2018
6۔	نائب قاصد	بی ایس۔1	01-03-2017
7۔	نائب قاصد	بی ایس۔1	02-10-2017
8۔	گارڈ	بی ایس۔1	08-03-2016
9۔	خاکروب	بی ایس۔1	15-07-2016

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر انتظام مالی سال 18-2017 میں ہونے والے پروگرامز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ثقافتی سرگرمیاں پانچ شعبہ پر مشتمل ہیں:

نمبر شمار	نام	تعداد
1۔	فائن آرٹس	5
2۔	موسیقی	24
3۔	لٹریچر	39
4۔	تھیٹر	3
5۔	کرافٹس	2
	کل پروگرامز	73

ساہیوال آرٹس کونسل کے زیر سایہ مالی سال 18-2017 میں ہونے والے اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ساہیوال آرٹس کونسل کے ملازمین کی سالانہ تنخواہ	3217808/-	سالانہ
ساہیوال آرٹس کونسل کے متفرق اخراجات	4387522/-	2017-18
ساہیوال آرٹس کونسل کی کل سالانہ آمدن	1212729/-	2017-18
ساہیوال آرٹس کونسل کل اخراجات	4387522/-	سالانہ

(ج) آرٹس کونسل کا ہال کرایہ پر دینے کی شرائط، اختیارات اور ضابطہ اخلاق درج ذیل ہیں:

1) ہال کی بکنگ کم از کم دو گھنٹے کی جاتی ہے۔

2) سکیورٹی کے انتظامات کی ذمہ داری منتظم پروگرام پر عائد ہوتی ہے۔

3) ہال کو شادی تقریبات کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

4) ڈائریکٹر ساہیوال آرٹس کونسل کے پاس مفت ہال دینے کا اختیار نہ ہے تاہم ساہیوال آرٹس کونسل کے اشتراک اور زیر سرپرستی ہونے والی ثقافتی تقاریب کے لئے مفت ہال کی سہولت دستیاب ہے جس کا فیصلہ ڈائریکٹر ڈویژنل آرٹس کونسل کرتا ہے۔

ضلع ساہیوال: جناح ہال آرٹس کونسل میں سٹیج ڈراموں و دیگر پروگرامز کی بکنگ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

724: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہال آرٹس کونسل ضلع ساہیوال میں سٹیج ڈراموں و دیگر فنکشنز پروگرامز کی بکنگ کا کیا طریق کار ہے فی فنکشن پروگرام کی فیس کتنی ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) سال19-2018 میں کتنے ڈرامہ، پروگرام کی بکنگ اس ہال میں ہوئی ان کی بکنگ کا طریق کار کیا ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) سال19-2018 میں کروائے گئے ڈرامہ، پروگرامز پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان سے کتنی آمدن حاصل ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت جناح ہال آرٹس کونسل میں کروائے جانے والے تمام پروگرامز کو آن لائن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز عوام الناس کے بہترین مفاد میں آرٹس ساہیوال نے کیا کیا اقدامات اُٹھائے ہیں ان کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) ساہیوال آرٹس کونسل جناح ہال میں کمرشل سٹیج ڈراموں کی بکنگ نہیں کی جاتی ہے۔ ہال میں دیگر پروگرامز کی بکنگ کے لئے جناب کمشنر ساہیوال/ڈائریکٹر ساہیوال آرٹس کونسل کے نام درخواست دی جاتی ہے جس میں درخواست دہندہ سے پروگرامز کی تفصیل وغیرہ حاصل کرنے کے بعد ضابطے کے تحت اجازت دی جاتی ہے۔

پروگرامز کی نوعیت کے حساب سے فیس کا شیڈول درج ذیل ہے:

فیس شیڈول:

نمبر شمار	پروگرام کی نوعیت	کرایہ	اوقات کار
1۔	ڈرامیٹک اور دیگر کلچرل پروگرام	36000	ایک پروگرام
2۔	میوزک شو) کلاس اے سنگر)	30000	دو گھنٹے
3۔	میوزک شو) کلاس بی سنگر)	22000	دو گھنٹے
4۔	میوزک شو(خیراتی)	18000	دو گھنٹے
5۔	کمرشل پروگرام	10000	فی گھنٹہ
6۔	تعلیمی/مذہبی/سیمینار/ایوارڈز وغیرہ	8000	فی گھنٹہ
7۔	گورنمنٹ پروگرامز	8000	مکمل پروگرام

(ب) مالی سال19-2018میں ہال میں کوئی کمرشل سٹیج ڈرامہ نہیں ہوا ہے تاہم آرٹس کونسل مختلف ڈرامہ فیسٹیول کا انعقاد کرتی ہے۔ پروگرامز کی بکنگ کے لئے کمشنر ساہیوال/ڈائریکٹر ساہیوال آرٹس کونسل کے نام درخواست دی جاتی ہے جس میں درخواست دہندہ سے پروگرامز کی تفصیل وغیرہ حاصل کرنے کے بعد ضابطے کے تحت اجازت دی جاتی ہے۔ پروگرامز کی نوعیت کے حساب سے فیس کے شیڈول کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال19-2018میں مبلغ/-592000 روپے ہال کی آمدن ہوئی جبکہ مالی سال 19-2018 ثقافتی تقریبات پر مبلغ-/1,965,399 روپے خرچ ہوئے، تفصیل پروگرامز مع اخراجات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پروگرامز کو آن لائن کرنے کے حوالے سے آرٹس کونسل کے پاس مالی و تکنیکی وسائل نہ ہیں تاہم ساہیوال آرٹس کونسل اپنی تقریبات کی تشہیر بذریعہ سوشل میڈیا کرتی ہے۔عوام الناس کے بہتر مفاد اور صحتمند معاشرے کے قیام کے لئے کونسل ہذا مسلسل ثقافتی پروگرامز کا اہتمام کر رہی ہے۔

ساہیوال آرٹس کونسل سال2017 میں مختلف شعبہ جات میں درج ذیل پروگرامز کروائے گئے۔

نمبر شمار	پروگرام کی نوعیت	تعداد پروگرامز
1۔	ادب	20
2۔	فنون لطیفہ	18
3۔	موسیقی	18
4۔	ڈرامہ	12
5۔	نیشنل ایکشن پلان	12
6۔	دیگر	20

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے جس میں محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ایک پرائیویٹ بل ہے جسے وہ move کریں۔جی، محترمہ !اسے پیش کریں۔

مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020
متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! Thank you. I move:

"That Leave be granted to introduce the Green International University Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That Leave be granted to introduce the Green International University Bill 2020."

اس بل کی کسی نے مخالفت نہیں کی۔

Now, the question is:

"That Leave be granted to introduce the Green International University Bill 2020."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اپنا بل introduce کروائیں۔

مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی 2020

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker I introduce the Green International University Bill 2020.

MR SPEAKER: The Green International University Bill 2020 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit its report within two months.

اب جناب واثق قیوم عباسی ایک قرارداد out of turn پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاکستان کی کبڈی ٹیم کو عالمی کپ جیتنے پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے پاکستان کی کبڈی ٹیم کو عالمی کپ جیتنے پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے پاکستان کی کبڈی ٹیم کو عالمی کپ جیتنے پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پاکستان کی کبڈی ٹیم کو عالمی کپ جیتنے پر مبارکباد پیش کیا جانا

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان کبڈی کا عالمی کپ جیتنے پر اظہار مسرت کرتا ہے۔چودھری ظہور الٰہی مرحوم نے سال1958میں پاکستان میں کبڈی کے کھیل کی بنیاد رکھی بعد میں اس کھیل کے فروغ کے لئے کبڈی فیڈریشن بنائی گئی۔ان کے بعد چودھری شجاعت حسین، چودھری پرویز الٰہیٰ اور اب چودھری شافع حسین اس کھیل کی سرپرستی کررہے ہیں جن کی کوششیں رنگ لائیں اور اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کی کبڈی ٹیم نے

انٹرنیشنل کبڈی ورلڈ کپ2020 میں پاکستان کے روایتی حریف بھارت کو شکست دے کر پاکستان کا نام دنیا میں روشن کیا۔

یہ ایوان اس تاریخی اور شاندار فتح پر پوری قوم بالخصوص کبڈی ٹیم، کبڈی فیڈریشن، سپورٹس بورڈ کے عہدہ داران اور منسٹر سپورٹس کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کھیل کے بانی چودھری ظہور الٰہی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ کبڈی ایک انتہائی مشکل کھیل ہے اور اس کے کھلاڑی زیادہ عرصہ تک اپنی صحت برقرار نہیں رکھ سکتے اور بہت جلد اس کھیل سے ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ ملک و قوم کا نام روشن کرنے والے یہ پاکستانی ہیرو اپنی بقیہ زندگی میں مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔ اس کھیل کی حکومتی سطح پر کوئی سرپرستی نہیں ہے۔

لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح کرکٹ ورلڈ کپ جیتنے پر تمام کھلاڑیوں کو معقول نقد انعام اور رہائشی پلاٹس دیئے گئے تھے اسی طرز پر حکومت کبڈی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو بھی معقول انعام سے نوازے۔ دیگر تمام کھیلوں میں بھی اسی طرح کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں مختلف اداروں میں سرکاری ملازمتیں بھی دی جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان کبڈی کا عالمی کپ جیتنے پر اظہار مسرت کرتا ہے۔چودھری ظہور الٰہی مرحوم نے سال 1958 میں پاکستان میں کبڈی کے کھیل کی بنیاد رکھی بعد میں اس کھیل کے فروغ کے لئے کبڈی فیڈریشن بنائی گئی۔ان کے بعد چودھری شجاعت حسین، جناب پرویز الٰہی اور اب چودھری شافع حسین اس کھیل کی سرپرستی کر رہے ہیں جن کی کوششیں رنگ لائیں اور اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کی کبڈی ٹیم نے

انٹرنیشنل کبڈی ورلڈ کپ 2020 میں پاکستان کے روایتی حریف بھارت کو شکست دے کر پاکستان کا نام دنیا میں روشن کیا۔

یہ ایوان اس تاریخی اور شاندار فتح پر پوری قوم بالخصوص کبڈی ٹیم، کبڈی فیڈریشن، سپورٹس بورڈ کے عہدہ داران اور منسٹر سپورٹس کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کھیل کے بانی چودھری ظہور الٰہیٰ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ کبڈی ایک انتہائی مشکل کھیل ہے اور اس کے کھلاڑی زیادہ عرصہ تک اپنی صحت برقرار نہیں رکھ سکتے اور بہت جلد اس کھیل سے ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ ملک و قوم کا نام روشن کرنے والے یہ پاکستانی ہیرو اپنی بقیہ زندگی میں مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔ اس کھیل کی حکومتی سطح پر کوئی سرپرستی نہیں ہے۔

لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح کرکٹ ورلڈ کپ جیتنے پر تمام کھلاڑیوں کو معقول نقد انعام اور رہائشی پلاٹس دیئے گئے تھے اسی طرز پر حکومت کبڈی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو بھی معقول انعام سے نوازے۔ دیگر تمام کھیلوں میں بھی اسی طرح کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں مختلف اداروں میں سرکاری ملازمتیں بھی دی جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان کبڈی کا عالمی کپ جیتنے پر اظہار مسرت کرتا ہے۔ چودھری ظہور الٰہی مرحوم نے سال 1958 میں پاکستان میں کبڈی کے کھیل کی بنیاد رکھی بعد میں اس کھیل کے فروغ کے لئے کبڈی فیڈریشن بنائی گئی۔ ان کے بعد چودھری شجاعت حسین، جناب پرویز الٰہی اور اب چودھری شافع حسین اس کھیل کی سرپرستی کر رہے ہیں جن کی کوششیں رنگ لائیں اور اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کی کبڈی ٹیم نے

انٹر نیشنل کبڈی ورلڈ کپ 2020 میں پاکستان کے روایتی حریف بھارت کو شکست دے کر پاکستان کا نام دنیا میں روشن کیا۔

یہ ایوان اس تاریخی اور شاندار فتح پر پوری قوم بالخصوص کبڈی ٹیم، کبڈی فیڈریشن، سپورٹس بورڈ کے عہدہ داران اور منسٹر سپورٹس کو مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کھیل کے بانی چودھری ظہور الٰہی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ کبڈی ایک انتہائی مشکل کھیل ہے اور اس کے کھلاڑی زیادہ عرصہ تک اپنی صحت بر قرار نہیں رکھ سکتے اور بہت جلد اس کھیل سے ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ ملک و قوم کا نام روشن کرنے والے یہ پاکستانی ہیرو اپنی بقیہ زندگی میں مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔ اس کھیل کی حکومتی سطح پر کوئی سرپرستی نہیں ہے۔

لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح کرکٹ ورلڈ کپ جیتنے پر تمام کھلاڑیوں کو معقول نقد انعام اور رہائشی پلاٹس دیئے گئے تھے اسی طرز پر حکومت کبڈی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو بھی معقول انعام سے نوازے۔ دیگر تمام کھیلوں میں بھی اسی طرح کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں مختلف اداروں میں سرکاری ملازمتیں بھی دی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک منٹ لینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ:

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

الحمدللہ پاکستانیوں نے ہمیشہ سے جب میدان جنگ تھا تب بھی اور میدان کھیل میں بھی جو معرکہ مارا ہے اس سے پوری قوم اپنا سر فخر سے بلند کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس کے اس پہلو پر نظر دوڑانا چاہوں گا جو اس کا بہت کمزور پہلو ہے۔ نہ صرف کبڈی بلکہ سنوکر میں بھی جب پچھلے سال ترکی میں ورلڈ کپ تھا تو پاکستان کے لئے یہ فخر کی بات تھی کہ amateur team کا محمد آصف ورلڈ چمپئین بنا اور وہاں صرف پاکستان کے ترانے بجائے گئے۔ جتنے بھی سپورٹس ہیں عالمی سطح پر سپورٹس مین کو بہت سارے perks and privileges ملتے ہیں جس سے ان لوگوں کو encouragement ملتی ہے۔ Unfortunately آج سے پہلے اس پر کوئی غور و فکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! ہم آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے یہ چاہتے ہیں کہ سپورٹس بورڈ اپنا role play کرے، سپورٹس منسٹری اپنا role play کرے اور permanently جو بھی world distinction لے کر آئیں چونکہ وہ کھلاڑی پاکستان کا نام روشن کرتے ہیں اس لئے ان کے لئے perks and privileges ہونے چاہئیں۔ گو کہ وہ کھلاڑی یہ محنت، یہ کوشش اور یہ کاوش میڈل یا پیسوں کے لئے نہیں کرتے بلکہ ان کا ایک sprit ہوتا ہے اور ان کی چاہت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ملک کا نام روشن کریں۔ ان کھلاڑیوں کا اپنے سپورٹس کے ساتھ لگاؤ اور جنون ہوتا ہے۔ یہ بھی مناسب نہیں کہ وہ ملک کا نام روشن کریں اور وہ کبھی health facility کے لئے تکلیفیں کاٹیں، ان کے لئے رہنے کے لئے اچھا گھر نہ ہو at least اپنی چھت بھی نہ ہو اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ تمام سپورٹس کے کھلاڑیوں کے لئے بالخصوص عالمی سطح پر distinction لانے والے کھلاڑیوں کے لئے perks and privileges کو proper define کیا جائے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے اور ملک کا نام روشن ہو سکے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے اور انشاء اللہ ہم پوری کوشش کریں گے۔ آپ کے جو سپورٹس منسٹر ہیں وہ بھی کافی interest لیتے ہیں ہم انشاء اللہ ان سے بھی بات کریں گے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(56)/2020/2204. Dated: 25th February, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Parvez Elahi, *Speaker*,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Tuesday, 25th February, 2020 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: 25th February, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Attempt to occupy Sahafi Colony Harbanspura by influential persons 128
-Disclosure about purchase of land for Police employees at lower rates and sale the same at higher rates in Gujranwala division 124

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-21st February, 2020 3
-24th February, 2020 45
-25th February, 2020 155

AKHTAR ALI, CHAUDRY

Call attention Notice REGARDING- 119

-INCIDENTS OF ROBBERY IN JURISDICTION OF POLICE STATION R.A BAZAR CANTT 107

questions REGARDING- 85
-Educational institutions in Lahore city and staff thereof *(Question No. 700)* 92
-Number of colleges in PP-154, Lahore and teaching & non-teaching staff therein *(Question No. 2664*)*
-Number of students, budget and sanctioned posts in Government Degree College for Women Slamatpura Lahore *(Question No. 2947*)*

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

question REGARDING-
-Establishment of Punjab Arts Council and service structure of employees thereof *(Question No. 40)* 188

AUTHORITIES-
-Of the House 5

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

question REGARDING-
-Number of students, vacant posts, labs and multipurpose halls in Government Degree College Mian Channu *(Question No. 2527*)* 83

BILL-
-The Green International University Bill 2020 *(Introduced in the House)* 199

PAGE NO.

C

CABINET-

-OF THE PUNJAB 5

Call attention Notices REGARDING-

-Incidents of robbery in jurisdiction of Police Station R.A Bazar Cantt 119
-Theft in Illahabad Talwandi, Kasur 121

chairmen-

-Announcement of panel of Chairmen 15

D

DISCUSSION On-
-Price control and Law & Order 135-152

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demise of Ex MPA Malik Atta Ullah Khan and mother of Mr. Sher Ali Khan, MPA 49
-On sad demise of mother of Mr. Liaqat Ali Khan, MPA 161

FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Information & Culture)*

Answers to the questions REGARDING-

-Advertisements issued by the government to print media *(Question No. 441)* 192
-Annual Budget of Lahore Arts Council and its subordinate institutions *(Question No. 2030*)* 180
-Ban upon holding festivals of Punjab Culture *(Question No. 3375*)* 186
-Completion of Bab-e-Pakistan project *(Question No. 2038*)* 181
-Details about journals, dailies, weeklies and monthlies published in province *(Question No. 427)* 192
-Employees in Sahiwal Arts Council *(Question No. 508)* 195
-Establishment of Punjab Arts Council and service structure of employees thereof *(Question No. 40)* 189
-Expenditures incurred upon renovation of building of Bahawalpur Arts Council and land thereof *(Question No. 3749*)* 187
-Financial assistance to deserving senior artists *(Question No. 2707*)* 184
-Funds allocated for renovation of Al-Hamra Arts Council Lahore *(Question No. 448)* 193
-Holding children programmes by culture ministry and places thereof *(Question No. 2897*)* 185

PAGE NO.

-Institutions and halls under Arts Council district Rahim Yar Khan and its employees *(Question No. 2325*)* 182
-Procedure for booking of stage dramas and other programmes in Jinnah Hall Arts Council Sahiwal *(Question No. 724)* 197
-Shifting of Chinese classes from Punjab Institute of Language Art and Culture to Al-Hamra Hall, Lahore *(Question No. 2453*)* 183

FIRDOUS RAHNA, MS.

question REGARDING-

-Details about journals, dailies, weeklies and monthlies published in province *(Question No. 427)* 191

H

HASSAN MURTAZA, SYED

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Attempt to occupy Sahafi Colony Harbanspura by influential persons 128

point of order REGARDING-

-Demand for presentation of report of Committee on privilege motion moved by Mr. Deputy Speaker 15, 31

question REGARDING-

-Ban upon holding festivals of Punjab Culture *(Question No. 3375*)* 186

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Announcement of establishment of University in Tehsil Sohawa district Jhelum *(Question No. 2422*)* 82
-Degree programme of Punjab University Hailey College of Banking and Finance *(Question No. 3490*)* 103
-Details about books of FSc Part-II *(Question No. 2768*)* 91
-Details about common app for admission in Government Colleges *(Question No. 2992*)* 93
-Details about heads of Department in Government College University Faisalabad *(Question No. 2419*)* 80
-Details about Government Girls Degree College Islampura, Lahore *(Question No. 3144*)* 97
-Details about online college admission system portal *(Question No. 794)* 116
-Details about University of Gujrat *(Question No. 2627*)* 84
-Educational institutions in Lahore city and staff thereof *(Question No. 700)* 107
-Employees on deputation in Higher Education Department *(Question No. 1726*)* 65

	PAGE NO.
-Establishment of new colleges in district Rahim Yar Khan *(Question No. 745)*	114
-Establishment of new universities since August 2019 *(Question No. 3002*)*	94
-Establishment of Punjab Higher Education Commission and checking of educational institutions *(Question No. 2716*)*	88
-Facilities available for teachers and students in Government Girls Degree College Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3019)*	95
-Government steps for betterment of gender main streaming with reference to Higher Education *(Question No. 3070*)*	96
-Number of class rooms, labs and multipurpose halls in Government Boys Commerce College Gujranwala *(Question No. 2333*)*	79
-Number of colleges affiliated with University of Sargodha *(Question No. 637)*	106
-Number of colleges and students in PP-209, district Khanewal *(Question No. 2766*)*	90
-Number of colleges in PP-154, Lahore and teaching & non-teaching staff therein *(Question No. 2664*)*	85
-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan Sargodha *(Question No. 3157*)*	98
-Number of students and sanctioned posts in Government Post Graduate College Jhang *(Question No. 3200*)*	102
-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan Sargodha *(Question No. 3158*)*	100
-Number of students, budget and sanctioned posts in Government Degree College for Women Slamatpura Lahore *(Question No. 2947*)*	92
-Number of students in Government Imamia College Sahiwal *(Question No. 1998*)*	78
-Number of students, vacant posts, labs and multipurpose halls in Government Degree College Mian Channu *(Question No. 2527*)*	83
-Number of vacancies in colleges of Kamair Sharif, Sahiwal *(Question No. 742)*	111
-Period of posting of Chairman and controller of Sahiwal Board of Education *(Question No. 1997*)*	69
-Posts of non-teaching staff in Post Graduate College for Women Madina Town, Faisalabad *(Question No. 702)*	109
-Posting of eligible persons against the post of registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)*	101
-Posting of VCs at permanent basis in Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 2420*)*	81
-Procedure for appointment of Vice Chancellor in Government Universities *(Question No. 825)*	117
-Rechecking of answer papers by Boards of Education *(Question No. 1995*)*	57
-Requirements of teachers of Girls Degree College Kamair, Sahiwal	110

PAGE NO.

(*Question No. 738*)
-Space science education in Government Educational Institutions (*Question No. 2807**) 92
-Start of evening classes in University Colleges of district Rahim Yar Khan (*Question No. 2695**) 87
-Vacancies in Government College University Lahore (*Question No. 3564**) 104
-Vacancies of teachers in Post Graduate College Sadiqabad (*Question No. 744*) 113
-Women Universities in the province and staff thereof (*Question No. 765*) 115

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

QUESTIONS regarding-

-Annual Budget of Lahore Arts Council and its subordinate institutions (*Question No. 2030**) 180
-Employees on deputation in Higher Education Department (*Question No. 1726**) 65
-Funds allocated for renovation of Al-Hamra Arts Council Lahore (*Question No. 448*) 193
-Shifting of Chinese classes from Punjab Institute of Language Art and Culture to Al-Hamra Hall, Lahore (*Question No. 2453**) 182

I

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Advertisements issued by the government to print media (*Question No. 441*) 192
-Annual Budget of Lahore Arts Council and its subordinate institutions (*Question No. 2030**) 180
-Ban upon holding festivals of Punjab Culture (*Question No. 3375**) 186
-Completion of Bab-e-Pakistan project (*Question No. 2038**) 180
-Details about journals, dailies, weeklies and monthlies published in province (*Question No. 427*) 191
-Employees in Sahiwal Arts Council (*Question No. 508*) 194
-Establishment of Punjab Arts Council and service structure of employees thereof (*Question No. 40*) 188
-Expenditures incurred upon renovation of building of Bahawalpur Arts Council and land thereof (*Question No. 3749**) 187
-Financial assistance to deserving senior artists (*Question No. 2707**) 183
-Funds allocated for renovation of Al-Hamra Arts Council Lahore (*Question No. 448*) 193
-Holding children programmes by culture ministry and places thereof (*Question No. 2897**) 185
-Institutions and halls under Arts Council district Rahim Yar Khan 181

PAGE NO.

and its employees *(Question No. 2325*)*
-Procedure for booking of stage dramas and other programmes in Jinnah Hall Arts Council Sahiwal *(Question No. 724)* 196

-SHIFTING OF CHINESE CLASSES FROM PUNJAB INSTITUTE OF LANGUAGE ART AND CULTURE TO AL-HAMRA HALL, LAHORE *(QUESTION NO. 2453*)* 182

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

question REGARDING- 91
-Details about books of FSc Part-II *(Question No. 2768*)*

KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Green International University Bill 2020 199
MOTION regarding-
-LEAVE TO INTRODUCE THE GREEN INTERNATIONAL UNIVERSITY BILL 2020 198

question REGARDING- 84
-Details about University of Gujrat *(Question No. 2627*)*

KHALIDA MANSOOR, MS.

question REGARDING-
-Posts of non-teaching staff in Post Graduate College for Women Madina Town, Faisalabad *(Question No. 702)* 109

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

pointS of order REGARDING-
-Demand for presentation of report of Committee on privilege motion moved by Mr. Deputy Speaker 22
-Expression by the opposition on decision of cabinet about return of Mian Muhammad Nawaz Sharif 176

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD
-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

PAGE NO.

MINISTER FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Price control and Law & Order 143-148
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

point of order REGARDING-
-Expression by the opposition on decision of cabinet about return of Mian Muhammad Nawaz Sharif 161
MOMINA WAHEED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Degree programme of Punjab University Hailey College of Banking and Finance *(Question No. 3490*)* 103
-Details about online college admission system portal *(Question No. 794)* 116
MOTIONS regarding-
-Leave to introduce the Green International University Bill 2020 198
-Suspension of rules for presentation of a Resolution 199
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

Call attention Notice REGARDING-
-Theft in Illahabad Talwandi, Kasur 121
DISCUSSION On-
-Price control and Law & Order 135-142

point of order REGARDING-
-Expression by the opposition on decision of cabinet about return of Mian Muhammad Nawaz Sharif 169
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Employees in Sahiwal Arts Council *(Question No. 508)* 194
-Number of colleges affiliated with University of Sargodha *(Question No. 637)* 106
-Number of students in Government Imamia College Sahiwal *(Question No. 1998*)* 78
-Number of vacancies in colleges of Kamair Sharif, Sahiwal *(Question No. 742)* 111
-Period of posting of Chairman and controller of Sahiwal Board of Education *(Question No. 1997*)* 69
-Procedure for booking of stage dramas and other programmes

PAGE NO.

in Jinnah Hall Arts Council Sahiwal *(Question No. 724)* 196
-Rechecking of answer papers by Boards of Education *(Question No. 1995*)* 57
-Requirements of teachers of Girls Degree College Kamair, Sahiwal *(Question No. 738)* 110

MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.

question REGARDING-
-Advertisements issued by the government to print media *(Question No. 441)* 192

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

DISCUSSION On-
-PRICE CONTROL AND LAW & ORDER 148

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Attempt to occupy Sahafi Colony Harbanspura by influential persons 128

Call attention Notices REGARDING- 120
122
-INCIDENTS OF ROBBERY IN JURISDICTION OF POLICE STATION R.A BAZAR CANTT
-Theft in Illahabad Talwandi, Kasur 18, 53

points of order REGARDING- 165, 174
-Demand for presentation of report of Committee on privilege motion moved by Mr. Deputy Speaker
-Expression by the opposition on decision of cabinet about return of Mian Muhammad Nawaz Sharif

MUAHMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.

question REGARDING-
-Number of colleges and students in PP-209, district Khanewal *(Question No. 2766*)* 90

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

question REGARDING-
-Number of students and sanctioned posts in Government Post Graduate College Jhang *(Question No. 3200*)* 102

MUHAMMAD SABTAIN RAZA, MR. (*Parliamentary Secretary for Higher Education)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING- 66

-Employees on deputation in Higher Education Department *(Question No. 1726*)* 69

-Period of posting of Chairman and controller of Sahiwal Board of Education *(Question No. 1997*)* 57

-Rechecking of answer papers by Boards of Education *(Question No. 1995*)*

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

question REGARDING-

-Facilities available for teachers and students in Government Girls Degree College Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3019)* 95

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Details about heads of Department in Government College University Faisalabad *(Question No. 2419*)* 80

-Posting of VCs at permanent basis in Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 2420*)* 81

-Women Universities in the province and staff thereof *(Question No. 765)* 115

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for presentation of report of Committee on privilege motion moved by Mr. Deputy Speaker 29

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-21st February, 2020 14

-24th February, 2020 48

-25th February, 2020 160

NEELUM HAYAT MALIK, MS.

DISCUSSION On-

-Price control and Law & Order 142

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 19th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st February, 2020 205

-Summoning of 19th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st February, 2020 1

PAGE NO.

O

OFFICERS-
-Of the House 11

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 19th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st February, 2020 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION

-SEE UNDER MUHAMMAD SABTAIN RAZA, MR.

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Demand for presentation of report of Committee on privilege motion moved by Mr. Deputy Speaker 15, 50
-Demand for taking action against blasphemers of Essa (A.S) and Maryyam (A.S) (Alaihissalam) 127
-Expression by the opposition on decision of cabinet about return of Mian Muhammad Nawaz Sharif 161

Price control and Law & Order 135-152
-Discussion On

Prorogation-
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 19TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY 205
of the Punjab commenced on 21st February, 2020

Q

questions REGARDING-
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-
-Announcement of establishment of University in Tehsil Sohawa district Jhelum *(Question No. 2422*)* 82
-Degree programme of Punjab University Hailey College of Banking and Finance *(Question No. 3490*)* 103
-Details about books of FSc Part-II *(Question No. 2768*)* 91
-Details about common app for admission in Government Colleges *(Question No. 2992*)* 93
-Details about heads of Department in Government College University Faisalabad *(Question No. 2419*)* 80
-Details about Government Girls Degree College Islampura, Lahore *(Question No. 3144*)* 97
-Details about online college admission system portal *(Question No. 794)* 116
-Details about University of Gujrat *(Question No. 2627*)* 84
-Educational institutions in Lahore city and staff thereof *(Question No. 700)* 107
-Employees on deputation in Higher Education Department *(Question No. 1726*)* 65
-Establishment of new colleges in district Rahim Yar Khan *(Question No. 745)* 114
-Establishment of new universities since August 2019 *(Question No. 3002*)* 94

	PAGE NO.
-Establishment of Punjab Higher Education Commission and checking of educational institutions *(Question No. 2716*)*	88
-Facilities available for teachers and students in Government Girls Degree College Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3019)*	95
-Government steps for betterment of gender main streaming with reference to Higher Education *(Question No. 3070*)*	96
-Number of class rooms, labs and multipurpose halls in Government Boys Commerce College Gujranwala *(Question No. 2333*)*	79
-Number of colleges affiliated with University of Sargodha *(Question No. 637)*	106
-Number of colleges and students in PP-209, district Khanewal *(Question No. 2766*)*	90
-Number of colleges in PP-154, Lahore and teaching & non-teaching staff therein *(Question No. 2664*)*	85
-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan Sargodha *(Question No. 3157*)*	98
-Number of students and sanctioned posts in Government Post Graduate College Jhang *(Question No. 3200*)*	102
-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan Sargodha *(Question No. 3158*)*	100
-Number of students, budget and sanctioned posts in Government Degree College for Women Slamatpura Lahore *(Question No. 2947*)*	92
-Number of students in Government Imamia College Sahiwal *(Question No. 1998*)*	78
-Number of students, vacant posts, labs and multipurpose halls in Government Degree College Mian Channu *(Question No. 2527*)*	83
-Number of vacancies in colleges of Kamair Sharif, Sahiwal *(Question No. 742)*	111
-Period of posting of Chairman and controller of Sahiwal Board of Education *(Question No. 1997*)*	69
-Posts of non-teaching staff in Post Graduate College for Women Madina Town, Faisalabad *(Question No. 702)*	109
-Posting of eligible persons against the post of registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)*	101
-Posting of VCs at permanent basis in Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 2420*)*	81
-Procedure for appointment of Vice Chancellor in Government Universities *(Question No. 825)*	117
-Rechecking of answer papers by Boards of Education *(Question No. 1995*)*	57
-Requirements of teachers of Girls Degree College Kamair, Sahiwal *(Question No. 738)*	110
-Space science education in Government Educational Institutions	92

PAGE NO.

(Question No. 2807*)
-Start of evening classes in University Colleges of district Rahim Yar Khan (Question No. 2695*) 87
-Vacancies in Government College University Lahore (Question No. 3564*) 104
-Vacancies of teachers in Post Graduate College Sadiqabad (Question No. 744) 113
-Women Universities in the province and staff thereof (Question No. 765) 115

INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-

-Advertisements issued by the government to print media (Question No. 441) 192
-Annual Budget of Lahore Arts Council and its subordinate institutions (Question No. 2030*) 180
-Ban upon holding festivals of Punjab Culture (Question No. 3375*) 186
-Completion of Bab-e-Pakistan project (Question No. 2038*) 180
-Details about journals, dailies, weeklies and monthlies published in province (Question No. 427) 191
-Employees in Sahiwal Arts Council (Question No. 508) 194
-Establishment of Punjab Arts Council and service structure of employees thereof (Question No. 40) 188
-Expenditures incurred upon renovation of building of Bahawalpur Arts Council and land thereof (Question No. 3749*) 187
-Financial assistance to deserving senior artists (Question No. 2707*) 183
-Funds allocated for renovation of Al-Hamra Arts Council Lahore (Question No. 448) 193
-Holding children programmes by culture ministry and places thereof (Question No. 2897*) 185
-Institutions and halls under Arts Council district Rahim Yar Khan and its employees (Question No. 2325*) 181
-Procedure for booking of stage dramas and other programmes in Jinnah Hall Arts Council Sahiwal (Question No. 724) 196
-Shifting of Chinese classes from Punjab Institute of Language Art and Culture to Al-Hamra Hall, Lahore (Question No. 2453*) 182

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

questions REGARDING-

-Completion of Bab-e-Pakistan project (Question No. 2038*) 180
-Establishment of Punjab Higher Education Commission and checking of educational institutions (Question No. 2716*) 88
-Space science education in Government Educational Institutions (Question No. 2807*) 92

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-21st February, 2020 13
-24th February, 2020 47
-25th February, 2020 159

Resolution REGARDING-
-Congratulation to Kabadi team of Pakistan on wining International Cup 200

S

SABRINA JAVAID, MS.

question REGARDING-
-Announcement of establishment of University in Tehsil Sohawa district Jhelum *(Question No. 2422*)* 82

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

questions REGARDING-
-Details about common app for admission in Government Colleges *(Question No. 2992*)* 93
-Establishment of new universities since August 2019 *(Question No. 3002*)* 94
-Procedure for appointment of Vice Chancellor in Government Universities *(Question No. 825)* 117

SAMI ULLAH KHAN, MR.

points of order REGARDING-
-Demand for presentation of report of Committee on privilege motion moved by Mr. Deputy Speaker 50
-Expression by the opposition on decision of cabinet about return of Mian Muhammad Nawaz Sharif 162

SHAHEEN RAZA, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-

-DISCLOSURE ABOUT PURCHASE OF LAND FOR POLICE EMPLOYEES AT LOWER RATES AND SALE THE SAME AT HIGHER RATES IN GUJRANWALA DIVISION 124

question REGARDING-
-Number of class rooms, labs and multipurpose halls in Government Boys Commerce College Gujranwala *(Question No. 2333*)* 79

PAGE NO.

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 161

-ON SAD DEMISE OF MOTHER OF MR. LIAQAT ALI KHAN, MPA 98

questions REGARDING- 100

-Number of students and vacant posts in Government Boys College Phularwan Sargodha *(Question No. 3157*)*

-Number of students and vacant posts in Government Girls College Phularwan Sargodha *(Question No. 3158*)*

SUMERA KOMAL, MS.

question REGARDING- 183

-Financial assistance to deserving senior artists *(Question No. 2707*)*

SUMMONING-

-Notification of summoning of 19th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 21st February, 2020 1

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

question REGARDING-

-Details about Government Girls Degree College Islampura, Lahore *(Question No. 3144*)* 97

T

TAHIA NOON, MS.

question REGARDING-

-Holding children programmes by culture ministry and places thereof *(Question No. 2897*)* 185

TARIQ MASIH GILL, MR.

point of order REGARDING-

-Demand for taking action against blasphemers of Essa (A.S) and Maryyam (A.S) (Alaihissalam) 127

U

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-

PAGE NO.

-Establishment of new colleges in district Rahim Yar Khan (*Question No. 745*)
-Institutions and halls under Arts Council district Rahim Yar Khan and its employees (*Question No. 2325**)
-Start of evening classes in University Colleges of district Rahim Yar Khan (*Question No. 2695**) **114**
-Vacancies of teachers in Post Graduate College Sadiqabad (*Question No. 744*)
181

87

113

UZMA KARDAR, MS.

questions REGARDING-

-Government steps for betterment of gender main streaming with reference to Higher Education (*Question No. 3070**)
-Vacancies in Government College University Lahore (*Question No. 3564**)
96

104

W

WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a Resolution

Resolution REGARDING-
-Congratulation to Kabadi team of Pakistan on wining International Cup **199**

200

Y

YASIR HUMAYUN, MR. (*Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*

Answers to the questions REGARDING-
-Announcement of establishment of University in Tehsil Sohawa 82

PAGE NO.

district Jhelum *(Question No. 2422*)*
-Degree programme of Punjab University Hailey College of 104
Banking and Finance *(Question No. 3490*)* 92
-Details about books of FSc Part-II *(Question No. 2768*)*
-Details about common app for admission in Government 94
Colleges *(Question No. 2992*)*
-Details about heads of Department in Government College 81
University Faisalabad *(Question No. 2419*)*
-Details about Government Girls Degree College Islampura, Lahore 98
(Question No. 3144)*
-Details about online college admission system portal 117
(Question No. 794) 85
-Details about University of Gujrat *(Question No. 2627*)*
-Educational institutions in Lahore city and staff thereof 107
(Question No. 700)
-Establishment of new colleges in district Rahim Yar Khan 114
(Question No. 745)
-Establishment of new universities since August 2019 94
(Question No. 3002)*
-Establishment of Punjab Higher Education Commission and checking 88
of educational institutions *(Question No. 2716*)*
-Facilities available for teachers and students in Government Girls 96
Degree College Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3019)*
-Government steps for betterment of gender main streaming with 97
reference to Higher Education *(Question No. 3070*)*
-Number of class rooms, labs and multipurpose halls in Government 79
Boys Commerce College Gujranwala *(Question No. 2333*)*
-Number of colleges affiliated with University of Sargodha 106
(Question No. 637)
-Number of colleges and students in PP-209, district Khanewal 91
(Question No. 2766)*
-Number of colleges in PP-154, Lahore and teaching & non-teaching 86
staff therein *(Question No. 2664*)*
-Number of students and vacant posts in Government Boys College 99
Phularwan Sargodha *(Question No. 3157*)*

-Number of students and sanctioned posts in Government Post 102
Graduate College Jhang *(Question No. 3200*)*
-Number of students and vacant posts in Government Girls College 100
Phularwan Sargodha *(Question No. 3158*)*
-Number of students, budget and sanctioned posts in Government 93
Degree College for Women Slamatpura Lahore *(Question No. 2947*)*
-Number of students in Government Imamia College Sahiwal 78
(Question No. 1998)*
-Number of students, vacant posts, labs and multipurpose halls in 83
Government Degree College Mian Channu *(Question No. 2527*)*

PAGE NO.

-Number of vacancies in colleges of Kamair Sharif, Sahiwal *(Question No. 742)* 112
-Posts of non-teaching staff in Post Graduate College for Women Madina Town, Faisalabad *(Question No. 702)* 109
-Posting of eligible persons against the post of registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)* 101
-Posting of VCs at permanent basis in Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 2420*)* 82
-Procedure for appointment of Vice Chancellor in Government Universities *(Question No. 825)* 118
-Requirements of teachers of Girls Degree College Kamair, Sahiwal *(Question No. 738)* 110
-Space science education in Government Educational Institutions *(Question No. 2807*)* 92
-Start of evening classes in University Colleges of district Rahim Yar Khan *(Question No. 2695*)* 87
-Vacancies in Government College University Lahore *(Question No. 3564*)* 105
-Vacancies of teachers in Post Graduate College Sadiqabad *(Question No. 744)* 113
-Women Universities in the province and staff thereof *(Question No. 765)* 116

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

questions REGARDING-

-Expenditures incurred upon renovation of building of Bahawalpur Arts Council and land thereof *(Question No. 3749*)* 187
-Posting of eligible persons against the post of registrar in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 3186*)* 101

ZAIB-UN-NISA, MS.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demise of Ex MPA Malik Atta Ullah Khan and mother of Mr. Sher Ali Khan, MPA 49